ارمغان فرنگ

یعنی

تذکرہ شعرائے انگلستان جس میں چیدہ چیدہ انگریزی
نظموں کے ترجمے اور اونکے مصنفین کے مختصر
حالات درج ہیں اور آخر میں مولف کی بھی چند نظمیں شریک
کردی گئی ہیں

مولفہ
جناب مولوی سید محمد ضامن صاحب کنتوری

در مطبع شمسی حیدرآباد دکن باہتمام محمد عبدالرحمن اکبرآبادی طبع شد

مولوی محمد بشیر مرزا صاحب

ارمغان فرنگ

یعنی

تذکرہ شعرائے انگلستان جس میں چیدہ چیدہ انگریزی نظموں کے ترجمے اور اونکے مصنفین کے مختصر حالات درج ہیں اور آخر میں مولف کی بھی چند نظمیں شریک کر دی گئی ہیں

مولفہ

جناب مولوی سید محمد ضامن صاحب کنتوری

در مطبع شمسی حیدرآباد باہتمام محمد ابراہیم خان اکبرآبادی طبع شد

اشتہار چھپائی مطبع شمسی حیدرآباد دکن

ہمارے مطبع مین ہر قسم کا کام اردو۔ فارسی۔ عربی۔ ہندی وغیرہ بہت صحت وصفائی اور کفایت سے وقت معہودہ پر طبع ہوتا ہے۔ کتابین نقشہ جات سرکاری دفاتر کے کاغذات۔ کروڑگیری یعنی میونسپلٹی کے فارم۔ رقعہ کارڈ وغیرہ۔ سنہری۔ روپہلی۔ سرخ۔ سبز۔ زرد۔ سیاہ ہر قسم کی عمدہ سیاہی سے بہ نسبت دیگر مطابع کے عمدہ اور کفایت سے طبع ہوتے ہین۔

اگرچہ اس مطبع کو شروع ہوئے تہوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ تاہم ہمارے مطبع کا کام انڈیا کے اون نامی گرامی مطابع سے جو سالہا سال سے کام کررہے ہین کہین بڑہا چڑہا ہوتا ہے نمونہ کیلئے ہمارے مطبع کی مطبوعہ کتب یا مطبوعہ فارم کافی ووافی ہین جن صاحبون کو ضرورت ہو مشتہر سے خط وکتابت فرماوین۔ المشتہر

محمد ابراہیم خان اکبرآبادی مہتمم مطبع شمسی حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

دیباچہ

ترسم کہ اشک درغم ما پردہ در شود

وین راز سر بمہر بہ عالم سمر شود

معزز ناظرین - یہہ مختصر سا مجموعہ جو نہایت ادب کے ساتھہ بامید قبولیت آپکے سامنے پیش کیا جاتا ہے اردو مین اپنے رنگ کی پہلی تصنیف ہے اسکے دو حصہ ہین - پہلے حصہ مین انگریزی نظمون کے ترجمے اور اونکے مصنفین کے مختصر حالات درج ہین اور دوسرے مین چند نظمین ہماری اپنی ہذیان سرائے کا نتیجہ ہین -

دوسرے حصہ کی نسبت تو صرف اسی قدر کہنے کی جرأت ہو سکتی ہے کہ گر قبول افتد زہے عز و شرف - البتہ ترجمون کے متعلق چند ضروری باتین عرض کرنے کے لئے کسیقدر آپکا وقت عزیز ضایع کیا جائے گا -

ظاہر ہے کہ جہاں انگریزی تعلیم کے بدولت اور اور برکتیں حاصل ہو رہی ہیں
وہاں شاعری کی کیا تقصیر کیا تھا جو محروم رہتے آخر اسپر بھی نظریں پڑنے لگیں اور
تصرفات ہونے لگے (جا بھی اور بیجا بھی)۔ ایشیائی شاعری کے
قطعاً مردود اور مغربی طرز کلام کے محمود ہونے کا اعتقاد روز بروز بڑہتا
چہلا۔ اچھی خواہ بری موزون خواہ ناموزون جدید رنگ کی نظمیں اخبارونمیں
نظر آنے لگیں اور نئی روشنی کے نوجوان آنکھیں بند کرکے داد دینے
کو تیار ہوگئے پہر کیت نظم اردو کی دنیا میں نیا انقلاب برپا ہونیکی
امید قایم ہوچلی یہ رنگ دیکہکے ہمنے بہی چاہا کہ غزل گوئی کو چھوڑکر اسی
میدان میں ہاتھ پاؤن ماریں۔ مگر کیا؟ جب ذرا بہی آگے قدم بڑہانے
کی کوشش کی وہی عاشقانہ رنگ کا پرفضا باغ فریب نیرنگ
کیطرح آنکھوں کے سامنے لہلہانے لگا۔ واقعی پاسے خیال اس
ٹہنڈی سڑک پہ چلنے کے اسقدر عادی ہوگئے تھے کہ ہر نیا
راستہ گووہ کیسا ہی سیدہا کیوں نہو اون کے حق میں بغیر کسی رہنما

سے بھول بھلیان سے کم نہ تھا۔ مگر رہنما بناتے بھی تو کسکو بناتے۔ اگر
قومی شاعری مدنظر ہوتی تو مولانا حالی کی تقلید کیجاتی یا یون کہیے کہ اونکا منہ
چڑھایا جاتا۔ مگر اوس سے تو ہ ہر کسے رابہر کارے ساختند۔ کا خیال
مانع ہوا۔ لامحالہ جس دشت کی سیاحی منظور تھی اوسی دشت کے وحشیون
کے قدم بہ قدم چلنے کی ٹھہری یعنی یہ خیال ہوا کہ یورپ کے شاہدان معنی
کا نظارہ ہندی الفاظ کا لباس پہنا کے کرنا چاہیے چنانچہ مختلف شعرای
انگلستان کی چیدہ چیدہ نظمین۔ جو کسی قدر ہمارے مذاق سے بھی ملتی جلتی
معلوم ہوئین فراہم کرکے اونکی ترجمہ کی کوشش کیگئی۔ اگرچہ ترجمہ کو
اِن اوبلیجنگ ٹیسک (وہ کام جس مین کسی کی خوشنودی منظور ہو) کہا گیا
ہے لیکن چونکہ یہ کام ہ نہ ستایش کی تمنا نہ صلہ کی پروا۔ کو ملحوظ
رکھکر اختیار کیا گیا تھا جسکا منشا صرف اون حضرات کے لئے
چند نمونون کا مہیا کر دینا تھا جو نئے رنگ مین کچھ کہنا چاہتے ہین اسلئے
کوشش یہی رہی کہ جو مضامین انگریزی سے اخذ کئے گئے ہین ترجمہ

کی حد سے متجاوز نہ ہونے پائین اور تشبیہات و استعارات
بلکہ حتی الامکان الفاظ بھی وہی لائے جائین جو شاعر کے اصل کلام
مین استعمال ہوئے ہین - ہر چند کہ اس احتیاط پر بھی ضرورت شعری
کے لحاظ سے کہین کہین مجبوراً عنان اعتدال ہاتھ سے جاتی رہی ہے
لیکن جو لوگ اس فن کے جاننے والے اور اس کام کے کرنیوالے
ہین وہ غالباً اس خطا کی جانب سے چشم پوشی کرنے مین دریغ نہ فرمائینگے

دوسری خطائے فاش جو اس کام مین سرزد ہوئی ہے وہ اگرچہ بنظر
شاعری کے لحاظ سے ایسے گناہ کبیرہ کے حد تک پہونچ گئی ہے - جو
کسیطرح قابل معافی سمجھے جانے کے لایق نہین ہوسکتی لیکن پھر بھی اظہار
حال کیے بغیر کوئی چارہ نہین یعنی بعض نظمین اس مجموعے مین ایسی دکھائی
دینگی جو اصناف عشرہ نظم مین سے کسی صنف مین داخل نہین ہوسکتین - اور
نہ ہمارے پاس بجز اسکے کوئی اور جواب ہے کہ چونکہ انگریزی نظم کا نمونہ
دکھانا منظور تھا اسلئے یہ بدعت جایز رکھی گئی - کیونکہ ایشیائی شاعری کے

حسن بیان اور اوسکی اظہر من الشمس خوشنمائیون کا اعتراف نکرنا گویا آفتاب پر خاک ڈالنا ہے۔ تاہم اگر نظر غور سے دیکھا جائے تو اس ناجائز تصرف سے ہمارے اصول مقررہ کی کسی نوع سے تنقیص نہین ہوتی بلکہ طرز بیان مین ایک قسم کی توسیع متصور ہے جسکے رد و قبول کا اختیار قوم کے ہاتھ مین ہے لیکن یہ یاد رکہنا چاہیے کہ جسطرح دوسرے علوم کی ترقی کیلئے ضرور ہے کہ مختلف ممالک مختلف اقوام اور مختلف اشخاص کی رایون اور تجربون سے استفادہ کیا جائے بقول شاعر ؎

گر سے گداگری کا یہ لیجے بہیک دوار کر	جس سے ملے جہان ملے جو ملے اور جسے ملے
جو بھی حصول کتاب ہو جس سے مستفید	ترک سے ملے یا سر اسے ملے درس ادب ملے

اسیطرح ادبیات ہی کامل ترقی کی امید اسیوقت ہو سکتی ہے جب اسمین متعدد اسالیب بیان کی گنجایش اور مختلف السنہ کے نمونے پیش نظر ہون اسیلیے یہ خیال تھا جو ظاہر کر دیا گیا ورنہ ؎

حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است و بس	در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

اب ہم اپنی اس پراگندہ تقریر کو ختم کرکے اصل کتاب کو ایک ایسی غزل سے شروع کرتے ہیں جس کا اس کتاب کی مناسبت سے سرانجام ہو جانا بالکل حسن اتفاق پر مبنی ہے جس انگریزی نظم کا یہ ترجمہ ہے وہ اعلیحضرت قدر قدرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی سالگرہ کی مبارک کی تقریب میں حیدرآباد کونسل میں روبرو معززین بطور پیشکش نظم کے پڑھی گئی تھی۔

خاکسار

ضامن کنتوری

عرض مدح اعلیٰحضرت قدر قدرت بادشاہ اسلام پناہ
رستم دوران۔ افلاطون زمان مظفر الدولہ۔
مظفر الممالک۔ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ
ہز ہائینس نواب میر محبوب علی خان بہادر۔

فضل الہ شامل حال نظام ہو — اور اوسکی سلطنت کو خلود و دوام ہو
تدبیر سے ہو اوسکی ترقی ہر امر مین — آباد و شاد ملک و رعایا تمام ہو
نعمت امان و امن ہی ہر ملک و قوم کو — یارب ہمین نصیب یہ نعمت مدام ہو
یارب سدا محافظ و ہادی رہ انکا تو — مورد ترے کرم کا حضور نظام ہو
ہر راہ مین ہو فتح جلو مین فتح جنگ — مصداق فتح آیۂ نصرت یہ نام ہو
سلطان سلطنت کا ہو معنا یہین لفظ — نیکی و اعتقاد و توکل سے کام ہو

یارب ہو امن و وسعت روزی نصیب خلق　　اس عہد معدلت میں ہر اک شاد کام ہو

آقا ہمارا جو کہ ہے برطانیہ کا دوست　　پہولے پہلے جہان میں اور نیکنام ہو

یارب رکہہ اپنے حصن حفاظت میں تو اُسی

سرسبز باغ دہر میں شاد نظام ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آرل آف آکسفورڈ

اصلی نام ایڈورڈ ڈویر تھا سنہ ۱۵۳۴ عیسوی مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۵۶۲ عیسوی مین اپنے باپ کا جانشین اور ارل آف آکسفورڈ کے خاندانی خطاب سے جو سات پشتون سے اِس کے خاندان مین نسلاً بعد نسلٍ چلا آتا تھا سرفراز ہوا اور سنہ ۱۶۰۴ع مین ایک سو تیس برس کی عمر طولانی کو پہونچکر وفات پائی۔

ایڈورڈ بچپنے ہی سے طبیعت کا تیز اور دلیر تھا اور اوس کے عام ہمدردی کے خیالات نے اور بھی اوسکو ہر دلعزیز بنا دیا تھا۔ اوسکی شاعرانہ قابلیت کو بھی لوگ وقعت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اگرچہ اوس کا شمار ملکہ الیزبیتھ کے عہد کے اصلی شعرا مین نہ تھا تاہم اوس کا کلام دلکش تھا۔ جس نظم کا ترجمہ ہمنے تمنا کے عنوان سے کیا ہے وہ اوس کے تمام کلام مین سب سے زیادہ مشہور اور عمدہ سمجھی جاتی ہے۔

تمنا

یہ اک روز پوچھا تمنا سے میں نے
لیا تو نے کب اور کیونکر جنم؟
کہا اوس نے "ایام تھے وہ خوشی کے
کہ پیدا ہوئے موسم گل میں ہم"

کہا میں نے "اے دلربا حور پیکر
بتا سچ کہ ہے بطن سے کس کے تو؟"
کہا اوس نے "وہ کہتے ہیں مردم یہ اکثر
تخیل ہے باپ اور ماں جستجو"

جو پوچھا "ہے کیا نام دایہ کا تیری؟"
تو سنکر لگی کرنے وہ یوں بیان
"کسی کو نہ ہو جس کی صحبت سے سیری
ہے کہنا جوانی — ہے سب جہان"

کہا میں نے "آخر غذا تیری کیا ہے؟"
کہا اوس نے "پوچھو نہ کچھ اسکا حال"
"کیا یوں میں جو لخت دل کے مزا ہے
ہے کہنے سے اوس کا سمجھنا محال"

جو پوچھا کہ "پیتی ہے تو کونسے ہے؟"
تو بولی عجب ناز سے وہ پری
لگائی نہیں منہ سے میں کوئی بھی شے
بجز اشک عشاق کے دوسرا"

کہا میں نے "گہوارہ ہوگا وہ کیسا
کہ پالا گیا جس میں طفل میں تو؟"
کہا "تھا وہ ایسی امیدوں کا جھولا
کہ وا اشک سے ہو پہنچتی نہ وحشت کی بو"

کہا میں نے "جب کون دیتا تھا لوری
کہ سنکر جسے نیند آتی تجھے؟"
کہا "آہیں ہمدردوں کی میٹھی میٹھی
سناتی تھیں افسانے دلکش مجھے"

جو پوچھا "ٹھکانا ہے تیرا کہاں پر
مکاں کس جگہ اور منزل ہے کیا؟"
تو بولی "زمیں پر ہوں نہ آسماں پر
ہے بس اہل ہمت کا دل گھر مرا"

جو پوچھا کہ "صحبت میں رہتی ہے کس کی؟"
تو بولی "ہے حسرت سے الفت مجھے"
کہا "پھر ہے مشغل اور کیا دل لگی کی؟"
کہا "بس ہے اک کنج عزلت مجھے"

کہا "دوست رکھتی ہے تو اپنا کس کو؟"

"کہا اوسکو جو ہیرا ہو دردمند"
"کہا جانتی ہے مدد اپنا کسکو؟"
"کہا آرزو کو ہو جس سے گریز"

جو پوچھا کہ ہے تجھے سوت آتی؟
"کہا بھید اس کا نہ سمجھا کوئی"
کرشمے ہیں ایسے ہون لاکھون دکھاتی
"ادہر مرگئی اور ادہر جی اوٹھی"

براؤننگ

یہ اہل کمال کی مشہور عورت مسز الیزبتھ بیرٹ براؤننگ سنہ ۱۸۰۹ء مین بمقام ہرفورڈشیر (انگلستان) پیدا ہوئی اور ۲۹ جون سنہ ۱۸۶۱ء مین وفات پائی - اگرچہ اسکے حالات اس قابل ہین کہ تفصیل کے ساتھ لکھے جائین لیکن چونکہ ہمارا موضوع سوانح نگاری نہین ہے اسلئے نہایت مختصر اور ضروری واقعات پر اکتفا کرتے ہین -

مصالح ازلی نے جیسی اوس کی صورت حسین بنائی تھی ویسا ہی حسن سیرت بھی کوٹ کوٹ کے بھر دیا تھا - طفلی ہی مین اوسکی ذکاوت کے جوہر اپنی چمک دکھانے لگے تھے اور کمسنی ہی مین لیاقت کا آفتاب افق شہرت پر بلند ہونے لگا تھا بیس برس کی عمر کو پہونچنے سے قبل ہی اوسنے مختلف رسالون کی نامہ نگاری شروع کر دی اور سترہ برس کے سن یعنی (سنہ ۱۸۲۶ء) مین اوسنے اپنی تصنیفات کی ایک جلد شائع کی جسمین ایک مبسوط نظم جسکا عنوان طبیعت انسانی ہے اور بہت سی متفرق نظمین شامل تھین - باوجودیکہ سنہ ۱۸۳۲ء مین ایک مرض مہلک مین مبتلا ہونے کی وجہ سے اوسکی صحت بالکل خراب ہوگئی تھی مگر پھر بھی اوسنے اپنے علمی مشاغل کو ہاتھ سے نہین دیا اور بدستور یونانی شعرا اور فلاسفہ کی تصنیفات کا مطالعہ کرتی رہی -

مگر تبدیل آب و ہوا کے لیے طبیبون کی صلاح سے اوسکو اٹالی کو چلا جانا پڑا جہان ایک سال نہین گذرا تھا کہ اوسکا چھوٹا بھائی دریا مین ڈوب کر مر گیا اس جانگزا حادثہ نے اوسکی صحت پر ایسا برا اثر ڈالا کہ وہ ایک سال کے بعد جاکر اس قابل ہوئی کہ لندن مین آکر اپنے اعزہ و احباب مین بسر کرے -

لندن مین آنے کے بعد بقول مس مٹفرڈ کے "اوسکا اکثر وقت اون تمام کتابون کے پڑھنے مین صرف ہوتا تھا جو پڑھنے کے قابل ہین خواہ وہ کسی زبان[1] کی ہون اور اوسنے تمام وقت اون نظمون کے تصنیف کرنے کے لیے وقف کر رکھا تھا جن کے لکھنے کے لیے خدا نے اوسکو پیدا کیا تھا" اگرچہ مسز براوننگ کی عمر کا بڑا حصہ علالت مین ضائع ہوا لیکن پھر بھی اوسکی نظم کلیات کی پانچ مبسوط جلدین انگریزی شاعری کا مذاق رکھنے والون مین ہمیشہ کے لیے عزت وقعت اور دلچسپی کے ساتھ دیکھی جائینگی - اوس کے زبان کی سلاست خیالات کی رفعت مضامین کا ربط ضبط اور فطرتی جذبات کا ایسے الفاظ مین بیان کرنا کہ جس سے کوئی دل متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے - ایسی چیزین ہین جنھون نے بڑے بڑے لائق اور سخن سنج لوگون سے اوس کے حق مین یہ فیصلہ کروالیا ہے کہ اوسکو انگلستان کے اعلی طبقہ کے شعرا کی انجمن مین کرسی اعتبار پر جگہ ملنی چاہیے -

ہم مسز براوننگ کی دو نظمون کا ترجمہ ذیل مین درج کرتے ہین جو اگرچہ اپنی اصلی حالت پہ باقی نہین رہی ہین لیکن پھر بھی امید ہے کہ اہل نظر اون کے مضامین سے مصنفہ کے مذاق سخن گوئی کا بخوبی اندازہ کرکے مترجم کی نقص شعرون سے چشم پوشی فرمائینگے -

[1] صرف یورپ کی مروجہ زبانین مراد ہین ۱۲ مترجم

گل بے موسم

پھول گلاب کا پھولا لیکن
سنتے نہ یہ اوسکے پھولنے کے دن
سارے چمن مین تھا جو نرالا
حسن تھا یکتائی سے دوبالا
رنگت اوسکی سب سے نرالی
پھول سفید اور سبز تھی ڈالی
سب سے پہلے آنے والا
موسم گل کا لانے والا
دلکش تھین جو ادائین اوسکی
روکتی کیونکر باد جنوبی
بدلا باغ مین تو جانے دے
مجکو باد جنوب آنے دے
ہونگا سارے چمن مین یکتا
ہوگا زمانہ میرا شیدا
توہی بتا مین دیکھتا رہتا
فصل گل کے اگر آنے کا
سیڈلن[1] بلش اور مسک بھی ہوتے
ماس بھی رائل ڈمسک بھی ہوتے
صحبت یہہ جو صبا ہوتی
قدر ہماری پھر کیا ہوتی
ہوتے پھول ہی پھول ہر اک جا
ایک اک بلبل کے لئے صدہا
سب سے پہلے مین آیا ہون
قاصد فصل بہاری کا ہون
مین ہون تنہا مین ہون یکتا
قدر نہ کیون ہو میری دوبالا
مژدہ فصل گل لایا ہون
ذوق جام گل لایا ہون
تاکہ جہان مین دہوم ہو میری
کون و مکان مین دہوم ہو میرا
بلبل نغمہ سرا ہون سارے
نام پہ میرے فدا ہون سارے

[1] یہہ چارون گلاب کے اقسام ہین

لطف ہون مجھسے پیار ہون مجھسے ‏ ‏ ہر دم بوس و کنار ہون مجھسے
شکر گذار چمن ہو سارا ‏ ‏ باغ کا باغ مگن ہو سارا
خوش ہون گلچین شاد کدیور ‏ ‏ سولی کرتی ہو اوس نچھاور
کلیان سے چھوٹے چھوٹے سارے ‏ ‏ بیٹھے ہون جو سورج کے سہارے
دیکھین میری چمک دمک کو ‏ ‏ دوڑ کے آئین سب کے سب ادہر
سارے پتنگے تتلیان ساری ‏ ‏ پوجین یہ صورت پیاری پیاری
گھومین دن بھر گرد ہمارے ‏ ‏ صدقے ہو کے پھرین بہ اشارے
چندر چکور فضا سے اوترین ‏ ‏ دیکھکے مجھکو ہوا سے اوترینا
شب بھر عشق کا راگ وہ گائین ‏ ‏ صبح کے ہوتے ہی اوڑ جائین
غول کے غول عنادل آئین ‏ ‏ دلدادہ سر سے بدل آئین
دن بھر دھوپ کا دکھ سہتے ہون ‏ ‏ میری خواصی مین رہتے ہون
جب نظر آئے اوس کو زمین پر ‏ ‏ چاند سا میرا چہرہ منور
دور نشین جیسے ہے فلک بھی ‏ ‏ دیکھے جھانک کے صورت میری
اور زمین بھی کرکے فراہم ‏ ‏ اپنے سارے پھولون کو باہم
بھیجے بھر مبارک بادی ‏ ‏ باغ مین ہو ایکدم کل شادی
سن کے یہ تقریر بخوبی ‏ ‏ خوش ہوئی بے حد باد جنوبی
یار پھر اوس نے باغ مین پایا ‏ ‏ اوٹھ کے خندان چمن مین آیا
تھا جو سارے چمن مین نرالا ‏ ‏ حسن تھا اوس کا سب سے بالا
پر افسوس گمان وہ غلط تھا ‏ ‏ کوئی نہ اوس کا خواہان نکلا

قدر ہوئی گلشن مین نہ اوسکی | رہ گئی دل مین حسرت ساری
سارے درخت اور سارے پودے | افسردہ تھے جو خزان سے
ایک بھی پتا سبز نہ تھا وان | جو ہوا سے ہر دم جنبان
تیتریان تھین ساری بےپر | رینگتی پھرتی دیوارون پر
ہلتی تھی نہ جگہ سے کوئی | حالت تھی بے بال و پری کی
ہونے کو تھے چکور ہوا پر | دیکھ نہ سکتے تھے وہ اسے پر
گھاس مین تھے وہ کبھی چھپ جاتے | تارون کو گا کے گیت سناتے
بلبل تھے دریا کے کنارے | دن فرقت کے یہان گذارے
تھے سنسان جزیرے بسا کے | اپنے راگ سے رنگ جما کے
ان دونون کے بدلے مین تھی | حاضر تنہا شہد کی مکھی
رس کے لالچ مین کرلی تھی | خدمت جو اوس سے ہو سکتی
رفتہ رفتہ تھوڑا تھوڑا | چھایا ابر اور مینہ بھی برسا
مینہ نے دیا جب منہ چھینٹا | بخت زمین کا خواب سے چونکا
برف کے صدمے سے پہونچے تھے | گل کو غور سے دیکھ کے بولے
کیون جی برف کے ٹکڑے ہو تم؟ | باغ مین آکر بیٹھے ہو تم ؟
زور ہوئے اب کیا وہ تمہارے | گھیرے تھے سب کو وہ ہمارے
کیا ہوا وہ سب خیمہ ڈیرا | رہ گئے اب جو یکہ و تنہا
شاخ گل سے یہ رستے کو | ساتھ مکھی اک کہنے کو

* چونکہ مصنفہ سرد ملک کی رہنے والی تھی اسلئے جاڑون کو خزان کا موسم قرار دیا ہے ۱۲

گل پر کیوں نہ یہ دہوکا ہوتا
پیش از وقت نہ گر وہ آتا
کھلنے والا تھا کچھ سو ٹھہرے
غم نے گھیرا اوس کو آکر
شاعر ایک قریب کھڑا تھا
اوسنے دیکھا اس کو ہنسکے
بولا اکثر یہ پیش آتا
شاعر کرتے ہیں نغمہ سرائی
وقت سے پہلے آنے والے
گرچہ تنہائی کے سبب سے
قول ہے اون کا فعل ہے انکا
لیکن تنہا ہوں جو ہیں ہم
عیب و ہنر کا دیکھنے والا
گھنٹی بے لنگر کی بجائیں
بجے بھی گر وہ کون سنے گا
کوئی فرشتہ ہو یا انسان
اوجڑے گھر میں جو رہتا ہو گا
پھول ہو یا شاعر ہو کوئی
وقت سے پہلے جب آئینگے

کاش غریب نہ پھولا ہوتا
ذلت ایسی کبھی نہ پاتا
ہاں نا لیکن ہوش کسے تھے
کمہلا کے وہ گرا زمین پر
یہ گل اوس کے قدموں پہ لوٹا
عبرت اور عزت کی نظر سے
شاعروں کو بھی واقعہ ایسا
ہر دن کو نہیں دیتا سنائی
اپنی قدر گھٹانے والے
آپ ہی اپنی اطلبہ ہیں ہوتے
سب سے برتر سب سے اعلے
قدر ہماری کیا ہو مسلم
جب شہو کولی پکسر وہ ہنر کیا
پیدا ہونگی کب اوس سے صدائیں
جرس نہ اوسکو کوئی کہے گا
دیکھنے والے سمجھیں گے شیدانا
خواہی نخواہی دہوکا ہو گا
دونوں کی حالت ایک سی ہو گی
قدر شناس نہ ہم پائیں گے

اے گل کھلانا ہے بہتر
ہوگا نہ یاں پر تیرا گذارا
پھر ہم اسکو گرائیں گے
کہکے یہ کیا جانے کیا سوچا
کہنے لگا کچھ سوچکے دل میں
شکر ہے ہم بندے ہیں اسکے
قدر تمہاری ہو کہ نہو کچھ
ہم ہیں مبارک میں ہوں یا تو
گرچہ ناقدری ہے دنیا
گو کوئی چیز نہ سمجھیں ہمکو
ہمکو خدا نے عزیز بنایا
گر نہوں بلبل کیا پروا ہے
شرم کے قابل ہے وہ شاعر
جو شہرت پر مرنے والے
لائق نفرین ہے وہ شاعر
کیا کم ہے وہ دولت تم کو
تم ہو واقف راز نہانی
خلق نہ مانے تم کو نہ مانے
اسکے سوا نہ لگاؤ تم ہرگز

شاعر نغمہ سرائی بس کر
سرد پڑا ہے عالم سارا
راہ پہ جیسے ہو لائیں گے
چاند کی صورت چہرہ چمکا
نور خدا ہے ایک ایک تل میں
نیک کہ بد ہیں خلقت سمجھے
عزت اپنی آپ کرو کچھ
غم اے پھول نہ مطلق کھا تو
اس کو نہو گو تیری پروا
لوگ عزیز نہ سمجھیں ہم کو
ہم ناچیز تھے چیز بنایا
گل کی بو سے جہان بسا ہے
شعر کہے جو داد کی خاطر
ہوتے ہیں کب کچھ کرنیوالے
جان دے جو جھوٹی شہرت پر
کی جو خدا نے ودیعت تم کو
تم ہو خدیو ملک معانی
قدر نہ جانے تمہاری نہ جانے
پروا کچھ نہ کرو تم ہرگز

کیون ناقدرون سے ساز کرو تم | اپنے پر آپ ہی ناز کرو تم
شکر کرو تم اوس کی عطا کا | سچ ہے یہ بڑا احسان خدا کا
حمد سرا تمھین اپنا بنایا | کیسا اعلےٰ رتبہ بخشا
جس سے ہر مصرعہ مین اثر ہے | شاخ مضامین بار آور ہے
پہول سے جو تپی جہڑتی ہے | اوسکی نظر مین وہ رہتی ہے
شاعر کرے گا جب کام اوسکا | کیونکر ہوگا نہ پہر نام اوسکا
شکر کرو اون اسیدونکا | جن پر آگے کو ہے سہارا
آج نہو گو قدر تمہاری | چشمۂ فیض ہے تمسے جاری
باتین سچی جب لکہو گے ÷ | داد کبھی نہ کبھی پاؤ گے
شکر کرو اس کا کہ خدا نے | اوس چشمۂ فیض و عطا نے
تم کو دین وہ بینا آنکہین | قدرت کے جو کرشمے دیکہین
رنج عبث کرتے ہو یارو | ہنسی خوشی سے عمر گذارو

تم تو نہو گے پر یہ زمانہ
رکہے گا یاد تمہارا افسانہ

عشق و حسرت

خدا جانے وہ بیداری تہی یا تہا خوابکا عالم | نظر آئی مجہے اک ٹیلہ پر بیٹہی ہوئی حسرت
کبہی غم سے مخاطب ہو کے کہتی آہ کر ہمدم | کبہی جانسوز آہین بہرتی تہی جو اوسکی ہی عادت

کبھی گر گر کے نالے کہتی تھی درد جگر اپنا
پٹکتی تھی کبھی سنگ مصیبت پر وہ سر اپنا

فلک پر سے یہ بولا ناگہاں اک ابر کا ٹکڑا
ہوائیں چل بسیں سب چھوڑ کے مجھکو یہاں تنہا

یہ تڑپی جیسے ہو نغمہ خوش آیند آبشاروں کا
میسر ہوگا کب دیدار یارب کوہساروں کا

نہ جب تک شبنم افشانی کی حاجت ہو زمانے میں
مجھے رہنا ہے اس آتش زدہ صحرائے ویران میں

تپش نے مہر عالمتاب کی ایسا اثر ڈالا
ہمیں اس حالت پہ بھی کام اُسنے اپنا کر ڈالا

کہ جس سے تپ کے میں آنے لگی اور ہوگئی کافور
بنا رکھا ہی مجکو بادبان کشتی اخضر

مری حسرت اجی تو اک آہ طوفان خیز دے مجکو
تو اڑ دوں اس ہوا میں تجھ اور دو میں دعا مجکو

مگر تھا عشق حاضر اس گھڑی اسکی حضوری میں
اسی رہتی تھی جد و کد بڑی اسکی حضوری میں

بصد عجز و تملق وہ گرا قدموں پہ حسرت کے
جواب اُسنے دیا یہ ابر کو حسرت کی جانب سے

نہیں! ہرگز نہیں! ممکن نہیں!! یہ ہو نہیں سکتا
جو دولت خاص میری ہے وہ تو لی ہو نہیں سکتا

سمجھ لے اوس جگہ پر عشق کا قبضہ مسلم ہے
لہذا ہی روح میرے واسطے اسکا ہی غم ہے

قدم رکھتی ہے حسرت جسجگہ دنیا کے پردے پر
حرم ہی لیتا ہے دل اوسکے ہر اک پردہ دنیا پر

اسی پر ناز ہے مجکو اسی سے نام ہے میرا
یہ میری ہمنفس ہے اسکی خدمت کام ہے میرا

کوپر

ولیم کوپر ۔ انگلستان کا مشہور شاعر ١٧٣١ء مین بمقام برکہامسٹیڈ ضلع ہرٹفورڈ شیر پیدا ہوا اور ایسٹ ڈرہام علاقہ نارفک مین ٢٥ ماہ اپریل ١٨٠٠ء مین اونہتر ٦٩ برس کی عمر کو پہونچ کے فوت ہوا۔

مدرسہ چھوڑنے کے بعد وہ تین ٣ سال تک ایک اٹرنی (وکیل) کی خدمت مین رہا اور وہانسے نکلکر ٹمپل مین داخل ہوا ۔ اس درمیان مین وہ ہوس آف لارڈس (مجلس امراے انگلستان) مین محرر مقرر ہوگیا تہا لیکن چونکہ وہ فطرتاً دنیاوی کاروبار کی مشقت اوٹہانے کا متحمل نہ تہا اس لئے بہت جلد اس خدمت سے علیحدہ ہوگیا ۔ اوسکے قواے جسمانی اس قدر ضعیف تہے کہ اون کا اثر دماغ پر بہی پڑا جس سے چند روز کے لئے اوسکو پاگلخانہ کی ہوا کہانا بہی نصیب ہوگیا مگر یہان کے نیکدل مہتمم کی مہربانی سے نہایت قلیل عرصہ مین صحتیاب ہوا اور رہائی حاصل کرکے ہٹلاڈن کو واپس آیا ۔

اسکے بعد کا جو زمانہ گذرا اوسمین اسکی شاعری نے فروغ پایا اور ایسا فروغ پایا کہ اوسکا شمار گنتی کے شعرا مین ہونے لگا ۔ ذیل مین اوسکی دو چہوٹی چہوٹی نظمون کا اور ایک تیسری نظم کے تمہید کے چند اشعار کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے وہو ہذا

حرکت مین برکت

قول شاعر کا ہے گو نہیں ایمن منت	"چل در میکدہ تک ہے حرکت مین برکت"
حرکت ہی سے ہے قایم یہ نظام عالم	حرکت گر نہو . ہو جاے یہ دنیا برہم

حرکت ہی کی بدولت ہین یہ نیچر[۱] کو فتوح
جسم نیچر ہے اگر تو حرکت اوسمین ہے روح

خوشنمائی سب اسی سے ہے اسی سے زینت
حرکت ہی ہے مگر اصل اصول فطرت

کرۂ ارض بھی با این تن و توش و طبقات
کرتا رہتا ہے سدا قطع منازل دن رات

خوف یہ ہے کہ ٹھہر جائے جو اکدم بھر بھی
نیست ہو جائے نہ اس جرم مین اوسکی ہستی

اس غرض سے ہے ہوا کو حرکت کی تکلیف
صاف و پاک آن اشیا کو کرے جو ہون کثیف

وہ سمندر ہو کہ قطرہ جبھی ملتی ہے صفا
رات دن جب حرکت مین اُسی رہتی ہے ہوا

وہ درختان تنومند جو سرکش تھے بڑے
وہ بھی اس دست درازی سے ہوا کی نہ بچے

نہ سنی ایک بھی اسنے یہ بہت چلائے
شور جتنا کیا اتنے ہی جھکولے کھائے

کون ایسا ہے یہان جسکو تن آسانی ہو
آگ ہو یا کہ ہوا خاک ہو یا پانی ہو

بدو تخلیق سے خالق کی مشیت ہے یہی
آدمی طالب راحت نہو راحت ہے یہی

ایک قانون ہے سب عالم امکانکے لئے
وہی حیوان کے لئے ہے وہی انسانکے لئے

ہوئی محنت ہی سے انسان کو حاصل عزت
آدمی بنتا ہے انسان اوٹھاکر محنت

پاؤن پھیلا وہ کاہل جو پڑا سوتا ہے
شوق آرام مین آرام کو خود کھوتا ہے

آنکھین بیٹھی ہوئی رخ زرد بدن لاغر ہے
خاک اس جینے پہ جو موت سے بھی بدتر ہے

دیدہ حیران الگ دل ہے پریشان الگ
کوفت مین جان الگ کھوئی ہین اوسان الگ

برخلاف ایسے نکمّے ہین کام کے عادی جو لوگ
نہ اونھین ہے کوئی علت نہ اونھین ہے کوئی روگ

رکھتے ہین راہ طلب مین وہ قدم تیزی سے
لیتے ہین منزل مقصد کو عرق ریزی سے

اس مشقت ہی مین ملتا ہے اونھین کچھ آرام
کام کرتے ہین پہ گویا نہین کرتے کوئی کام

[۱] نیچر ایک وسیع معنون مین بولا جاتا ہے جسمین تمام (دنیا و ما فیہا) داخل ہے اسلئے لایا گیا ورنہ قدرت کا لفظ بھی آسکتا تھا ۱۲

یعنی وہ کام سے تھکتے ہیں نہ گھبراتے ہیں — دل جو گھبرائے بھی تو کام میں بہلاتے ہیں
زندگی کا انہیں لوگوں کو مزہ آتا ہے — تندرستی سے بڑھاپا بھی تو ٹھہرتا ہے
دولت عقل ہو یا قوت جسمانی ہو — جس قدر خرچ کرو اسمیں فراوانی ہو
صحت اچھی ہے تو پاس آئیگا کیا اضمحلال — عقل روشن ہو تو کیوں دلمیں ہو گرد ملال
صائب الرائے ہیں رکھتی ہیں خیالات بلند — شادمانی میں ہیں خوددار الم میں ہیں خرسند

کیا عجب ساتھ جو چلنے کی تقاضا دے رحمت
کہیں "چل میکدہ تک ہے حرکت میں برکت"

فاختہ

گو اوٹھاتا ہی نہیں یہ اک قدم بھی بے دلیل — ٹھوکریں کھاتا ہے یاں انسان لیکن جا بجا
برخلاف اسکے وہ حیوان جنکی فطرت ہے کفیل — لاکھ ہوں بے عقل یہ چلتے ہیں کم راہ خطا
اک سہانی شام کو میں تھا جو محو سیر باغ — ناگہاں اک فاختہ کی کان میں آئی صدا
یہ صدا دیتی تھی بیشک عشق صادق کا سراغ — اپنے جوڑے سے وہ یوں کرتی تھی اظہار ولا
"یہ ہمارا رشتۂ مہر و وفا ایسا نہیں" — "ٹوٹ جائے جو زمانہ کی کشاکش سے کبھی"
"بلکہ یاد عیش ایام جوانی بالیقین — عہد پُر حسرت میں پیری کی کریگی دلدہی"
"راستبازی کی اگر ہو پاکبازی میں جھلک — یعنے تیرے دلمیں ہے جبتک کہ مجھسے نباہ
نور الفت صاف آنکھوں سے دکھائیگا جھلک — خود وفاداری پہ تیری میرا دل ہوگا گواہ"
"وہ بلائیں عام ہیں دنیا میں جو سب کیلئے — میں سمجھتی ہوں نہ ہوگا مجھپہ کچھ اونکا اثر
اور جو ہو بھی ٹالدونگی اوسکو میں ہنس بول کر — تو رہے دلدار کے ہم شریک حال ہے میرا اگر"

جب چمکتی ہے کبھی بجلی میان شاخسار
ڈرتی ہون تو ہی تہو جاے فقط اوسکا شکار

شاہباز اگر یہان پہرتا ہے منڈلاتا کوئی
وسوسہ اسکے سوا ولیکن نہین آتا کوئی "

پاس زوجیت کا اوسدم مجکو آتا ہے خیال
انتہاے یکدلی پریہ ادا ہوتی ہے دال

کرتی ہون تجسے لپٹ کر حق محبت کا ادا
یعنی ہمکو موت بہی اب کر نہین سکتی جدا "

پر خدا ناکردہ گر بے اعتنائی تونے کی
دوسرے کو دیکہکر یا بے وفائی تونے کی

(وہم باطل ہے مرا ہر چند یہ رکہنا معاف)
یا کیا برتاؤ مجسے رسم الفت کے خلاف "

پہر نہوگی مجکو حاجت برق آتش باز کی
مجسے پہر جائیگی جسدم یہ نگاہین پیار کی

چنگل شاہین کی خاطر جینے کیون پاؤنگی میت
آپ ہی اس غم سے چہاتی پہٹکے مر جاؤنگی میت "

اسطرح وہ دل لبہانیوالی چڑیا خوشنوا
جو سنتا اوس سے قلمبند اوسکو میں نے کرلیا

نغمہ سنجی کررہی تہی صورت ساز طرب
گر سبق حاصل کرین انسان اس سے کیا عجب

ورڈس ورتھ

انگلستان کا مایۂ فخر ولیم ورڈس ورتھ ۷ اپریل ۱۷۷۰ء کو بمقام کاکرموتھ (کمبرلینڈ) پیدا ہوا۔ کمبرج کالج سے ڈگری حاصل کرنے کے بعد اسنے سوئٹزرلینڈ اور فرانس کا سفر اوس زمانہ مین کیا جبکہ ریولیوشن (بغاوت) کی آگ کے شعلے آسمان تک بلند ہو رہے تہے جو نظمین اوسنے کالرج کی کلام کے ساتھ جو اوسکا ہمعصر تہا ۱۷۹۸ء مین شائع کی ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے انگریزی شاعری کی قالب مین نئی روح پہونکنے کا بیڑا اوٹہایا تہا۔ مگر بجاے

اسلئے کہ اس جدید طرز کی قدر نہ ہوئی لوگون نے اسکو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا سنہ ١٨١٣ء مین وہ رڈل مونٹ مین چلا آیا اور اوسوقت سے ہمیشہ کے لئے یہی اوس کا مسکن و مدفن ہوگیا۔

اگرچہ دنیا کے عام دستور کے موافق ورڈسورتھ کی جدت پسندی ابتدا مین پبلک کو نامطبوع ضرور ہوئی ہوگی کیونکہ کان اوس سے آشنا نہ تھے لیکن حقیقت کا رنگ ایسا پائدار ہوتا ہے کہ اوسکے سامنے کوئی دوسرا رنگ ٹھہر نہین سکتا چنانچہ ورڈسورتھ کے کلام نے پبلک سے اپنی قدر کروا ہی لی اور قدر بھی ایسی ہوئی کہ سنہ ١٨٤٣ء مین رابرٹ سودی کے مرنے پر وہی پوئیٹ لاریٹ یا (انگلستان کا ملک الشعرا) مقرر ہوا اور وہی لوگ جو کسی وقت اوس کے سیدھے سادے رنگ کو نفرت کی نظرون سے دیکھتے تھے اب اوسکی تقلید کرنے لگے۔ اسنے سنہ ١٨٥٠ء مین وفات پائی مندرجہ ذیل اشعار اوسی کی ایک نظم کا ترجمہ ہے۔

بچپنے کی یاد

اک زمانہ وہ بھی تھا جب باغ و راغ و سبزہ زار / گلبن و سنبلستان و لالہ زار و شاخسار
دشت و صحرا کوہ و ہامون آبشار و جوئبار / مجھکو آتی تھی نظر ہر شے مین قدرت کی بہار
تھی مگر وہ اک جھلک جو چل بسی مثل شرار / یا خوشی تھی خواب کی جو کر گئی دل بیقرار

حلقہائے گردش ایام کا دل ہے شکار
گو وہ حالت اب نہین پر مین ہون اوسکی یادگار

چرخ پر قوس قزح دکھلاتی ہی نیرنگیان
اب بھی ہی خورشید عالمتاب جان بخش جہان
شاہدان گل کی ہین انداز اب بھی دلستان
اب بھی بزم ماہ مین ہی فرش نیلی طیلسان
چاندنی مین اب بھی ہی پر لطف دریا کا سمان
اب بھی ہی دلچسپ و دلکش بلبلون کی داستان
مجھکو لیکن اب تو ہر شے سے یہ ہوتا ہے گمان
شادمانی کر گئی گویا زمانے سے فرار

جب نوا سنجان گلشن کر رہے تھی چہچہے
اک خیال جانگزا نے آکے گھیرا تھا مجھے
از سر نو آگیا دل میرا قابو مین مرے
وحشیان دشت تھی ہر سو طرارے بھر رہے
کھو دیا پر اوسکو اک جادو بھری آواز نے
آمد فصل بہاری سے ہین خوش چھوٹے بڑے
میری افسردہ دلی کا کیون اثر ان پر پڑے
فطرتی عشرت مین حارج ہونگا کیا مین دلفگار ؞

جا درونکے شور پر ہے شادیانونکا خیال
بنگئی فیضان موسم سے صبا باد شمال
بحر و بر مین ہر جگہ جوش مسرت ہے کمال
گونجتے ہین نعرہ ہای عیش و عشرت سے جبال
فرط شادی سے عروس دہر کا چہرہ ہے لال
ہے بہار ماہ سے انسان و حیوان ہین بحال
ای شبا زادی ہے تو زندہ دلی کی اک مثال
بیان بجا آکر نفیری گائینگے مل کر ملار

اے بلا یک سیر تو ہے عین اخلاص و صفا
ہے فرشتون نے تمہارا ساتھ عشرت مین دیا
اس مسرت مین تمہاری ہو اگر حصہ مرا
شک نہین معصوم بچو تم ہو خاصان خدا
ہر طرح سے مجھکو ہے منظور تم سب کی رضا
دل سے مین بھی ساتھ ہون گو اب نہین وہ ولولا
غایت اس سچی مسرت کی ہون مین پہچانتا

مجھ پہ ہے سب ان قلوب صاف کا حال آشکار

ہے مبارک کیا ہی ماہ مے کی یہ پیاری سحر
اک طرف ہے مہر نور افشاں بساط خاک پر
موجزن جوش مسرت ہے دلوں میں کس قدر

محو آرائش عروس دہر ہے جب سر بسر
گو فلک پر ہیں چمکتے جسکو بچے دیکھ کر
جھولیاں بھر بھر کے لڑکے چنتے ہیں گل تازہ تر

حیف ہے افسردہ خاطر آج بھی ہوں میں اگر
اور گلستاں میں ہوں خوش خوش طفل گلچیں یہاں

زندگی انسان کی کیا اور کیا ہو اسکی ہست و بود
بے سر و ساماں نہیں ہوتا ہے گو اپنا ورود
عہد طفلی کا شرف ہے ہر زمانہ سے فزود

اس ستارہ کی ہے بس اک دم کی یہ ساری نمود
ساتھ ساتھ آتی ہیں فضل و رحمت رب ودود
گھیرنے لگتی ہے پھر تاریکی رسم و قیود

تاہم آتا ہے نظر سر چشمۂ نور وجود
دور ہو جاتا ہے اس چشمہ سے بھی انجام کار

ہو گئے ہیں گرچہ اب یہ مشرق قدرت سے دور
یہ نظارہ اب بھی دیتا ہے طبیعت کو سرور
رفتہ رفتہ تیرگی کا ہونے لگتا ہے وفور

نوجوانوں کو مگر ملتا ہے اس چشمہ سے نور
اب بھی اسکو نسخۂ قدرت پہ حاصل ہے عبور
راہ بنجاتی ہے پھر تنگ سواد زلف حور

اس بھیانک دشت میں اب کرتی ہے ہمت قصور
پھر رہا ہے ٹھوکریں کھاتا ہوا زار و نزار

پھر عجوزہ دہر اس کو گھیر کر لیجاتی ہے
بو سے مہر مادری بھی جن سے پیہم آتی ہے
سادگی ہر ساز آرائش کی دل کو بھاتی ہے

ساتھ اسکے شفقتیں اور الفتیں فرماتی ہے
اپنے تازہ میہماں کو ہر طرح بہلاتی ہے
اس قدر آرام و راحت اسکو یہ پہنچاتی ہے

اپنے گھر کو بھول جاتا ہے یہ غفلت چھاتی ہے
پھنسکے اسکے دام مین بنتا ہے یہ اسکا شکار

تم تو لیسے ایک مستغنی دکھاوین ہم تمہین
کچھ کھلونے ہین کہین کچھ ڈھیر مٹی کے کہین
پاس بچے پیار و ہنسے گھر اگر ہے یان عزلت گزین
سامنے بیٹھا ہے وہ شہنشاہ یہ اک طفل حسین
اسکے مصنوعات ذاتی بھی ہین انمین بالیقین
نور چہر مادری ہے غازہ روشن جبین

سطح دریا سے تفکر ایک حالت پر نہین
ہے سکون گاہ ہے عیان چہرہ سے گاہ ہے انتشار

دیکھو اوسکے سامنے ہے ایک خاکا سا کھنچا
یہ خدا جانے ہے نقشہ کون بزم عیش کا
کچھ بھی ہو پر ہے انہین افکار مین وہ مبتلا
اوسکے معلومات تازہ پر ہوئی جسکی بنا
یا کہ ہے اسمین یہ سامان بزم ماتم کا کیا
اور اسی مضمون کو پھر اپنے ذہن مین گا رہا

اب وہ حسن و عشق کے جھگڑون مین بھی پھنس جائیگا
دیر تک حالت نہین رہنی کی وہ بھی برقرار +

الغرض یہ ایک ننہا سا ہر دم ہر گھڑی
بچپنے مین مل رہا ہے آج لطف سادگی
اس سے جب پائیگا فرصت سیر ہو جائیگا جی
یون ہین دکھلاتا رہیگا اک نئی بازیگری
عیب و نخوت کل بنا دینگے تصنع کار ہی
ہوگی حالت اسکی یون بیدست و پائی مردی

تب تماشا گاہ ہستی کو بھی کر دیگا تہی
صرف اسی بازیگری مین ہوگی عمر مستعار

اے حکیم ذی شعور اے واقف اسرار رب
ہے تری میراث مین باقی ابھی علم و ادب
ایک بنیا تو ہے یہان اور ہم یہان ہین بیکسی
نسخہ قدرت سے لیتا ہے سبق یا تو روز و شب

سربلندی کسطرح سے ہو نہ حاصل تجھکو جب — شمع راہِ معرفت حاصل ہے نہ تجکو بے طلب

جسکی خاطر عمر بھر سہتے ہین ہم رنج و تعب
منزل پر ہول مرقد باقی ہے انجام کار

ہے ابھی روحانیت یون تیری تجہپر حکمران — رعب آقا جسطرح خادم کے دلمین ہو نہان
تو ہے طفل ملک سیرت ابھی تک بیگمان — تحمل آزادی فطری سے ہے برخوردار یان
ابھی معصومی سے کیون پرخاش پر ہو جانجان — سوتے فتنے کو جگانے مین ہے کیون تا گرم جان

کیون زمانہ کو مخاطب کر رہا ہے مہربان
جسکی مہمانی سے پائیگا پہر اکدم کی نہ بار

آپ ہی تیزی سے ہے وہ تیری شتاب جا رہا — آگے رکھیدہ لگا تیرے کاندھے پہ اک بوجھل جوا
ایسے ایسے جھگڑے تین دنیا کے تو پھنس جائیگا — جیتے جی پھر جسے چھٹکارا کہان ؟ فرصت کجا ؟
راتدن ایسے مکارہ کا رہے گا سامنا — تیری آزادی پہ پھر جائیگا پانی برملا

پھر کف افسوس ہی ملتا رہیگا تو سدا
پھر نہین ممکن کہ تیرے ٹالے ٹلجائے یہ بار

یاد ایام گذشتہ پر ہے دل کو التفات — ہے مبارک وہ خوشی جو عہد پیری مین ہے نشاط
یاد ہی پایندہ اوسکی گرچہ خود تھی بے ثبات — شکر ہے رطب اللسان ہون اسکی ہین ممنون کرات
پر نہ اوسکے واسطے طفلی کی جز تھی کائنات — جسمین جز عیش و مسرت تھی نہ کوئی اور بات

یا امنگین موجزن تھین مثل دریائے فرات
یا امیدین تر بہشت افزا صورت باد بہار

ہر گھڑی کا وہ فریب وہم و تصدیق فراز — وجہ پرخاش حواس و عقل تھا جسکا اثر

اجنبی دنیا کی اُن راہوں سے ہوتا تھا گزر
رہ نہیں سکتا کبھی ثابت قدم جن میں بشر
پاؤں رکھتا تھا جہاں بار گنہ سے پُر خطر
تھی یہ حالت جیسے مجرم کو عدالت کا ہو ڈر
بخت تھا سیدھا کہ از خود دب گیا وہ شور و شر
ہو گیا دل مطمئن اس سے بھی شکر کردگار

کچھ بھی ہوں در اصل وہ اوہام اور وہ وسوسے
تھے مگر شمع طریق معرفت اپنے لیے
عمر پر آشوب میں وجہ سکون دل ہوے
تقویت پہنچا کے دل کو راہ بینوں کی ذات سے
چاہے کیسی ہی مسرت کی مخالف ہو وے
یہ نہیں ممکن کوئی کوشش انہیں زائل کرے
یہ حقائق حشر تک یوں ہی مسلّم اب رہے
آ لگی منجدھار سے پھر اپنی کشتی بر کنار

اِس سہانی فصل میں گو دور ساحل ہی پہ ہے
دل سے جاتی ہے پر اوس بحر ابد کی یاد کب
جس نے پہونچایا یہاں تک ہم کو بے رنج و تعب
اب بھی چشم دوربیں اس تک پہونچ جاتی ہے جب
دیکھ آتی ہے وہاں اطفال کو محو طرب
جو لب ساحل مچاتے رہتے ہیں شور و شغب
عشرت افزا آب دریا اک طرف ہے روز و شب
جسکے نغمے سنکے ہوتی ہے طبیعت بیقرار

بلبلو ہاں آج لطف نغمہ سنجی تم دکھاؤ
آ ہوان دشت جی بھر کے کلیلیں کر لو آؤ
آؤ اے لڑکو مزے فصل بہاری کے اڑاؤ
خوب کھیلو خوب گاؤ خوب شہنائی بجاؤ
ہم بھی ہیں یاں دل سے تمہارے ساتھ ہاں خوشیاں مناؤ
گو کہ ہم میں اب وہ بچپن کی امنگیں ہیں نہ چاؤ
گو اب اوس سچی مسرت سے نہیں دل کو لگاؤ
جب تھی تاج و تخت شاہی ہم کو پھول اور سبزہ زار

مگر کہ وہ نور ضیا پرور ہے ان آنکھوں سے دور
پھر کہ آئیگا نہ اب وہ عہد موفور السرور

پڑ نہونگے اس سے ہم زنہار غمگین و نفور
باقیات الصالحات اب رنگ ان آنکھوں کا نور

یہ ہمیشہ سے تھی اور باقی ہین تا یوم النشور
ہین یہ وہ قلب حزین پاتا ہی جنسے لطف و سوز

مرنیوالونکو بھی انکے دم سے ڈہارس ہے ضرور
رشتۂ امید انہین کی ذات سے ہے پایدار

کالرج

سیموئل ٹیلر کالرج بمقام کلیوٹرن سنہ ۱۷۹۲ء مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۲۹ء مین بمقام ریڈل ہونٹ فوت ہوا۔ ورڈس ورتھ۔ سودی۔ اور ولسن کا ہمعصر تھا اور انہین کے فیضان صحبت نے اوسکی طبیعت کو بھی مجلی کر دیا تھا اور اوسکا کلام پایہ اعتبار پر پہونچا ہوا مانا جاتا تھا یہ بھی واقعات کو نہایت دلچسپ پیرایہ مین ادا کرتا ہے۔ بندش اور زبان مین ایک خاص لطف ہوتا ہے جو ترجمہ مین کسیطرح باقی نہین رہ سکتا۔ نمونتاً ایک نظم کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

جوانی اور پیری

نظم تھی سرگرم سیر اون پھولوں مین مثل صبا
جنکا رس لیتی ہے یعسوب امید دلربا

اور تھا جاری حکم امید و نظم دونون پر صدا

عمر آزادی کے ساتھ اوس وقت ہوتی تھی بسر
ہر جگہ تھی فطرت و امید میری ہمسفر

تھی عروس نظم میری شاہد رنگین ادا

ہے اگر یہ ذکر جب کا مین جوان تھا جب کبھی
وہ زمانہ یاد گر آتی ہے اوسکی اب کبھی
دیکھکر فرق اب مین جب مین روح ہوتی ہے خفا

گھر ہوا دار اپنا یہ جس گھر کا ہے معمار اور
یعنے یہ قالب جو ہے اب موجب آزار اور
جس سے راحت کی جگہ ایذا پہونچتی ہے سدا

باغ و صحرا مین رفیق اپنا تھا یہ بادی کی طرح
اوڑتا پھرتا تھا ہوا مین کاغذ بادی کیطرح
روح جیسی تھی سُبک ویسا ہی ہلکا جسم تھا

حال کی حیرت فزا جیسے دخانی کشتیان
جنمین ہے مجداف کی حاجت نہ دخل بادبان
خوف ہے جنکو طلاطم کا نہ کچھ بیم ہوا

یوہین اس قالب کو بھی موسم کی تھی پروا نہ کچھ
خوف آندہی کا نہ تھا اور بیم طوفان تھا نہ کچھ
پر یہ کب ؟ رہتے تھے جب ہم اور جوانی ایکجا

گل ہین ناصح معشوقیت اور عشق مین گل کی بہا
دوستی کہتے ہین جسکو ہے وہ نخل سایہ دار
ایک دلچسپ ایک دلکش اور ہے اک خوشنما

ہاے وہ خوشیان کہ جوانِ سب حاصل تھین مجھے
دوستی عشق اور آزادی کے ملتے تھے مزے
حاکم پیری کا جبتک دور دورہ یہ نہ تھا

ہای ای پیری ہے تیری کیسی ہیبت ناک شکل
اب نہ آئیگی جوانی کی نظر وہ اک شکل
وہ جوانی دلمین گھر کرتی تھی جسکی ہر ادا

ای جوانی کردیا کیون ترک تو نے میرا ساتھ
جانتے ہین سب او سی تھا جیسا میرا تیرا ساتھ
ولیہ ہے اس بیوفائی سے تری صدمہ بڑا

چھوڑ دیگی تو مجھے ہرگز نہ تھا اسکا یقین
تیرا یون جانا سمجھ مین کچھ مری آتا نہین

قافلہ تیرا گیا کب اور جرس کس دم بجا

ہان مگر پھر تو بپا پھرنا خوب آتا تھا تجھے | اب ہے تو کس جا کہین للہ سچ بتلا مجھے

تیرے جانے یا نہ جانیکا سبب کچھہ تو بتا

گو ہے حیرت دیکھکر ان نقرئی بالونکی شان | قامت خم گشتہ بھی پیدا ہوا ہے ناتوان

اپنی صورت کو بہت پایا ہو نہین بدلا ہوا

رنگ سے ہر گل کی پیدا ہے اگر تیری جھلک | ذرہ سے خورشید تک مین ہے عیان تیری چمک

عالم امکان کی گویا تجھہ پر ابتک ہے بنا

اسلئے مجبور ہون کرنے پر اسکے مین یقین | مین جدا تجھسے نہین اور تو جدا مجھسے نہین

مثل سابق دونون کی ہے اک جگہ نشو و نما

دامن صبح وطن مین جو ہے ہنجالی گہر | شام غربت مین وہی شبنم ہے اشک چشم تر

تابش غم سے جو اوقات ساری کردیتی ہوا

یوہین باقی جب نہین رہتی ہے دلمین کچھہ امید | اور ظہر پا پا کے کرتا ہے خوشی کو ناپدید

جسطرح مفلس عزیزون کو کرے کوئی جدا

جنکی فرقت کا تصور کرکے دل ہوتا ہے شق | تا ابد مہمانی شہو اور ہو جدائی کا قلق

اسے جوانی یوہین تجھسے بھی جدا ہونا پڑا

پارنل

تہامس پارنل نام تہا۔ جیسا اس شخص کے کلام سے ظاہر ہے وہ ایک مذہبی خیال کا آدمی تہا۔ اوس کی نظم نہایت سلیس نتیجہ خیز اور اخلاقی مضامین سے

بہری ہوئی ہے- پارنل الگزنڈر پوپ اور ڈاکٹر سوفٹ کا ہمعصر تہا اور پوپ ہی نے اوسکی کلیات کو طبع کرایا- سنہ ۱۶۸۸ع مین بمقام ڈبلین پیدا ہوا اور سنہ ۱۷۴۴ع مین اس جہان فانی سے رحلت کی- جو مثنوی ذیل مین درج کیجاتی ہے وہ اوسکی ایک نظم موسومہ "ہرمٹ" کا ترجمہ ہے- اسمین شاعر نے کمال فصاحت کے ساتھہ اسراف- بخل اور میانہ روی کے مدارج کو دکہایا ہے اور ہر ایک کے جدا جدا برائیان اور خوبیان موثر الفاظ مین بیان کی ہین- اوسکے ساتھہ ہی اس مطلب کو بہی نہایت خوبی سے ادا کیا ہے کہ آدمی ظاہری آنکہون سے اُن حالات کا معاینہ کبہی نہین کرسکتا جو پردہ مشیت مین قدرت الٰہی نے پوشیدہ رکہے ہین اور اسکے بعد نہایت خوبی سے ناصحانہ تقریر کا پہلو اسطرف پہیرا ہے کہ انسان کو محض اپنے علم و یقین کے بہروسے پر کار و بار قدرت پر نکتہ چینی کرنا زیبا نہین ہے بلکہ ہمیشہ یہی سمجہنا چاہیے کہ حقۂ راز بدان مہر و نشان است کہ بود- مترجم نے چند تمہیدی اشعار بہی زیادہ کردے ہین اور اپنے معزز ناظرین سے اس جرات کی معافی مانگتا ہے-

اسرار حقیقت

ابر اوٹہا چلی ہوا ساقی — بادۂ لعلگون پلا ساقی
جسکے پیتے ہی وہ سرور آئے — دیدۂ دل مین جس سے نور آئے
پردے اوٹہہ جائین سب حقیقت کے — جلوے مل جائین آدمیت کے
حق و باطل کا فرق پہچانون — جہوٹہہ کو جہوٹہہ سچ کو سچ جانون
نہ پہرون راہ حق پرستی سے — رہون آگاہ اپنی ہستی سے

پھر سناؤں تجھے وہ افسانہ / جس سے روشن ہو دل کا کاشانہ
پارنل نام ایک تھا انگریز / نظم ہوتی ہے جسکی عبرت خیز
اوسنے اس قصہ کو ہے نظم کیا / کر رہا ہوں میں ترجمہ جسکا

کیا عجب لوگ لیں سبق اس سے
پھر نہ منکر ہوں قدرت حق سے

شہر سے دور ایک صحرا تھا / ہو کا عالم تھا وحشت افزا تھا
راہب اس دشت میں تھا اک مقیم / جس کا شیوہ رضا تھا اور تسلیم
عمر ساری یہیں گنوائی تھی / بیکسی سے کہ راس آئی تھی
تھے محل اوسکے درہ ہائے جبل / فرش سبزے کا بالش مخمل
تھے نبات اوسکو نعمت خوان / اور مئے ناب چشموں کا پانی
دور انسان سے اور خدا سے قریب / نہ کوئی یار اوسکا تھا نہ حبیب
مشغلہ اوس کا بس عبادت تھا / مست جام مئے محبت تھا
تھی زبس پاک زندگی اوس کی / یہیں اوسکو بہشت حاصل تھی
پر سے ابلیس دشمن انسان / اسنے بیداغ چھوڑے کم دامان
اوسکے دل پر بھی پا گیا دستا بو / رنگ اپنا جما گیا بد خو
وسوسے ہر طرح کے آنے لگے / دل سے یاد خدا مٹانے لگے
حق کی رحمت کا اسے یقین نہ رہا / باغ قسمت کا خوشہ چیں نہ رہا
نور تصدیق اوڑ گیا یکسر / رنگ ظلمت کا چھا گیا دل پر
[illegible] / [illegible] پانی کی

اسکو جب تک سکون حاصل ہے — صاف آئینے کے مماثل ہے

عکس فطرت جہاں یہ ایسا ہے — خال و خط سب دکھائی دیتا ہے

رنگ گل - خار بن کی نوک پلک — چاند سورج ستارے اور فلک

وہی ہیں پانی کو سب نے جا گیریں — نقش ہیں جیسے ان کی تصویریں

پھینک کر دیکھو لیکن اک پتھر — پڑے جو پانی میں جس سے کھلبلی ہو

عجب ایک انتشار پیدا ہوگا — موجیں کر دیں گی سب کا تجزیہ

یہی راہب کے دل کا بھی تھا رنگ — کہ رنگ وسوسوں کا اور سب رنگ

جی میں آیا کہ چل کے دیکھیں گے — ڈھنگ دنیا کے اپنی آنکھوں سے

تجربہ آپ ہی بتا دے گا — کہ ہے ان دونوں باتوں میں سچ کیا

جیسے قدرت سے ہے پڑھا جو کچھ — یا کتابوں میں ہے لکھا جو کچھ

سوچکر یہ چلا وہ صحرا سے — ہاتھ میں تھا عصا سہارے لئے

سر پہ پہنے ہوئے تھا جو ٹوپی — اک صدفہ سے وہ مزین تھی

کرتا تھا طے خوشی سے راہ کٹھن — سر پہ تھا مہر صبح سایہ فگن

غور سے دیکھتا تھا ہر شے وہ — جانچتا تھا ہر ایک واقعہ کو

کٹ گیا اس روا روی میں دن — شب کو چلنا مگر تھا نا ممکن

کیونکہ رستہ نہ تھا خطر سے پاک — تھا وہ صحرا عظیم و وحشتناک

دشت و دامن میں دی گرہ اوسنے — رات کاٹی اوسی جگہ اوسنے

(۱) ایک قسم کی گھونگی ہوتی ہے جو سواحل فلسطین (یا اسپین) پر لگتی ہے۔ قدیم زمانہ میں بیت المقدس کے زایران عیسائی بطور علامت کے اسکو ٹوپی پر لگاتے تھے ۱۲ مترجم

پر ہوئی آکے جب نمود سحر
سامنے سے اوسے نظر آیا
حلقہ زن عارضون پہ تہے گیسو
اسکی جانب قدم بڑہا کے چلا
تب تقدس مآب راہب نے
چہیڑ دیا سلسلہ تکلم کا
گرچہ بڈہا تہا ایک ایک جوان
سلسلہ گفتگو کا بڑہ گیا
ناگہان ڈوبنے لگا خورشید
حکم آرام پا گئی خلقت
نظر ان دونون کی پڑی ناگاہ
گو درختون کا سایہ تہا جا بجا
مالک اس قصر کا تہا ایک امیر
اہل ہمت تہا اور غریب نواز
پر تہا اک عیب خود نمائی کا
دل کو مرغوب جو ستائش تہی
یہ مسافر جو اوس کے گہر آئے
ور دیا ان پہ چشم ہمتگار
ہر قدم پاس احترام کا تہا

اور ہوا جلوہ گر شہ خاور
اک جوان سہی قد و رعنا
بر میں ظلمت کے نور کو تہا نمو
کر کے تسلیم ہاتہ چوم لیا
مرحبا کہکے دین دعائین اوسے
کچہہ کہا اسنے اوسنے کچہہ پوچہا
پختگی پر خوب اور توان میں میزان
باتون باتون میں گم کیا رستہ
اور سنولایا دن کا روئے سفید
ہوشیاری پہ چہا گئی غفلت
اک عمارت پہ پہنچے بر سر راہ
چاندنی میں چلے تہے اس جانب
صاحب مال و دولت و جاگیر
بہولے بہٹکون پہ اوسکا در تہا باز
پہلو نیکی میں تہا برائی کا
دعوتین تہین بہت نمائش تہی
تہا تہہ سارے خرچ پہ بڑہی کا
تہے اوسکے کمرے سب تیار
اک مکان انکو رہنے کا تہا

صاحب خانہ خود تپاک کے ساتھ / لیگیا اونکو دیکے ہاتھ مین ہاتھ
میہمانون کو میزبان لایا / روح تازہ ہوئی وہان لایا
تھا چنا اک وسیع دستر خوان / جس سے ظاہر تھی اوسکی عظمت شان
تھین مہیا وہ نعمتین جنکو / دیکھلے گر تو بھوک دور ہو
ساتھ خود بھی رہا شریک طعام / رہے باہم ادہر اودہر کے کلام
ہوکے فارغ جو خوابگاہ مین آئے / مخمل نرم گدے بچھے پائے
دو نواز لبسکہ تھے تھکے ماندے / ہوے بیہوش نیند کے مارے
اتنے مین سحر نمود ہوئی / لیلی شب حرم سرا مین گئی
مہر کے ٹھنڈے ٹھنڈے پانی سے / لگی اٹکھیلیان صبا کرنے
ناز سے جھومتی نسیم آئی / ہر روش پر چمن مین لہرائی
جن درختون کو نیند مین پایا / ڈالیون کو ہلا کے جونکایا
آمد صبح کی ہوئی جو پکار / دونون مہمان بھی ہوگئے بیدار
ہوئی کہانے کے دن کی تیاری / دیگئی داد میہمان داری
تھی طلائی صراحیون مین شراب / ہوا آغاز دور بادۂ ناب
میزبان نے خود انتظام کیا / میہمانون کو شادکام کیا
کیا رخصت خوشی سے جب اونکو / شاد و مشکور یہ روانہ ہوے
تھا تردد نہ کوئی اور مگر / میزبان کا تھا ایک دلمین ڈر
کیونکہ سونے کی اک پیالی تھی / چھوٹے مہمان نے جو اوٹھالی تھی
دلمین اس جرم کا تھا ایسا ڈر / دیکھتا تھا وہ پیچھے مڑ مڑ کر

کہ کسی سمت سے خطر تو نہین
دیکھے پیچھے کوئی لشکر تو نہین

دیکھی جب اسنے سب یہ کیفیت
ہوئی راہب کی بھی بری حالت

چپ تھا اوسان چھوٹے جاتے تھے
چلنے مین پانون تھرتھراتے تھے

چاہتا تھا کہ اوسکا چھوڑے ساتھ
پر نکلتی نہ تھی زبان سے بات

تھتھہی منہ مین وہ بڑبڑانے لگا
عرق شرم مین نہانے لگا

سوچ اوسکو نہ تھا کچھ اسکے سوا
کہ نہ تھا یہ مخوف اوس احسان کا

یونہین سے کے چلے جب وہ کچھ راہ
سورج آنکھوں سے چھپ گیا ناگاہ

ہوگیا اور ہی فلک کا رنگ
ابر چھایا افق پہ بدلا رنگ

ڈنکے پر چوٹ رعد نے ماری
مینہ برسنے کی آگئی باری

آسمان پر تھی برق چشمک زن
چھپتے پھرتے تھے جھاڑیون مین لٹیر

دوست یہ دونو دیکھکر یہ سمان
چلے اوس سمت اک محل تھا جہان

سر کے طے سخت راہ آئے تھے
لینے کو یہان پناہ آئے تھے

اک بلندی پہ یہ مکان تھا بنا
قلعہ کی شان جس سے تھی پیدا

تھا نہایت وسیع و مستحکم
ظاہری خوش نمائیان تھین کم

مالک اسکا تھا اک امیر کبیر
تند خو پست ہمت اور شریر

کام تھا صرف حیلہ سازی سے
قس دہ تھا میہمان نوازی سے

دونون آوارگان دشت طلب
دوڑکر اوسکے در تک آئے جب

آندھیان آئین اور شدت سے
لگا پانی برسنے کثرت سے

دل مین دہشت سی اک سمانے لگی
برق اپنی تڑپ دکھانے لگی

کہا دونون نے بڑھ کے دق الباب
کچھ بھی اندر سے پر ملا نہ جواب

دیر تک چیخ چیخ کر ہارے
تھک کے چپ ہو گئے یہ بیچارے

تب خدا جانے کیا ترس کھایا
صاحب خانہ اوٹھکے خود آیا

ڈرتے ڈرتے کیا دروازہ وا
گھر مین اون سب کو گھیر کے لے آیا

آج پہلا ہی واقعہ تھا یہ
کہ مسافر پہ در کھلا تھا یہ

گرم تھی اک ذلیل سی گلخن
ننگی دیوارین تھین جس سے تھی روشن

داخل اندر ہوئے جو یہ مہمان
پاکے گرمی بدن مین آئی جان

لیتے تھے جب ذرا سا وہ آرام
لا رکھا میزبان نے آگے طعام

سادی روٹی شراب معمول
وہ بھی کچھ واجبی ہی واجبی تھی

اور جیسے ہی رک گیا طوفان
یہ ہوا حکم اب نہ ٹھہرو یہان

حالت اوسکی یہ دیکھکر راہب
سخت حیرت مین تھا کہ یا واہب

کی عطا تو نے اسکو یہ نعمت
یہ امارت یہ دولت و ثروت

اسپہ بھی دل غنی نہین اسکا
یون سہے تکلیف سے بسر کرتا

یہی اسکو آدمیت بن تھی ابھی
بات ادراک سے بیش آئی

عقل جب سے ہوا ہوئی اسکی
اور حیرت سوا ہوئی اوسکی

اسکے ساتھی نے جیب سے اپنی
وہ پیالی نکالی سونے کی

جو کبھی ملک اوس سخی کی تھی
بے طلب اس بخیل کو دیدی

اب نہ بادل تھے اور نہ طوفان تھا
مہر انور فلک پہ تابان تھا

تازگی پر تھی برگ و گل کی بہار
تھی ترقی پہ نزہت اشجار

ساعت اچھی تھی وہ سفر کے لئے
راستہ صاف تھا گذر کے لئے

میزبان کو سلام کرکے چلے
دیا وہ تحفہ نام کرکے چلے

حال لیکن عجب تھا راہب کا
کہ سمجھ ہی مین کچھہ نہ آتا تھا

اپنے ساتھی کے دیکھکر افعال
اسکو تھا سخت پیچ و تاب ملال

بے سر و پا تھین حرکتین اوسکی
وان رذالت تھی یان حماقت تھی

قابل شرم وہ رذالت تھی
ناپسندیدہ یہ حماقت تھی

دن اسی سوچ مین کٹا اوسکا
پڑ گیا شب کا پھر سے یہ پردہ

پھر ہوئی اون کو ایسے گھر کی تلاش
کہ جہان چل کے ہو رہین شب باش

آخر کار مل گئی منزل
ہوا کوشش سے مدعا حاصل

ایک پہونچے جہان یہ وہ مکان
صاف ستھرا تھا اور عالیشان

نہ تو حالت تھی وان فقیرانہ
اور نہ کچھہ ٹھاٹھہ تھی امیرانہ

پائی جاتی تھی جس سے صاف یہ بات
کہ ہے مالک بڑا ہی خوش اوقات

ہے سلامت روی طبیعت مین
خود نمائی نہین ہے طینت مین

سچی نیکی کا پابند ہے وہ
اہل حاجت کا دردمند ہے وہ

الغرض دونون خستہ و دلگیر
ہوئے اوس قصر کی طرف رہگیر

خلق سے میزبان پیش آیا
ما حضر تھا جو کچھہ وہ منگوایا

سامنے رکھکے یون ہوا گویا
"کہ تکلف نہ چاہیئے اصلا"

"کیجئے دل سے شکر رب جلیل"
"کہ وہی اپنے بندون کا ہے کفیل"

"دینے والا وہی ہمارا ہے"
"اور رازق وہی تمہارا ہے"

"اوسکا احسان ہے جو اوسنے رکہا
ماحضر جو ہے نوش کیجئے آپ"
یوہین وہ میزبان خوش اخلاق
کئے یہانتک بیان کرم کے صفات
ہوئی ناگہہ نماز کی گہنٹی
خواب راحت کی آگئی جو گہڑی
یہان سکے ہر ایک زشت وزیبا پر
اک طرف کو تہا ایک گہوارہ
صاحب خانہ کا تہا نام ونشان
دولت اوس نیک مرد کی تہی یہی
نوجوان ساتہہ تہا جو راہ کے
کہو دیئے پاؤن اوس جگہہ پہ گیا
کرکے خون میزبان کے دلبر کا
دیکہا یہ واقعہ جو راہ نے
الامان الحفیظ کا تہا مقام
اوسپہ طاری ہوئی عجب وحشت
کچھہ بجز بہاگنے کے بن نہ پڑا
ساتہہ اوس کے یہ نوجوان بہی چلا
ایک خادم نے راہ بتلائی

"میرے حصہ مین آپ کا حصہ
نہ تکلف کو دخل دیجئے آپ"
باتین کرتا رہا بصد اشفاق
باتون باتو مین آئی آدہی رات
ہوکے رخصت گیا محل مین سخی
سب نے بستر پہ استراحت کی
ڈال دی شب نے اک سیہ چادر
اوسمین سوتا تہا کوئی مہ پارہ
باپ کے دل کا چین مان کی جان
اور اولاد کوئی اوس کے نہ تہی
وحشیانہ کیا یہ فعل اوسنے
اور گلا اوس کا جا کے گہونٹ دیا
کر دیا گل چراغ اوس گہر کا
اوسکے ہوش وحواس جاتے رہے
تہرتہرانے لگا وہ نیک انجام
ہوگئی زرد خوف سے رنگت
خوف سے بہاگ بہی نہ سکتا تہا
راستے تہے کمال پیچیدہ
چل کے کچھہ دور تن مین جان آئی

راستہ مین تھی حایل اک ندی ۔ جسکے اوس پار راہ تہی سیدہی
آگے آگے چلا رہ خدمتگار ۔ پیچہے راہب تہا اور وہ ناہموار
شاخہاے بلوط سے یکسر ۔ ایک پل بن گیا تہا ندی پر
تہنون سا تہی یہ اوسپہ ہوکے چلے ۔ گہرا پانی تہا موجزن نیچے
یہ جوان جو گناہ پر تہا تلا ۔ ڈہونڈہتا ہی تہا جرم کو حیلہ
بڑہکے رہبر کے پاس جا پہونچا ۔ اوسکو ندی مین جہٹ ڈہکیل دیا
کہاکے دو تین غوطے پانی مین ۔ پہونچا وہ ملک جاودانی مین
نرہی تاب دیکہکر یہ حال ۔ ہوا راہب کا چہرہ غصہ سے لال
تہی نہ باقی جو ضبط کی طاقت ۔ بولا تجہپر خدا کی ہو لعنت
ابہی اوسنے زبان ہلائی تہی ۔ بات پوری نہونے پائی تہی
اور سے اور ہوگئے اطوار ۔ کہل گیا دفعتہً در اسرار
اوس جوان کی بدل گئی حالت ۔ نہ رہی آدمی کی وہ صورت
پہلے تہا جو کہ نوجوان حسین ۔ بن گیا اب وہ ایک مرد متین
ہوگئے کپڑے سارے اجلے بہک ۔ لٹک آئی عبا وہ پیرون تک
زلفون مین قدرتی چمک آئی ۔ سنبل خلد کی مہک آئی
پر نکل آے دونون شانون پر ۔ مہر انور سے تہے جو روشن تر
اب سمان ہی بدل گیا وان کا ۔ نور ہی نور تہا نظر آتا
اب تو راہب کو ہوگیا سکتا ۔ گرچہ پہلے بہت ہی بگڑا تہا
بند سی ہوگئی زبان اوسکی ۔ گم ہوئی طاقت و توان اوسکی

پھر ذرا دیر مین وہ مرد عجیب | لب کشا یون ہوا بطرز غریب
عمر بھر کی تری ریاضت نے | بے ریا زہد اور عبادت نے
حال پر تیرے یہ نوازش کی | آ کے پیش خدا سفارش کی
چونکہ سب سے بڑی ہے وہ سرکار | نام اوس کا ہے راحم و غفار +
آ گیا جوش بحر رحمت کو | نہ گنا تیرے خبث طینت کو
یہ ہوا حکم ایزد باری | دیکھو ہونے نہ پائے بیزاری
اک فرشتہ زمین پہ اوترے | رہبری اسکی راہ حق پہ کرے
مین اس ارشاد کو بجا لایا | شکل انسان مین تیرے پاس آیا
رہا ہر وقت تیری خدمت مین | جیسے خادم رہین اطاعت مین
مگر اب اس کا وقت آ پہونچا | کہ کھلے تجھ پہ بھید قدرت کا
جو کہون مین وہ دل لگا کر سن | سنگ وسواس پر نہ سر کو دھن
مالک الملک وہ حقیقی ہے | جسنے ہر شے کو جان بخشی ہے
جس قدر کاروبار قدرت ہین | سب کے سب تابع مشیت ہین
ہوتے ہین اوسکے اکثر ایسے کام | جنکا آغاز کچھ ہے کچھ انجام
کوئی کیا جانے مصلحت اوسکی | ہے یہین آدمی کو مجبوری +
سعی کرنا ہے آدمی کا کام | ہاتھ مین پر اوسی کے ہے انجام
کہ وہ چاہے بگاڑے چاہے بنائے | ہے بغیر از سکوت کچھ نہ بن آئے
جو کچھ ان روزون تجھکو پیش آیا | اور اب اس سے بڑھکے کیا ہوگا
واقعہ تھا ہر ایک عبرت خیز | بات ہر ایک تھی ملال انگیز

لازم انسان کو یہی ہے مگر ۔ رہے شاکر خدا کی مرضی پر

معدلت مین کرے نہ شک اصلا ۔ تکیہ رحمت پہ اوسکی ہو پورا

یاد رکھیہ وہ فضول خرچ امیر ۔ میہماندار سرا امیر و فقیر

زر کو جو بے محل لٹاتا تہا ۔ شان و شوکت بہت دکھاتا تہا

جسکے تھے ٹھاٹھہ سارے شاہانہ ۔ سارا سامان تہا امیرانہ

تہا سجا میز کا عاج سے گھر ۔ تھے ظروف طلا چنے جن پر

میہمانون کو کھینچ لاتا تہا ۔ کرکے اصرار مے پلاتا تہا

بسکہ تہا جام زر پہ ناز اوسکو ۔ دخت رز سے تہا ساز باز اوسکو

سیمی نیکی سے ہوگیا تہا دور ۔ صرف اپنی نمود تھی منظور

اب بہی کرتا ہے میہمانداری ۔ پر ذرہ سیکھلی ہے ہشیاری

ہے جو اوس ساغر طلا کا غم ۔ دعوتون مین ہے اب نمایش کم

یہ جو نقصان مال کا پایا + ۔ اعتدال اوس کی طبع مین آیا

اور وہ خود غرض خسیس و دنی ۔ بدزنی جسکو سب سے رہتی تھی

جسکا در تہا مسافرون پر بند ۔ گرچہ تہا مالدار و دولتمند

اسلئے جام زر دیا اوسکو ۔ تاکہ آئے ذرا حیا اوسکو

کچھ دنائت پہ اپنی شرمائے ۔ رحمت حق کا بہی یقین لائے

کوڑی کوڑی پہ اسطرح نہ مرے ۔ اپنے ہمجنس سے سلوک کرے

دیکھکر یہ عطائے بیش بہا ۔ لے رہا ہے سبق وہ عبرت کا

اب اوسے قدر اسکی ہوتی ہے ۔ کہ صلہ رحم کا بہی ہے کوئی شے

بیٹنے جب اسطرح سے گرمایا — دل سنگین کو اوسکے نرمایا
یہ طریقہ ہے جس سے آہنگر — نرم فولاد کو بھی دیتے ہین کر
آگ یہ جس گھڑی دکھاتی ہین — جیسا چاہین اوسے جھکاتے ہین
پر یہ آتش نہین ہے آتش قہر — بلکہ ہے عین گرمجوشی مہر
تیسرا مرد با خدا جو تھا — جسکا دایم تھا بندگی شیوہ
اب بدلنے لگی تھی اوسکو جو — مہر فرزند سے تھا بے قابو
اس قدر تھا پسر کا اب شیدا — حب دنیا مین تھا خدا سے پھرا
کیا اثر ہوتا اوسکا کیا جانے — عاقبت کی خبر خدا جانے
پر نجات اوسکی حق کو تھی منظور — لے لیا دیکھیے یون جو آنکھہ کا نور
اور کوئی وہان بجز تیرے — دیکھتا تھا نہ شغل کو میرے
اوسکو دورہ صرع کا اوٹھا تھا — ظاہرا تھا مریض وہ لڑکا
کہکے یہ وہ ملک ہوا غائب — دیکھتا رہ گیا اوسے راہب
بعد کچھہ دیر کے جو دل ٹھہرا — دیکھکر سوے چرخ یون بولا
وہ بڑا قادر و توانا ہے — وہ سمیع و بصیر و دانا ہے
وہ جو کچھہ چاہتا ہے کرتا ہے — حکم اوس کا ہر اک پہ بالا ہے
کام اوسکے سمجھہ مین کیا آئین — بھید قدرت کے کیسے کھلجائین

یہین عاجز ہے عقل اور تدبیر
غیر وہ لیس مالک التقدیر

پوپ

الگزنڈر پوپ سنہ ۱۶۸۸ع مین خاص شہر لندن کے لمبارڈ اسٹریٹ مین پیدا ہوا۔ یہ نامی گرامی شاعر ایک دولتمند پارچہ فروش کا بیٹا تھا لاطینی اور یونانی زبانون مین اوسکی تعلیم معقول ہوئی تھی۔ بارہ برس کی عمر مین اوسنے ایک نظم تنہائی پر لکھی جو اوسکی ابتدائی فکر کا نتیجہ تھی سولہ برس کی عمر مین اوسکی ایک اور نظم شائع ہوئی اور اسیوقت سے اوسکی شہرت کی بنیاد پڑی اور اوسنے پبلک کے دلون مین اپنی جگہ کرنی شروع کی بلکہ اوسکی ہم فنون نے بھی اوسکی اس نقش ثانی کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا۔ اسکے بعد وقتاً فوقتاً اوسکی اور نظمین یکے بعد دیگرے شائع ہوتی رہین مگر سنہ ۱۷۱۴ع مین اوسنے ہومر کی کتاب الیاڈ کا یونانی سے انگریزی نظم مین ترجمہ کرکے شائع کیا جسکی وجہ سے علاوہ اسکے کہ اوس کا نام آسمان شہرت کا مہر نصف النہار بنکر چمکا اوسکو اس محنت کا نقد معاوضہ بھی اس قدر ملا کہ وہ خاصہ دولتمند ہوگیا اور الیاڈ کے ترجمہ کے حق تصنیف کو پانچہزار پونڈ کے معاوضہ مین ایک پبلشر نے اپنے نام رجسٹری کرالیا جسکی مقدار سکہ قیصری مین اسی ہزار روپیہ کے قریب ہوتی ہے۔ اسی رقم سے اوسنے ٹوئیکنہام مین ایک ذاتی مکان خرید لیا۔ الیاڈ کا ترجمہ ختم ہونے کے بعد اوسنے کتاب آڈیسی کا ترجمہ کیا اور اوسمین بھی اوس کو تقریباً اسیقدر منافع ہوا۔ سنہ ۱۷۲۹ع مین پوپ نے لارڈ بولنبروک کی فرمایش سے ایک اخلاقی نظم لکھی جسکا نام ان ایسے آن مین (الانسان) ہے اس نظم نے تمام دنیا مین ایک کھلبلی ڈالدی اور اوس سے اس قدر اوسکی شہرت اور

ناموری ہوئی کہ جس سے زیادہ ممکن نہین۔ اسکے بعد اوسکی اور بھی بہت نظمین شائع ہوئین جنکی تفصیل وار بیان کرنے کی یہان کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی اور نہ اسکی گنجایش ہے۔ سنہ ۱۷۴۴ء مین ۵۶ برس کی عمر کو پہونچکر الگزنڈر پوپ اس جہان فانی کو خیرباد کہکر آنجہانی ہوگیا اور اپنا نام سنہرے حرفون مین لکھا ہوا صفحہ ہستی پر چھوڑ گیا۔

جو اشعار ذیل مین درج کیے جاتے ہین یہ اُس اسے آن مین کے چند تمہیدی اشعار کا ترجمہ ہین۔

قسمت

نہ کہا دنیا کا غم ایجان یہ حصہ ہے شاعرونکا — غرور و آز پیشہ ہے یہانکے کجکلاہون کا

ہمارا کام ہے اظہار حال نفس انسانی — مآل زیست بس یہ ہے کہ اپنی ذات ہے فانی

ہین سارے راستے گو پیچ در پیچ اپنی ہستی کے — مقاصد پر نہین ایسی کچھ بھی پیچ اپنی ہستی کے

یہ وہ صحرا ہے جسمین خار و گل یکسان نکلتی ہین — یہی وہ باغ جسمین سب درخت حنظل ساتھ پھلتی ہین

ہمین لازم ہے یکسان سیر کرنی باغ و صحرا کی — کہ تا منظر اچھی بری ہر شے ہو دنیا کی

چھپا رستا کہین ملجائیگا دزدیدہ چالونکا — کہین اوج منازل دیکھینگے کمال خیالونکا

نظر آجائینگے نقشے کہین انسان کی فطرت کے — کہین پر عقل کی راہین کہین رستے حماقت کے

ہمین یان گاہ ہنسنا گاہ رونا یونہین دایم ہی — میان خالق و مخلوق جو رشتہ ہے قایم ہے

خدا کا بھید ہو یا راز ہو ناچیز انسان کا — نہین ادراک شیوہ اس جگہ پر عقل حیران کا

اگر ہم ہون بھی کچھ ماہیت انسان سے ماہر — اوسی حد تک وہ ہوگا جو ہے اوسکی حالت ظاہر

وہی جو عالم امکان کی ماہیت سے واقف ہے — وہی اجزاے عالم کے تناسب کا جو عارف ہے

وہی ماہر ہے جو دور تسلسل کے ضوابط سے — وہ جو آگاہ ہے اجرام شمسی کے روابط سے

وہ جو ہے آشنا مخلوق سے ہر ایک عالم کی
جو ہم چاہیں کریں تنقید ہر انسان کی فطرت کی
وہ زنجیر طلا جس سے بندھا شیرازہ عالم کا
ارے مغرور انسان تجکو گر کچھ فکر اسکی ہے
تو پہلے اگر تری امکان نہیں ہوا غور کر اسپر
نہیں تو مادر گیتی سے یہ تحقیق کر پہلے
نہیں کیون ایک سے آخر یہ اجرام فلک سارے
مسلم جانتے ہو گر کمال صنعت صانع
کہ ہر شے عالم امکان کی ادنیٰ خواہ اعلیٰ ہو
رہا انسان پھر حیث وہ بھی اک مخلوق داور ہے
مگر اک عقدہ حل ہونیکو رہجاتا ہے یہان باقی
بہر حالت اگر نقصان بھی تسلیم کرلین ہم
کرے کام آدمی ہر چند با صد حلم و ہشیاری
مگر دانا ایک کن سے سب نمود و بود عالم ہے
یوہین انسان بھی جو بظاہر سب سے افضل ہے
اسے ہر چند حاصل سر بلندی سرفرازی ہے
اگر اسپر قوی ہیکل کو اسکا علم ہو سکتا

مشیت بس بتا سکتا ہے وہ تخلیق آدم کی
بہت دشوار ہے ایک جزو علم کل پہ ہو حاوی
خدا کے یا ہمارے ہاتھ مین ہے اوسکا سر رشتہ
کہ کیون ایسی نحیف اور کم بضاعت تیری ہستی ہے
کہ خالق نے نہ کی کیون تیری حالت اس سے افضل تر
درختان تناور کیون بڑے ہین چھوٹے پودونسے
ثوابت سے ہوئے کیون خلق چھوٹے قد مین سیارے
تو اسکے ماننے مین امر ہے پھر کونسا مانع
محل پر اپنے ہے موضوع جیسا اسکا درجا ہے
مقرر واسطے اوسکے کوئی درجہ مقرر ہے
کہ آیا اوسکی خلقت مین کوئی نقصان ہے فطری؟
تو وہ بھی عین حکمت ہوگا بیشک خالق عالم
ہزارون کوششون مین ایک پوری ہو بدشواری
پھر اسپر بھی موخر ہے کوئی مقدم ہے
خدا جانے کہ کس عالم مین کون اسمین بھی اول ہے
محیط کل کا لیکن ایک نقطہ یہ مجازی ہے
کہ انسان کیون ہوا ہے مستحق اوسکی اطاعت کا

٭ قدیم مصریون کا یہ خیال تھا کہ کل نظام عالم ایک طلائی زنجیر سے بندھا ہوا ہے اور اوس زنجیر کا سر رشتہ خدا (یا سب سے بڑا دیوتا) کے ہاتھ مین ہے - مترجم -

جو دیوتا مصریونکا[1] یہ سمجھ سکتا بآسانی
تو پھر انسان ہی کرتا ورک کچھ اپنی حقیقت کا
تجسس کیا اختیار و جبر کا احساس کر سکتا
کبھی لیکن سمجھ لی یہ جسے سمجھا ہے تو غافل
نہ کچھ ہرگز کہ ناقص آدمی ہے اور خدا غافل
پر اسکا دسترس اتنا ہی جو ہے حیثیت اسکی
کسی پر کب عیاں ہوتا ہے مضمون خط قسمت
فرشتہ ہو کہ انسان ہو سمجھا راز پنہان کو
نہ پھیرا پار ہونے دیتی ہرگز بانکی طغیانی
وہ بھولی بھالی بکری کل کرے گا ذبح تو جسکو
چری آزادیوں کے کس طرح لے ہو کیوں غافل
نہ ہوتا درمیان میں پردہ گر حایل مشیت کا
سوا اللہ کے کب کوئی دانا اور بینا ہے
اسے معلوم ہے عالم کی خوشحالی و بدحالی
ہوا آدمین کرتا ہی ناحق عرش پروازی

کہ جائز کیوں ہے اسپر قلبہ رانی اور قربانی
نمود و بود کا جذبات کا خلقت کا طینت کا
بھلا کچھ تو عبودیت کا اپنی پاس کر سکتا
یہی انسان کے حق میں ہی علاج درد ناکامی
نہیں ممکن کہ ناقص ہو خدا کی صنعت کامل
ہے نقطہ اسکی جولانگاہ لمحہ فرصت ہستی
مگر اوتنا کہ ظاہر کر دی پیش آئی ہوئی حالت
نہ وہ انسان کی قسمت کو یہ ترقیہ یہ حیوان کو
مشیت گر نہ ہوتی پردہ در سر پنہانی
کلیلین کیوں کرے آج اسطرح گر اس سے ہو واقف
جو سمجھو جانتی ہی ہو نہ جو وہ اوسکا ہی قاتل
بہت دشوار ہو جاتا تحمل یان کی حالت کا
کہ جسکے علم میں اک پتہ کا بھی مرنا جینا ہے
ہو سبزی گلستان کی کہ سبزی کا ہو پامالی
خدا علام ہے چلتی ہو اس سے کب یہ عیاری

سعادت اور فضیلت دین ہی خلاق عالم کی
جو قسمت میں ہی آگے پیچھے حاصل ہو ہی جائے گی

[1] بیل - مصریونکا ایک دیوتا ہیں تھا جسکی مورت سفید بیل کی ہوتی تھی - مترجم

گولڈاسمتھ

ڈاکٹر آلیور گولڈ اسمتھ۔ شاعر۔ مورخ اور مضمون نگار ۱۷۲۸ء مین پیدا ہوا۔ یہ ایک پادری کا لڑکا تھا۔ ڈبلن۔ لیڈن اور ایڈنبرگ کی یونیورسٹیون مین تعلیم پائی تھی اور طبابت کے لئے تیار کیا گیا تھا لیکن وہ اپنے مزاج کی بے پروائی اور فطرتی مراقبیت کی وجہ سے ہمیشہ اپنے ہاتھ سے مصیبتون مین مبتلا رہا اور اپنے دوست احباب کو بھی اسی لاابالی پن سے پریشان رکھا جس وقت وہ تمام یورپ کا سفر پا پیادہ کرنے کی ارادہ سے نکلا ہے اوس وقت اسکے پاس ایک قمیص کے علاوہ جھنجھی کوڑی بھی نہ تھی مگر اوسی طرح سے اوسنے فلانڈرس جرمنی اور فرانس کا سفر کیا۔ جہان پہونچتا تھا وہان کے دیہقانون کا مہمان ہوتا تھا۔ اور اوس مہمانداری کے معاوضہ مین جرمنی فلوٹ (بربط کی قسم کا ایک باجا) بجاکر جسمین اوسکو اعلی درجہ کا کمال حاصل تھا اونکے نمک کو اپنے لئے حلال کر لیتا تھا۔ ۱۷۵۵ء مین وہ پھر انگلستان واپس آیا اور ڈاکٹر سیلے کی اعانت سے جو اوسکا قدیم دوست اور ہموطن تھا پیکہام کے کسی مدرسہ مین معلم مقرر ہوگیا۔ مگر یہان بھی اوسکی بیچین طبیعت نے رہنے نہ دیا اور وہ لندن چلا آیا اور رسالون کی نامہ نگاری پر گذر اوقات کرنے لگا ۱۷۶۵ء مین اوسنے ایک نظم ٹراولر (مسافر) کے عنوان سے شائع کی جسکی نسبت ڈاکٹر جانسن جو اوسکے ہمعصر تھے لکھتے ہین کہ "پوپ کے بعد سے اسوقت تک ایسی نظم نہین ہوئی" اوسکے دوسرے سال اوسکا مشہور و معروف ناول ویکار آف ویکفیلڈ شائع ہوا۔ اب گولڈ اسمتھ کی حالت کسیقدر درست ہو چلی تھی اور آشنا ہوگیا

تہا کہ اوسنے مڈل ٹمپل مین ایک مکان بہی کرایہ سے لے لیا تہا۔ لیکن پہر بہی فیاضی کے ساتہہ ہی قمار بازی کا بہی اوسکو ایسا بُرا چسکا پڑا تہا کہ ایک دن آسایش سے بسر نہین ہوئی۔ علاوہ ڈرامون اور کتب تواریخ کے سنہ ۱۷۷۰ء مین اوسکی ایک اور نظم ڈزرٹڈ ولیج (اوجڑا گانون) کے نام سے چہپی جسکی نسبت سیمول مانٹر لکہتے ہین کہ "وہ ایسی نظم ہے جسکی کوئی تعریف نہین ہوسکتی" اگرچہ مانٹر اور جانسن کے یہ تعریفی فقرے ایسے ہین کہ جو ہمارے ملک کے ہر شاعر کے لئے ایک معمولی تعریف کے طور پر استعمال کئے جاسکتے ہین لیکن اون ممالک مین جہان کے طبائع کو جہوٹی تعریف کی ہوا بہی نہین لگی ہے وہ اونہین معنون مین استعمال کئے گئے ہونگے جو اونکا اصلی مفہوم ہے۔ اور واقعی بات یہ ہے کہ اگرچہ گولڈ اسمتہ کا نظم کلام نثر کی بہ نسبت بہت کم ہے لیکن فطرت نے شاعرانہ قابلیت بہی اوسمین اسی پایہ کی دی تہی جیساکہ وہ اعلیٰ درجہ کا نثار تہا۔ انسانی سوسایٹی کی حالت کا جیسا صاف اور سچا فوٹو وہ سیدہے سادے اور بے تصنع الفاظ مین کہینچتا ہے اوس سے بہتر خال و خط کوئی مصور اپنی تصویر مین بہی نہین دکہا سکتا۔ گولڈ اسمتہ ۴ اپریل سنہ ۱۷۷۴ء مین ۴۶ برس کی عمر کو پہونچکر فوت ہوا۔ اوسکی تصنیفات مین تاریخ یونان۔ تاریخ رومۃ الکبریٰ۔ تاریخ الارض والحیوانات۔ تاریخ انگلستان۔ خطوط از ملک چین اور کلیات نظم و نثر ابتک انگریزی دان دنیا کو مستفید و مستفیض کر رہے ہین نمونتًہ یہان بہی اوس کی ایک نظم کا ترجمہ جس کا نام "دی ہرمٹ" ہے درج کیا جاتا ہے اگرچہ آن خاص خوبیون کا اندازہ جو اوسکی اصل نظم مین ہین ترجمہ سے نہین ہوسکتا تاہم ناظرین اوسکے مضامین سے ضرور فائدہ اوٹہا سکتے ہین۔

راہب

دیکھ ادھر اے راہب صحرا نشین بیکسو
وہان جہان وہ شمع روشن کر رہی ہے رستہ کو
رہبری کر میری اس صحرائے وحشتناک مین
جانفزا ہی جسکا نور اس تیرہ وحشتناک مین

یکہ و تنہا مین رہ گم کردہ پھرتا ہون تباہ
پاؤن ایسے شل ہوئے کاٹے نہین کٹتی یہ راہ
تھک گیا ہون اس قدر اب اٹھ نہین سکتے قدم
وسعت صحرا ترقی پر ہے گویا دمبدم

دل قوی رکھ اے جوان بولا وہ مرد نیک ذات
شمع سمجھا ہے جسے تو ہے وہ غول بد صفات
تا کہ اس آشفتہ خاطر کو ہو ڈہارس اک ذرا
تجکو دھوکا دیرہا ہی تا کہ دے رستا بہلا

ہر مسافر اور حاجتمند کی خاطر ہے یہان
گو سر و سامان آسایش مجھے ممکن کہان
میرا دروازہ کھلا اور میرا گھر مہمانسرا
چشم پوشی میہمان سے پر نہین رکھتا روا

گو میسر ہے جہان میرے ساتھ کر یہ شب بسر
ٹوٹا پھوٹا اک پلنگ اور رو کہا سوکھا ماحضر
تجکو شاید دیسکے آرام کچھ یہ جھونپڑی
ہے یہ سامان ضیافت اور دعا درویش کی

دشت مین پھرتے ہین گو آزاد لاکھون جانور
تا بامکان رحم کرتا ہے بےزبان حیوان پر
پر شکار اونکا کبھی دل سے نہ خوش آیا مجھے
رحم جو کرتا ہے مجپر اوسنے سکھلایا مجھے

قدرتی یہ باغ لیکن جو ہے زیر کوہسار
ہین یہ میوے من و سلوی سے زیادہ خوشگوار
روز ملجاتا ہے یان سے رزق بے منت مجھے
اور یہ آب صاف اس چشمہ کا اک نعمت مجھے

وسوسے دنیا کے ہین جبتک یہ زحمت ساری ہین
تشنہ سامانی ہو تو وہ یان جسکی حاجتین ہین
اے مسافر دور کر دل سے اب فکرین تمام
اور پھر وہ مختصر بھی چند روز آئے گا کام

کہہ چکا جب آدمی وہ اس جادو بھری تقریر سے
جی اوٹھا سنکر جسے وہ پا شکستہ دور وطن

خانۂ درویش کا رستا لیا رہگیر نے
دل ہی دل مین کرتا تہا شکر خدای ذوالمنن

دور آبادی سے کوسون بیچ جنگل مین نہان
دیتا تہا ان بہولے بہٹکون کو جو راحت کا نشان

تہا بنایا جہونپڑا اک دہوپ پانی کے لئے
تہا مگر بستہ یہ جنگل میہمان کے لئے

تہا یہان انبار خانہ نہ خزانہ تہا کوئی
مثل آغوش تمنا در کہلا تہا ہر گہڑی

جسکی خاطر تہا جب دربان کی ہوتی احتیاج
تہا کہ آسودہ ہو وان آکر مسافر کا مزاج

وقت اب وہ ہو کہ فارغ ہو گئی اہل کاروبار
دیکہنا لیکن ہمارا راہب خلوت شعار

کوئی سوتا ہے تو کوئی قصہ خوانی مین ہے محو
اپنے پیارے میہمان کی میزبانی مین ہے محو

خشک و تر میوے چنے ہین سارے دستر خوان پر
حال پرسی سے کبہی پہٹہنا کبہی اشعار تر

جسکے کہانیکے لئے اصرار ہے میہمان سے
گا ہے کچہ گا نا کہ بہلے دل کسی عنوان سے

گرچہ یہ بزم مبارک ہے تکلف سے بری
شمع و پروانہ کی لاگ اور جہینگرونکی راگنی

ہر طرف ہے سامنے آنکہونکے قدرت کا سمان
ایک جانب گریۂ مسکین کی ہین خوش فعلیان

یہ مسافر تہا مگر کچہ دل گرفتہ اس قدر
فکر کی کالی گہٹا چہائی تہی ایسی قلب پر

کر نہین سکتی تہی کوئی چیز اس کا غم غلط
پہوٹ کر رونے لگا آخر کو وہ مہمان نمط

دیکہکر مہمان کو اپنے اس قدر اندوہگین
بول کچہ شفقت سے اے جوان کیون ہے غمگین

فرط ہمدردی سے بولا راہب فرخندہ فال
کچہ کہا گذری بتا تو نے کیون اپنا یہ حال

ناز و نعمت سے ہوئی تہی پرورش شاید تری؟
یا کسی سے تو نے دیکہی دوستی مین دشمنی؟

اور اب قسمت نے [illegible] کر دیا غربت نصیب
یا تغافل نے کیا معشوق کے آفت نصیب

ہاے وہ خوشیان مقدر جو دکہاتا ہو ہمین
اور اس اقبال مسرت مین کچہ لطف آتا نہین

اور سے بڑہکر کون شی ہوگی حقیر اور بے ثبات؟
ہے زیادہ اس سے بہی موہوم اونکی کائنات

دوستی دراصل اسم بےمسمی کا ہے نام
یا وہ سایہ ہے جو ہو ہمراہ دولت کے مدام

یا کہ جھوٹھی نقل ہے اک دل لبھانیکے لئے
چھوڑ دی مفلس کو جو آنسو بہانے کیلئے

عشق ہے کچھ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر بےمعنی جهد
جسکا دشواری سے ملتا ہے زمانہ مین پتا

آجکل کے خوبرویوں کا ہے جو حسن مذاق
ہان مگر کچھ فاختہ سے آل ہے کبوتر وفاق

ای گل نورستہ کیون ہی دلگرفتہ غنچہ سان
چپ نک اوٹھا سکا پہ تقریر اوسکا پیارا میہمان

چھوڑ دی ان بیوفا بدخو حسینون کا خیال
شرم نے دکھلا دیا چہرہ کا اصلی خط و خال

اب تو ہے پیش نظر اب کچھ سامان اور
عارض گلگون وہ دکھلانے لگے ہین شان اک

دیکھتا ہے ہوکے حیران باغ تازہ کی بہار
دیکھکر جسکو شفق بھی ہو سحر کی شرمسار

وہ نگاہین شرم آلود اور وہ سینہ کا ابھار
جب اٹھا وہ ہوک کا پردہ کھلگیا انجام کار

جوش مین بیتابی دل درپئے افشای راز
تھی وہ اک دوشیزہ نازک بدن سرمست ناز

بولی وہ کر عفو بہر اوس مسافر کا قصور
ہون خجل گھس آئی کیون ایسی جگہ مین بی شعور

جو کہ آفت دیدہ ہے بے رہبر و گمراہ ہی
ایک مرد باخدا کی جو کہ خلوت گاہ ہے

رحم کر بہر اوس دوشیزہ کی حالت پہ تو
چشم حیرت سے جو ہے جویا راحت چارسو

عشق نے جسکو کیا گمراہ اور صحرا نورد
پر نہین جز یاس و نومیدی کسیکو اوسکا درد

میرے والد تھی رئیس اک صاحب مال و منال
جنکی تھی دولت سرا واقع لب دریائے ٹین

۴۔ یہ اضافت شعرا کی نزدیک ناجائز ہے لیکن میری راے مین اسکا معرفہ کی لئے یہ قید ضرورت سے زیادہ سخت ہے جبکہ اسکے نظایر خود عربی مین موجود ہین مثلاً اطلب العلم ولو کان فی الصین۔ ظاہر ہے کہ جسطرح چین سے صین بنا لیا گیا ہم بھی ٹین کو طین بنا سکتے ہین اس حالت مین اضافت جائز ہو جاے گی لیکن ہمارے اردو نے کیا قصور کیا ہے کہ جو لفظ صحیح تلفظ کے ساتھ بولا جا سکتا ہے اوسمین ایک اضافت کے لئے تعریب کی جاے ۱۲

دوسری اولاد تھی میرے سوا اونکو نہ آل
جس سے رونق گھر کی ہوتی اونکو ہوتا دلکو چین

جمع رہتے رات دن صدہا جوانان حسین
میرا دم بھرتے تھے سب لیکن خبر اسکی نہین
اوس کے آغوش محبت سے چھڑاتا تھا مجھے
تھا وہ الفت کی بنا پر یا دکھانے کو مجھے

دیکھئے جسکو چلا آتا ہے اک تحفہ لئے
ایک اڈون نام کا بھی نوجوان تھا انمین سے
تاکہ جلدی سے ہو اپنی آرزو مین کامیاب
جسکو تھا اظہار الفت سے سدا مانع حجاب

تھی نہ ثروت حاصل اوسکو اور نہ دولت پاس تھی
ہان مگر اک دولت عقل و شرافت پاس تھی
سادگی تھی وضع مین تھا سادہ دل سادہ مزاج
اور یہ دولت وہ تھی ہے جسکی مجکو احتیاج

ساتھ میرے جب نکل جاتا تھا وہ گلگشت کو
عطر بیز انفاس کرتے تھے سطح دشت کو
اور غزل گاتا تھا کوئی عاشقانہ دردناک
اوس کا گانا سنکے گویا مست ہو جاتا تھا اک

کھلتے ہین کہا کر ہوا سے تازہ غنچے سر سحر
پر نہین ہے کوئی شے پر آب اور پاکیزہ تر
ہے مرصع کار شبنم سے قبائے گل تمام
اوسکے قلب صاف سے لے ہمسری کا جو کہ نام

شبنم و گل آجتک ہین رونق باغ جہان
لطف اوٹھایا اوسنے انکے حسن کا اور یہ سمان
سبکو منظور نظر ہے جسکا حسن بے ثبات
دائمی اندوہ سے مجھکو نہ دیگا اب نجات

کیونکہ پہلے فکر رہتی تھی یہ روز و شب مجھے
حال اوسکے عشق کا لیکن کھلا جب تب مجھے
جیسے ہوتا ہو مین اپنے اسکو لانا چاہیے
دل لگی سوجھی کہ اسکا دل دکھانا چاہیے

کر دیا مایوس جب میرے غرور ناز نے
جان دی کس بیکسی مین ہائے اوس جانباز نے
جا کے صحرا مین ہوا آخر کو وہ عزلت گزین
چھوڑکر مجکو غرور حسن کا میرے رہین

تھی خطا میری اوٹھانے ہونگے صدمے بھی مجھے
اوسکا صحرا اوسکی عزلت ڈھونڈتی ہوگی مجھکو
جان دیکر ہے بھگتنی اب مکافات عمل
آج سوتا ہے جہان وہ مین بھی وان سوونگی کل

قبر سے بہتر نہین کوئی مکان میرے لئے یہ تو ظاہر ہے کہ دی اوڈون نے جان میرے لئے	اوسکے مدفن کی برابر ہوگی میری قبر بہی حیف ہے دنیا مین بعد اوسکی جو مین جیتی رہی
یا خداوندا! کہا راہب نے استعجاب سے اوسکی گستاخی پہ آنے ہی کو تھا غصہ اسے	اور جھپٹ کر انکو سینہ سے لیا اوس کو لگا بول اوٹھا اتنے مین [illegible] اوڈون تھا
میری پیاری انجلینا اے مری روح روان میری جان و دل کی مالک اوڈون بی خانمان	عاشق گم گشتہ تیرا دیکھ یہ موجود ہے ملگیا پہر تجہے شکر خالق معبود ہے
آ مری پیاری لگا لون اپنے سینہ سے تجہو اب نہین طاقت جدائی کی بہت صدمے سہے	اب تو دل سے دور ہو رنج و غم و درد فراق ایک سے تھا مریض عشق کر عہد وثاق
گر خدا چاہے تو ہرگز اب نہونگے ہم جدا	ہوگی باقی عمر اخلاص و محبت مین بسر

مہربان تم پہ ہم ہوتے رہین تم پر فدا
رنج دیکھے آجتک اب ہوگی راحت مین بسر

لٹن

اڈورڈ جارج ارل لٹن بیرن سنہ ۱۸۰۵ع مین بمقام ہیڈن ہال نارفک پیدا ہوا۔ یہ ناولسٹ ڈرامٹسٹ۔ شاعر۔ مضمون نگار اور پالیٹیشن۔ اپنے عہد کا یکتاے روزگار سمجہا جاتا تہا لٹن کی عمر ابہی دوہی سال کی تہی کہ اوسکا باپ دنیاے گذران سے سفر کرگیا اور اپنے ہونہار بیٹے کو اوسکی شفیق اور لایق ماں کی نگرانی مین چہوڑ گیا۔ اوسکی ماں نے اوسکو خانگی تعلیم دلائی اور کبہی پبلک اسکول مین شریک نہین کرایا۔ چنانچہ آپنے اپنے مضامین مین اکثر تعلیم مدارس کے مفاد و مضار کی نسبت بحث کی ہے۔ بلا شبہ اوسکی خانگی

تعلیم ایسی مکمل ہوئی تھی کہ اوسنے پندرہ ہی برس کی عمر مین ایک مجموعہ نظم سنہ ۱۸۲۰ع مین شائع کیا اور سنہ ۱۸۲۵ع مین اوسکو ایک نظم کے صلہ مین دار العلم کیمبرج سے تمغہ حاصل کرنے کی عزت حاصل ہوئی۔ چند ہی روز کے بعد اوسکی نظمون اور ناولون نے اسقدر شہرت اور ہردلعزیزی حاصل کی کہ وہ ہر درجہ اور ہر مذاق کے آدمی کے ہاتھ مین نظر آنے لگین۔ اور لٹن کا شمار بھی اپنے زمانہ کے اعلیٰ طبقہ کے مصنفین مین ہونے لگا سنہ ۱۸۳۱ع سے لٹن نے علاوہ اِن اشغال تصنیف کے ایک رسالہ (دی نیو منتھلی) کی ایڈیٹری اختیار کی اور سنہ ۱۸۳۵ع مین اوسنے خود ایک ماہوار رسالہ (دی منتھلی کرانیکل) کے نام سے جاری کیا مگر یہ پرچہ معلوم نہین کن اسباب سے بہت جلد بند ہوگیا۔ مختصر یہ ہے کہ لارڈ لٹن نے برابر پچاس سال تک اپنے قلم اور دماغ سے کام لیا اور پچاس مختلف تصنیفین چھوڑکر سنہ ۱۸۷۳ع مین اِس دنیا سے رخصت ہوا اور مصنفین کی انسیکلوپیڈیا مین ہمیشہ کے لئے اپنا نام طلائی حرفون مین لکھا ہوا چھوڑ گیا۔ ذیل کی نظم اوسی کے سخن کے لال ایدار کی ایک لڑی ہے جس سے اُردو زبان کے خزانہ کو عزت دی جاتی ہے۔

زندہ دلی

مطلع کثیف منظر صحرا تھا سامنے ۔۔۔ مین گشت کر رہا تھا پہاڑون کی راہ مین
ہمراہ ایک طفل تھا بشاش و شاد کام ۔۔۔ کچھ امتیاز جسکو نہ تھا واہ و آہ مین
مشغول کھیل کود مین تھا طفل زندہ دل ۔۔۔ ڈوبا تھا پیر مرد تفکر کے چاہ مین
چھایا ہوا تھا ابر الم میرے قلب پر ۔۔۔ ابتک نمی تھی اشکو کی چشم سیاہ مین
ایک پھول ایک پتا اور ایک کنکری لئے ۔۔۔ وہ طفل خوش تھا پاکے غنیمت یہ راہ مین

دولت یہ اوسکے حق مین تہی ایسی گران بہا
تہی سلطنت سو ٹوٹکے جو اوسکی نگاہ مین

ہر بار دوڑ دوڑ کے آتا تہا پاس وہ
اپنا خزانہ مجہکو دکہانے کی چاہ مین

پر اسقدر دماغ کہان تہا کہ اوس گہڑی
دلچسپیان ہون کچہہ مجہے سنگ و گیاہ مین

یہ بہی نہو سکا کہ ملامت کرون اوسے
اتنی بہی تہی حرکہاں نہ ولب سیاہ مین

مجبور ہو سکے مین متوجہ ہوا ادہر
دونو کے دونو تہم گئے اک لحظہ راہ مین

رہبر سے اپنے کہنے لگا تب وہ طفل شوخ
عزت بہت تمہاری ہے سبکی نگاہ مین

شہرت ہے سارے شہر مین علم و کمال کا
سب وہم تمہارا ہو گئے ہین سیر درسگاہ مین

دیکہو ذرا براہ کرم انکو کیا ہین یہ
ماہیت انکی سمجہو گے تم اک نگاہ مین

دیکہا جو مین نے سنگ کے یہ اثر پر اوس طرف
بس محو تہا نظارہ صنع اله مین

چیزین وہی تہین معدن حکمت نظر مین اب
جنکو کہا سے نہ سمجہا تہا مین اشتباہ مین

تہا فلسفہ لکہا ہوا علم نبات کا
اوس اک ذرہ سے صفحہ برگ گیاہ مین

دیتا تہا اگلے وقتونکے طوفان کا پتا
وہ سنگ جم کے سخت ہوا تہا جو راہ مین

معیار عقل مین ہین یہ ہمسنگ لعل و در
گو کسمپرسیون سے ہون حال تباہ مین

ایک ایک سنگریزہ ہے تاریخ روزگار
اکسیر کے صفات ہین ہر برگ کاہ مین

زینت کا بے بہا یہ خزانہ سب اسطرح
اطفال پہ ہے وقف مسرت کی راہ مین

لیکن ملول دل کا جہانمین ہے رنگ سے ہے
رہتا ہے محو اپنے ہی حال تباہ مین

اے وہ کہ جسکی نعمتین دنیا مین عام ہین[+]
رکہتا نہین قدم کبہی غم جسکی راہ مین

سمجہون کہ تیرا شکر ہوا مجہسے کچہہ ادا
ہو جلوہ گر جو نور مسرت جباہ مین

۵۰

[+] آخر کے دونون شعرون مین حمد ہے۔

مانٹگومری

جیمس مانٹگومری ۴ نومبر ۱۷۷۱ء مین بمقام اِروِن (ایرشیر) پیدا ہوا۔ اوسکا باپ ایک معمولی حیثیت کا مشنری یعنی پادری تھا۔ ضروریاتِ دنیاوی کے لحاظ سے مجبور ہوکر وہ بیٹے کو یارکشیر مین چھوڑکر ویسٹ انڈیز کو چلا گیا باپکے ساتھہ مانٹگومری ماں سے بھی جدا ہوگیا۔ افسوس ہے کہ یہی سفر اوسکی والدین کا آخری سفر ہوا اور گردش زمانہ نے اوسکو اونکے آخری دیدار سے بھی محروم رکھا کیونکہ دونون میان بیوی اسی مسافرت کی حالت مین اپنے اکلوتے ہونہار بیٹے کو یتیم چھوڑکر راہی عدم ہوے۔ اگرچہ اوسکی شوخ طبیعت نے بارہ برس کی عمر سے اوسکو شاعری کے دشوارگذار راستے پر لگا دیا تھا۔ لیکن ہائے رے ناداری جسنے ہمارے ہیرو کے قدرتی قابلیت کے جوہر کو گردِ گمنامی مین چھپا رکھا۔ اور یہی نہین ہوا بلکہ اوسکو اسکا موقعہ بھی نہین ملا کہ وہ اس مادہ قابل کو ابتدا سے عمر مین کچھہ ترقی دیسکے۔ مجبوراً اوسنے ایک دوکاندار کی نوکری اختیار کرلی تاکہ قوت لایموت کا سہارا ہوجاے مگر جب اوسمین گذر نہین ہوئی تو وہ اپنی نظمون کے حق تصنیف سے نفع اوٹھانے کی اُمید مین شہر شفیلڈ مین آکر رہا۔ پہلے جس کتب فروش سے وہ ملا اوسنے اوسکی نظمین لینے سے تو انکار کردیا لیکن اوسکی حالت پر رحم کہاکر اوسکو اپنی دوکان کا کارپرداز مقرر کرلیا۔ چندروز کے بعد اوسنے ایک دوسرے کتب فروش مسٹر گیلز کی ملازمت اختیار کرلی۔ یہ ایک اخبار کا پروپرائٹر تھا جسکے باعث سے اوسکو مضامین لکھنے کا خوب موقع ملا اور جب ایک باغیانہ مضمون لکھنے کی وجہ سے مسٹر گیلز کو فرار ہوجانا پڑا تو مانٹگومری ہی

اوس پرچہ کا ایڈیٹر اور پبلشر بنگیا جسکا نام اب اوسنے بدلکر شفیلڈ ایرس رکھا - اس پرچہ مین اوسنے اس قدر آزادی سے مضامین لکھے کہ اونکی پاداش مین جرمانہ دیا اور قید بھگتی اور خدا جانے کیا کیا مصیبتین اوٹھائی پڑین مگر اوسکی انصاف دوست طبیعت پبلک کی طرفداری مین اپنا فرض منصبی ادا کرنے سے کبھی ہٹی اور نہ قاصر نہین ہوئی - اگرچہ اوسکی زندگی مین زمانہ ہمیشہ اوسکی مخالفت پر آمادہ رہا لیکن مرنے کے بعد عام طور سے دلون مین اوسکی سچائی اور راستبازی کی عظمت نے اپنا گھر کرلیا - اوس کی شاعری نے بھی بہت اچھا فروغ پایا اور پبلک نے جیسی چاہیئے تھی ویسی ہی اوسکے کلام کی قدر کی - اسکی زندگی کے حالات اس قابل ہین کہ وہ پڑھے جائین اور ہونہار جوان اون سے سبق حاصل کرین اسکی سوانح عمری سات جلدون مین لکھی گئی - جسکی فہرست لکھنے کے لئے بھی اس مختصر مجموعہ مین گنجایش نہین پائی جاتی - ذیل کی نظم مین جس خوبی کے ساتھ اوسنے دنیا کی بے ثباتی اور انسان کی ضعیف البنیانی کی تصویر کھینچی ہے اس سے بہتر ہونا ناممکن سا معلوم ہوتا ہے -

آدمی

کہتے ہین اگلے وقتون مین تھا ایک آدمی
پر جسطرح ہین آج ہم ہین بد و نیک آدمی
لیکن وہ کیا تھا کون تھا اسکی خبر نہین
باتین سب اوسکی ایسون ہی کی ملتی جلتی ہین

مولد ہی سے تھی اوسکے کسیکو نہ آگہی
معلوم ہے پر اتنی حقیقت رہا سہی
مدفن ہی کا پتا اوسکے جہان مین ہے کچھ پتا
اوسکا نشان صفحہ ہستی سے مٹ گیا

یہ جانتے ہین سمجھکہ مسرت بھی رنج بھی
رہتے تھے اسکے قلب مین بیم و رجا کے ساتھ

پر راحت و مصیبت و عیش و ملال کی — کیا ہو خبر مٹے وہ ہوا فنا کے ساتھ

اعضا بھی شخص بھی حرکت مین ہین روز و شب — محسوس ہوتے ہین جذبات دل تمام
بے شبہہ حالتین بھی گذری تھین اوسپہ سب — یہ کیفیت ہر ایک بشر کے لئے ہے عام

تکالیف اوٹھائی اونسے - یہ وہ دن گذر گئے — آرام پایا - پر وہ زمانہ نہین رہا
احباب بھی تھے اوسکے - مگر سب وہ مر گئے — جو مدعی تھے - اونکا ٹھکانا نہین رہا

عاشق تھا وہ - یہ کسکا ؟ کسیکو خبر نہین — جز مرگ و قبر کون ہے اب اوسکا رازدار
معشوق اوسکا - مان بھی لین گر کہ تھا حسین — پر اوسکا حسن کرسکا رد قضا کا وار

وہ دیکھتا تھا سب بھی - جو دیکھتے ہین ہم — ان ساری زحمتون کا تھا اوسکو بھی سامنا
جو کچھ ہین یان ہم - یہی تھا وہ - اس سے سوا نہ کم — اب اوسکو پیش ہے - جو ہمین پیش آئیگا

یہ گردشین زمانہ کی یہ روز اور یہ شب — یہ مہر و ماہ و کوکب و کوہ و بحار و ارض
لطف انکا تھا جبھی کہ بدن مین تھی روح جب — پر روح پر رفاقت تن کب سدا تھی فرض

یہ دہوپ اور یہ چاندنی یہ ابر آوری — پہونچا سکے جو روح کو اوس کی تسکین
چھوڑے سب ایسے یہ بھی نہین پوچھتا کوئی — کیا اوسکو پیش آئین لحد مین مصیبتین

صفحات کارنامۂ اولاد بوالبشر — دیکھے بہت پر اوسمین نہ تھی بات کچھ نئی

کہتے ہین یکزبان بھی قصرون کے یہ کہنڈر
رہتا تھا اگلے وقتون مین یہان کوئی آدمی

ہُڈ

تہامس ہُڈ ۲۳ مئی سنہ ۱۷۹۹ع کو خاص شہر لندن میں پیدا ہوا۔ ابتدا سے عمر میں وہ مصوری اور نقاشی کا پیشہ کرتا تہا لیکن ایک علمی رسالے کے تعلق نے جو آخر عمر میں پیدا ہو گیا تہا اوسکی طبیعت کو لٹریچر کی جانب مائل کر دیا جسکے بعد سے پہر اوسنے پیشے کے طور پر کبہی دوسرے کام کو نہیں کیا البتہ کبہی کبہی اپنی تصنیفات میں کچہہ کچہہ تصویرین بنا دیا کرتا تہا۔ سنہ ۱۸۲۳ع میں اوسکی شادی ایک مشہور مصنف جان ہملٹن رینالڈز کی ہمشیرہ کے ساتھہ ہوئی۔ سنہ ۱۸۲۵ع میں اوسنے اپنے برادر نسبتی کے اشتراک میں اپنی نظمون کا پہلا مجموعہ شائع کیا۔ سنہ ۱۸۳۴ع میں وہ کارخانہ ٹوٹ گیا جس سے اوسکو تعلق تہا جسکے باعث سے چہ سال کے لئے اوسکو وطن چہوڑنا پڑا۔ سنہ ۱۸۴۰ع میں وہ پہر انگلستان واپس آیا اور بقیہ زندگی تکالیف اور دوامی مرض کی حالت میں بسر کی (جیسا کہ اوسکی اس نظم سے ظاہر ہے جسکا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے) اور نہایت ناامیدی اور شکستہ دلی کے ساتھہ ۳ مئی سنہ ۱۸۴۵ع کو اس دار فنا سے رخصت ہو کر سفر آخرت اختیار کیا۔

خواب پریشان

شب گذشتہ کو بیٹھا ہوا تھا میں تنہا — انگیٹھی میں بجز شمع اور کوئی نہ تہا
گل شمع ہوا کچھ اور رنگ صحبت کا — جمال شمع کا دہندلا دکہائی دینے لگا
ہوا سے شمع کی لو جہلملاتی جاتی تہی — گزشتہ زمانے کے دکہاتی جاتی تہی

گھڑی حیات کی گھڑیاں گھٹاتی جاتی تھی	کہ چلتے چلتے ہی ٹن ٹن بجا کے گیا رہ
دماغ پر کیا پھر واہمہ نے اپنا اثر	ہوا خیال کہ شیطان کہیں سے آئے نظر
سفید اوڑھے ہوا کسی سر سے پیر تک چادر	خموش سا صورت ساکت سامنے ہوا کے کھڑا
ابھی یہ دل سے مرے ہو اور مجھے یہ پاتا تھا	ہوا میں کچھہ حرکت سی ہوئی نمود رہیں
پھر ایک شکل نظر آئی مجھکو اپنے قریں	تو ہمات کو چشم یقین سے دیکھہ لیا
کیا جو غور تو صورت تھی جانی پہچانی	مگر نمود تھی چہرہ سے کچھہ پریشانی
مشابہت تھی بہت مجھسے اسمیں نہانی	کہ وہ بھی میری طرح آفتوں کا مارا تھا
بڑھی تپاک سے کس طرح وہ مرد عجیب	اوٹھا کے کرسی اک آ بیٹھا جھٹ سے میرے قریب
کہا یہ کانپ کے جھک کر کہ اے حبیب لبیب	تکلف اب نہ کرو لاؤ ساغر و مینا"
قدیم دوست ہو تم میرے اب کھلاؤ کچھہ	مجھے پلاؤ برانڈی کہ رم ہو لاؤ کچھہ
چڑھاؤ کیتلی اب چار ہی بناؤ کچھہ	گزک کے واسطے کچھہ سنیج و کیک منگوا
زمانہ ہے گذران عیش کرلو کوئی دم	کہے مجھ سے کہ تم کل کہاں کہاں ہو ہم
کرو جو ہوسکے سامان تم سے بیش و کم	کرونگا میں بھی ہے جو کام میرے کرنیکا
حواس اوڑ گئے میرے یہ گفتگو سنکر	کھڑے بدن پہ ہوئے روئیں اور گھوما سر
یہ ڈرتے ڈرتے کہا منہ سے مہربان مگر	نیاز مند کو اک کارڈ کیجیے پہلے عطا
یہ سنکے اوسنے کہا کارڈ اکارڈ ہے کیا شے؟	ہماری آپکی مدت کی آشنائی ہے
ہیں بھی بھی آپ جو تفتیش نام کے درپے	ہزار و ہشت صد و سی و ہشت ہے میرا نا ۱۸۳۸ء
سنینگا کو زیادہ نہیں مجھے فرصت	بس ایک گھنٹہ کی باقی ہے صرف اب مہلت
طعام خشت کہ بارہ بجتے ہی کیا میں ہونگا آپ سے رخصت	ہے سال نو کو مجھے اپنا چارج دینا"

یہ سنکے چپ ہوا مین کچھ دیا نہ اوسکو جواب
کیا بغور پھر ایام رفتہ کا جو حساب
اوٹھا کے دیکھی ہین روزنامچہ کی کتاب
تو کچھ بھی کچھ بھی سنہ اٹھتیس کا نہ فاضل تھا

تمام سال اوٹھائی تھی سخت بیماری
دل و جگر پہ حوادث کے زخم تھے کاری
کٹی تھی رنج والم ہی مین زندگی ساری
جناب ہی کی بدولت یہ سب تھا پیش آیا

بگڑ کے مینے کہا جوش غیظ و نفرت سے
بس آپ جائیے اب اُٹھیے میری صحبت سے
قسم خدا کی مین واقف ہون خوب حضرت سے
گھر اور دیکھیے یان مجھسے کچھ نہ پائے گا"

وہ بولا ایسا تو مینے نہین کیا ہے قصور
کہ یاد آئینگی اکدن یہ صحبتین بھی ضرور
اگر قصور ہوا بھی ہو عفو کر دین حضور
دیا ہے رنج جو کچھ مینے اب نہ پھر دونگا

جو دوسرون نے کیا ہے کرینگے وہ تو جناب
جرس وہ حج کا کہتا ہے ہان نکالو شتاب
خطاب گر نہین منظور کیون ہے اتنا عتاب
کہ سر پہ ہین حضرت انتیس بجگئے بارا

یہ سنکے مینے ملازم کو دی صدا "پیٹر آ"
کہا یہ مینے کہ "اسکو نکال دے باہر"
تو آ کے سامنے حاضر ہوا وہ کہکے جناب
پرانا سال یہ کسطرح گھر مین گھس آیا

لانگ فلو

ہنری ورڈسورتھ لانگ فلو امریکہ کا مشہور شاعر مین اسٹیٹ کے شہر پورٹ لینڈ مین ۲۷ فروری سنہ ۱۸۰۷ء کو پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۸۲ء مین پچہتر برس کی عمر کو پہونچکر نہنگ اجل کا شکار ہوا۔ ابتدائی مدارج کو طے کرنے کے بعد باڈوین کالج برنسوک مین داخل ہوا اور وہین سے گراجوایٹ ہوکر نکلا۔ کالج چھوڑنے کے بعد

نا تمام

کچھہ دنون تک اپنے باپ کے آفس مین قانون کی تعلیم حاصل کرتا رہا لیکن چونکہ اوس کی طبیعت کو لٹریچر (ادب) کیجانب فطرتی رجحان تھا اور حسن اتفاق سے اوسکی مرضی کے موافق یہ صورت پیش آگئی کہ باڈاین کالج کے لئے معلم السنہ مروجہ (یورپ) یعنے پروفیسر آف ماڈرن لینگویجز کی ضرورت تہی اور اوس جائداد پر اسکا تقرر ہوگیا جسکے بعد سے پہر اوسنے قانون کی جانب سے بالکل اپنی عنان توجہ کو پہیر لیا اور علم السنہ مین کمال حاصل کرنے کی غرض سے یورپ کا سفر اختیار کیا - اوسکی شاعری کے متعلق اس موقعہ پر یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اوس عبارت کا ترجمہ کردیا جائے جو مسٹر ایچہ ڈبلیو ملکن نے اوسکے کلیات کے دیباچہ مین تحریر فرمائی ہے - وہ لکہتے ہین کہ " اگر مقبولیت کی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایک شاعر کے لئے اوس کامیابی اور ہر دل عزیزی کی دلیل ہے جو اس بات کا پتا دیتی ہے کہ ناظرین کے ایک بڑے گروہ مین جسمین ہر مذاق - ہر قوم اور ہر ملک کے آدمی شامل ہون اوسکے کلام نے وقعت اور عزت حاصل کی تو اسمین کوئی کلام نہین ہوسکتا کہ امریکہ کے اس نامی گرامی شاعر کو بدرجہ اول یہ بات حاصل تہی - چنانچہ اوسکی سوانح عمری لکہنے والون مین سے ایک شخص نے بالکل صحیح لکہا ہے کہ " انگریزی دان اقوام مین اس صدی کے تیسرے حصہ مین اس شاعر کے کلام نے اپنے ناظرین اور شائقین کی تعداد کو بہت زیادہ بڑہا لیا ہے اور اسمین کوئی شبہ نہین کہ سوا ٹنی سن کے اور کسیکو اوسکا مدمقابل نہین کہہ سکتے - اور اسمین بہی کوئی شک نہین کہ امریکہ - انگلنڈ اور انگلش کالونیز مین ٹنی سن کے بہ نسبت لانگ فلو کے کلام کے پڑہنے والون کی تعداد کمین زیادہ ہے " یہ قول مسٹر ولیم راسٹی کا ہے جسنے لانگ فلو کی قابلیت کا

اندازہ کرنے مین غالباً کوئی غلطی نہین کی ہے۔

اگرچہ اس موقعہ پر اوسکے کلام کا بالکل مختصر نمونہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے لیکن سخن شناس حضرات اوسکو دیکھکر مسٹر بلکن کے قول پر بخوبی راے قائم کرسکتے ہین۔

دل بیقرار

چکی کا ہو پاٹ یا کہ انسان کا دل — دونون کو ہے ہر حال مین گردش حاصل
پیسینگے اوسے ملا اگر کچھ۔ ورنہ — خود آپ ہی گہس کے خاک مین جائینگے مل

نسیم سحر

خوشگوار ایک نسیم کا جھونکا — کر گیا آ کے روح کو تازہ
سنسناہٹ تھی اوسکی پر یعنی — صادر احکام ہو رہے تھے قطعی
کہ اشارہ تھا انفکاک شبنم سے — دور ہو گل کے عارض نم سے
کہین تھا انتظام دریا کا — کہین تھا بندوبست صحرا کا
وہان جہازون کے لنگر اوٹھتے تھے — مرغ ادہر جہاڑ کر پر اوٹھتے تھے
تھی منادی یہ شاخسارون مین — علم سبز آ گئے آگے رہنا
حکم مرغان خوشنوا کو یہ تھا — کہ ہوئی صبح پھر ہون حمد سرا
کاشتکارون کو مژدہ جا کے دیا — کہ اوٹھو کھیت بو و دن نکلا
تھا درختان باردار کو یہ حکم — کہ سنو جو رسنگ صنم بکم
جا کے گہڑیال گہر مین حکم دیا — کہ بجا کر جرس یہ کر دو ندا

جاگ گئی صبح ہوشیار ہر پہر ۔۔۔ غافل و مصروف کار و بار ہر پہر
کر کے یون ہر طرف سے اطمینان ۔۔۔ آگئی پہر سوئے شہر خاموشان
نفس سرد اک بہرا ناگاہ ۔۔۔ سب بے ثباتی پہ یان کی تہا جو گواہ

بولی کس نیند آج سو گئے تم
سب اوٹہے آہ پر نہ اوٹہے تم

دہوپ اور چاندنی

تخت افق پہ مہر تہا کل جبکہ جلوہ گر ۔۔۔ اوسکی جلو مین چاند بہی آیا مجہے نظر
تہا خون خشک اوڑتی تہین منہ پر ہوائیان ۔۔۔ جیسے پتنگ ہو کسی لڑکے کا اوج پر
اوس تیز روشنی مین پڑہی مینے ایک نظم ۔۔۔ مضمون بہرے تہے جسمین تصوف کے سربسر
سمجہا مین اون نکات کو اوہام باطلہ ۔۔۔ ایسا مرا دماغ تہا گرمی سے منتشر
زائل پہ رفتہ رفتہ حرارت وہ ہوگئی ۔۔۔ دل یون ہوا جوان کی گویا تہی دوپہر
شب نے اوڑہایا آن کے دامان عافیت ۔۔۔ دریا و دشت و کوہ و بیابان شہر پر
اوس وقت ماہتاب بصد جاہ و تمکنت ۔۔۔ نکلا چمک کے صورت معشوق فتنہ گر
وادی شب مین آگیا سیلاب نور کا ۔۔۔ طوفان مین چاندنی کے گئے ڈوب بام و در
اپنے لیکہے غور سے دیکہی جو پہر وہ نظم ۔۔۔ کیونکر کہون کہ دل پہ ہوا اوس سے کیا اثر

سب بے حجاب ہوگئے پردے مین رات کے
دن کو جو شاہدان معانی تہے مستتر

شلی

پرسی بیش شلی ۴ اگست سنہ ۱۷۹۲ء کو فیلڈ پلیس سسکس مین پیدا ہوا تھا - یہ سرزل گورنگ کے ٹموتہی شلی کا بڑا بیٹا تہا - سات آٹھہ برس کی عمر تک اوسنے اپنی بہنون کے ساتھہ پرورش پائی جسکی وجہ سے اوسکی طبیعت کو مردانہ کہیلون کی جانب بالکل رغبت نہ تہی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مدرسہ مین داخل ہونے پر لڑکون نے اوسے تنگ کرنا شروع کیا جس سے اوسکے مزاج مین چڑچڑاپن پیدا ہو گیا -

ابتدائی مدارس کی تعلیم حاصل کرنیکے بعد سنہ ۱۸۱۰ء مین شلی آکسفورڈ کی یونیورسٹی مین داخل ہوا - یہ وہ زمانہ تہا کہ فرنچ ریوولیوشن نے بڑے بڑے مستقل مزاجون کے خیالات مین برہمی پیدا کر دی تہی - شلی نے بہی زمانہ کے آزادانہ اصول کی تبعیت اختیار کرکے ایک پمفلٹ (رسالہ) اپنے دوست مسٹر ہاگ کی شرکت مین "لامذہبی کی ضرورت" کے عنوان سے شائع کیا جسکی بنا پر وہ یونیورسٹی سے نکال دیا گیا - اس زمانہ مین اوسکی عمر ۱۷ سترہ برس کی تہی لیکن اپنے عزیزون مین ایک لڑکی سے اوسکو تعلق پیدا ہو چکا تہا مگر اوسکا کالج سے نکال دیا جانا اور اوسکے اسباب ایسے تہے جنہون نے اس نسبت مین رخنہ ڈالدیا اور اوس لڑکی نے دوسرے شخص سے شادی کر لی - شلی کی ان حرکتون سے اوسکے سب عزیز ناراض تہے تاہم اوسکے باپ نے لکہا کہ اگر تم ہاگ کی صحبت چہوڑ دو اور گہر واپس آکر خانگی تعلیم حاصل کرلو تو مین تمہاری خطا معاف کر دونگا - لیکن شلی نے ان شرایط کو منظور نہ کیا - تاہم اوسکا باپ دوسو پونڈ

سالانہ لندن مین اوسکو بہیجتا رہا۔

اس واقعہ سے اوسکی بہنون کو لازمی طور پر محبت کا جوش زیادہ ہوا اور اونہون نے اپنی ایک ہم مکتب لڑکی (جسکا نام ہاریٹ وسٹ بروک تہا) کے ہاتہہ شلی کے لئے کچہہ تحائف روانہ کئے۔ اس لڑکی کی عمر ۱۶ سولہ برس کی تہی اور حسن وجمال مین آپ ہی اپنی نظیر تہی۔ چنانچہ شلی اوسپر فریفتہ ہوگیا اور باوجودیکہ وہ خاندانی حیثیت سے اس کے ٹکر کی نہ تہی چند دنون کے بعد اسکاٹلنڈ مین جاکر اسنے اوسکے ساتہہ شادی کرلی (کیونکہ انگلستان کے قانون کی رو سے ابہی وہ دونون نابالغ تہے اور اس ملک مین رہکر شادی نہین کرسکتے تہے) چند دنون کے بعد اوسنے سرسٹ آف مارٹو کے عنوان سے پرنسس چارلٹ کا مرثیہ لکہکر شائع کیا یہ ایک پولیٹیکل نظم تہی جسمین اوسنے شاہزادی کے نام کی آڑ مین آزادی کا مرثیہ لکہا تہا شلی کی پہلی شادی نامسعود ثابت ہوئی کیونکہ ۱۸۱۴ء مین اوسنے اپنی بیوی اور لڑکے کو نکالدیا جو اوسکے گہر سے نکلکر ایک اور لڑکے کی مان ہوئی اور شلی میری گاڈون کو لیکر اٹالی چلا گیا اگرچہ اوسنے ہاریٹ کو چہوڑدیا تہا تاہم ابہی اوسکے ساتہہ محبت باقی تہی اور اس نامراد عورت کو بہی اپنے شوہر کی بیمہری کا اس قدر صدمہ تہا کہ باوجود دوسرا تعلق پیدا کرلینے کے اس جدائی کی مصیبت دو برس جہیلنے کے بعد اوسنے اپنی زندگی کا خاتمہ اس طور پر کیا کہ ڈوب مری شلی نے اپنے لڑکون کے جو اپنے نانا کے پاس تہے دلاپانے کا دعوی کیا لیکن چونکہ اوسنے مذہب عیسوی کے خلاف ایک نظم شائع کی تہی اسلئے گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ ہاریٹ کے لڑکے باپ کو واپس نہ دئے جائین اور نہ نانا کے

پاس رہین بلکہ ایک شخص ثالث کی ولایت مین دیدیے جائین - ہاریئٹ کے مرنے کے بعد شلی نے مس گاڈون سے شادی کرلی اور اٹالی مین رہنے لگا اور پھر انگلستان واپس نہین آیا۔

افسوس ہے کہ یہ خداداد طبیعت کا نازک خیال شاعر تیس ہی برس کی عمر مین غرق دریا ہوکر دنیا سے رخصت ہوا - اسکے کلیات مین روالٹ آف اسلام - کوئین ماب - روز الینڈ اینڈ ہلن - نہایت مشہور اور بسیط نظمین ہین - علاوہ اسکے اور بہت سے متفرق کلام کا ایک ضخیم مجموعہ ہے - ذیل مین اوسکی دو مختصر نظمون کے ترجمے درج کئے جاتے ہین -

وقت

اے وقت تو وہ بحر ہے ناقابل عبور
آب عمیق کو ترے کہتے ہین حادثات
وہ بحر بے کنار ہے تو جسکا مد و جزر
لاکھون کئے شکار پھر اتنا بھرا نہ پیٹ
کھاکر انہین اوگلتا ہے ساحل پہ وانکو

موجون کا جسکی نام سنین و شہور ہے
جو اشک چشم اہل زمانہ سے شور ہے
پیمانہ بقا و فنا سے وہ دور ہے
ہر روز تیرے جوع البقر کو وفور ہے
نامیہمان نواز ہے جو اور دور ہے

طوفان مین ہولناک سکون مین ہے پردغا
غافل جو تجھسے ہو تو خطرہ ضرور ہے

ابر

چشمہ اور دریا سے جاکر پانی مین بھرلاتا ہون
پیاسے پھولون کو لا لاکر آب حیات پلاتا ہون

چڑہتی دہوپ مین جب پتون کی رنگت مرجہا جاتی ہے
بادلہ کا تنگیرہ لاکر اون کے سر پہ لگاتا ہون

صبح کے وقت جو طار اپنے گہونسلون مین سوجاتے ہین
جہاڑ کے اپنے پرونکی شبنم چھینٹا دے کے جگاتا ہون

جاتا ہون خرمن کوب فلاخن اولون کی لیکر کہیتون پہ
تخم دانی کی محنت سے دہقانون کو بچاتا ہون

مین وہ سخی ہون دست کرم میرا ہر شے کی طرف ہے دراز
اولون سے بحر و بر مین یکسان در نجف برساتا ہون ٭

آن کی آن مین پانی کر کے اونکو بہا دیتا ہون پہر
بجلی اور گرج سے ہنستا گاتا پہر گہرجاتا ہون

چیخنے لگتے ہین اشجار تنا ور اوسکے صدمے سے
کوہ کی چوٹی سے جو سلین مین برف کے نیچے گراتا ہون

باد طوفانی ہی کی گود مین مجہکو چین کچہہ آتا ہے
اوجلے تکئے رکہکے سرہانے رات کو جب سو جاتا ہون

برق طپان جو ہے رہبر میری شب بہر پہرہ دیتی ہے
دمبدم اپنے قیدی رعد کو شور مچاتے پاتا ہون

بجلی راہنمائی میری کرتی ہے دشت و دریا مین
افسانہ جنات کا اوسکو مین جس وقت سناتا ہون
اسکو یقین ہوتا ہے اپنے ان محبوبون کے ملنے
کوہ و دشت و دریا کو جو مین انکا ٹہکانا بتاتا ہو
صبح کو آتا ہے خسرو خاور سر پر رکھے تاج زری
اپنی کشتی مین اوسکو بٹھاکر سیرگہ مین لیجاتا ہون
جیسے پہاڑ کی چوٹی پر سیمرغ نشیمن کرتا ہے
ویسے ہی اس مرغ زرین کو مین بہی سر پہ بٹھاتا ہو
لیکن شام فلک پر جب ہے کہلاتی تختہ لالہ کا
مین بہی اوس کے عشق مین غوطہ بحر خون مین لگاتا ہون
تخت زبرجد پر یہ لیلی ہوتی ہے جس دم جلوہ نما
روکے تخت با دب لیے تعظیم کہڑا رہجاتا ہو
نور کی چادر اوڑہے ایک کتابی چہرہ والی حور
بیٹھ کے محمل مین شب کے آتی ہی جب مین جاتا ہون

ح۱ جیسا ان دونون شعرون سے ظاہر ہے قدیم الایام مین اہل یورپ کا یہ خیال تہا کہ بجلی جنسیت کی وجہ سے جنات کی عاشق ہے اور اونہین کی تلاش مین بیتابانہ سرگردان رہتی ہے ۱۲- مترجم

چاند[1] اسے کہتے ہین سب اور جس رستے یہ گذرتی ہے
نقش قدم سے اوسکے اپنا سینہ چھلنی پاتا ہون

جھانکتے جاتے ہین ان چھیدونسے پیچھے پیچھے تارے بھی
سنتا ہون ان سونیکی چڑیون کو اڑتے ہوے جب پاتا ہون

پھر مین اپنے خیمہ کو جو سطح ہوا پر قایم ہے
پانسے اوٹھا کے لپیٹ کے باندہ کے اور کہین لیجاتا ہون

دریاؤن اور تالاؤن کی سطح آب صفا کو
چاند اور تارے کرین مست جنکا خط مین اوٹھاتا ہون

ماہ مبین کا جبین سے کے زیور گہہ دیتا ہون مثال عزا
اور کبھی شاہ خاور کو مین آتشین طوق پہناتا ہون

شعلہ چرخ کے انگارون کو کر دیتا ہون خاکستر
وہ آتشبار کی آگ کو چھینٹا دیکے بجھاتا ہون

بحر ہند سے جب اوٹھتا ہون ۔ راس کماری سے لیکر
راس شمالی تک ہیچو یہ اپنا تان کے آتا ہون

وہ نیرنگی عالم کا منظر جسے کہتے ہین قوس قزح
باب الفتح جو ہے میرا جس مین ہو کر جاتا ہون

---

[1] چاند کو اس موقع پر حسب قاعدہ انگریزی بمجبوری مونث مان لینا پڑا ہے ورنہ ترجمہ مین دقت تھی لیکن اگر ہم "گذرتی ہے" کا فاعل بھی خود ہی کو تسلیم کرلین تو پھر یہ اعتراض ہی اوٹھ جاسکیگا اور جملہ کی ترکیب یوہین واقع ہوئی ہے ۔ مترجم

اوپر ہواسے چشمۂ نور مین رنگتا ہون پر جسم اپنا
سایہ اونکا ڈال کے نیچے پھر مین زمین کو ہنساتا ہون

باپ مجھ اور نام زمین کا مین ہون نام آور فرزند
نازون سے افلاک کے گہوارے مین پالا جاتا ہون

گاہ زمین پہ گاہ ہوا پہ اور کبھی ہون زیر زمین
موت مجھے آتی ہی نہین ہان روپ بدلتا جاتا ہون

نکلا ہے ابر اور کا سے باران ہو کہ بہا ہون کبھی شبنم
خلق کو قدرت کی نیرنگی ہر قطرہ مین دکھاتا ہون

بعد بارش قیصر فلک کی جو تازہ صفائی ہو جاتی
سونا سا چڑھ جاتا ہے مین دل مین ہنستا جاتا ہون

تاک لگائے رہتا ہون اور دیکھا کرتا ہون سب رنگ
چپکے رہتا ہون جھروکون درون مین جہان ٹھکانا پاتا ہون

سقف زبرجد اوسکی جب کامل تیاری پر آتی ہے
ہوا کا زینہ لگا کے چپکے چپکے تب چڑھ جاتا ہون

مثل دیو جہان مین پہونچا سب کے ہوش اوڑ جاتے ہین
پھر گرجتا دھوم مچاتا ہون اور پھر پانی برساتا ہون

---

۴ یہ سینس کا مسلہ مسلہ ہے کہ میٹر یعنے مادہ کو فنا نہین ہے بلکہ اسکی تبدیل ہیئت ہوا کرتی رہتی ہے

بیرن

لارڈ جارج گارڈن بیرن ۲۲ جنوری ۱۷۸۸ء کو پیدا ہوا۔ سر جان بیرن جو اس خاندان کا بانی تھا اور جسکو ہنری ہشتم (بادشاہ انگلستان) کے عہد مین علاقہ نیوا سٹڈ میں جاگیر ملی تھی اوسکی نسل سے یہ چھٹا لارڈ تھا اسکا باپ کپتان بیرن ایک بد رویہ آدمی تھا جسنے اپنی بیوی اور بچے کو گھر سے نکال دیا تھا لیکن اسی ندامت مین اوسکو خود بھی انگلستان سے جلاوطن ہوجانا پڑا۔ مسز بیرن اس کسمپرسی کی حالت مین چھوڑ دیے جانے کی وجہ سے اپنے وطن مادری یعنی ابرڈین مین آکر رہنے لگی تھی اور یہان اوسنے غربت کی حالت مین اپنے اس فی الحال یتیم بچے کو خیراتی مدرسہ مین داخل کرا دیا تھا۔ مگر یہ لڑکا چونکہ خوش قسمت تھا اور اوسکی تقدیر مین ناموری لکھی تھی لہذا اتفاق سے ۱۷۹۸ء مین اوسکا ایک رشتہ کا نانا مر گیا اور چونکہ اوسکے کوئی اولاد نہ تھی اسلیئے مسز بیرن ہی اوسکی املاک اور جائداد کی وارث قرار پائی۔ اب اوسنے بیرن کو لارڈ کارلیل کے سپرد کر دیا جسنے اوسکو تعلیم پانے کے لیئے ہیرو بھیجدیا۔ بیرن کے مزاج مین کچھ تو فطرتی طور پر اور کچھ اوسکے ابتدائی حالات زندگی کے اثر سے آزاد منشی پیدا ہوگئی تھی۔ چنانچہ ۱۸۰۵ء مین جب وہ کیمبرج کی یونیورسٹی مین داخل ہوا تو اوسنے خاصکر اپنی مراتیت کی وجہ سے بہت کچھ شہرت حاصل کی۔ کیمبرج چھوڑنے کے بعد اوسنے ایک مجموعہ نظم شائع کیا۔ اگرچہ وہ شاعرانہ خیالات اور معنوی خوبیون کے لحاظ سے قابل قدر تھا لیکن ایڈنبرگ ریویو نے اوسپر نہایت زور شور سے نکتہ چینیان کین۔ یہ حملہ ایسا نہ تھا کہ ہمارے ہونہار شاعر کی جوشیلی

طبیعت مین سکون قایم رہنے دیتا - اوسنے بھی جی توڑکر ایک ہجو لکھی جسکا عنوان ,, انگلش پوئٹس اینڈ اسکاچ ریویورز ،، (یعنی انگلستان کے شاعر اور اسکاٹ لینڈ کے نکتہ چین) ہے اور اسکے ذریعہ سے خوب دل کی بھڑاس نکالی - اِس حالت بددلی مین اوسکو ایک صدمہ اور پہونچا یعنی اوسکی معشوقہ مس شارورتھ نے دوسرے شخص سے شادی کرلی - اِن باتون نے اوسکی صحت پر خراب اثر ڈالا اور اوسنے تکروتا سے نجات حاصل کرنے کے لئے اپنے دوست جان کام ہاب ہوز کے ساتھ براعظم یورپ کا سفر اختیار کیا - اِس سفر سے دو برس کے بعد واپس ہوکر اوسنے ایک نظم چیلڈ ہیرلڈز پلگریمیج شائع کی اور اوسکے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے چند نظمین اور شائع کین جنہون نے اقلیم شاعری کو مسخر کرکے ہمارے شاعر کو شہرت کا تاج پہنا دیا - مگر زمانہ کے مکروہات اور علایق کی پیچیدگیون نے اوسکو اکثر وطن سے دور رہنے پر مجبور رکھا اور آخر صحت کی خرابی نے ۳۶ ہی برس کی عمر مین دنیا کو اوس سے خالی کردیا - ذیل کی نظم اوسکے خیالات کا ایک مختصر سا نمونہ ہے -

دل اندوہگین

وہ دل پھنسا ہو جو بیہودہ حسرت و غم مین — مثال اوسکی بعینہ ہے ایسے عقرب کی
گھرا ہو چار طرف سے جو حصنِ آتش مین — کسی طرف سے نہ راہ مخلصی ملتی
اور اوس تپش سے پریشان ہوکے چکر کھائے — کہ جس سے اور ہو نزدیک آگ کی گرمی
جب اس تپش کی کسیطرح تاب لا نہ سکے — تو مشتعل ہو بہت آتش غضب اوسکا
جنون کے جوش مین کچھ اور اوسے بن نہ پڑے — چلے وہ چوٹ ہمیشہ جو اوسکی عادت تھی

وہ نقش دنیا تھا زک مدعی کو جس سے مدام	خطا نہ کرتا تھا دشمن پہ وار جس کا کبھی
خود اپنے سر پہ اوسی نقش سے لگائی زخم	کہ دیکھے جان ہی پائے عذاب سے چھٹی
اسی طرح سے ہیں دیتے وہ تیر را بھی جان	ہے گھیر سے آگ جنہیں چار سمت سے غم کی

نہ دین ہی کے وہ رہتے ہیں اور نہ دنیا کے
یہی حال ہے اونکا ہو جنبہ غم حاوی

اسکاٹ

سر والٹر اسکاٹ یہ جادو نگار ناولسٹ اور مشہور شاعر ۱۷۷۱ء میں بمقام ایڈنبرگ پیدا ہوا - اوس نے اپنے ابتدائی عمر کے بڑے حصہ کو سیر و شکار میں صرف کیا علمی مشاغل میں قانون کی جانب اوسکی طبیعت کو خاص میلان تھا - ادب کی کتابوں میں اکثر سفرنامے - قدیم ڈرامے اور قصص کی کتابوں کا اکثر مطالعہ کیا کرتا تھا - اسکاٹ لینڈ کی قدیم شاعری سن سنکر جو اکثر رزمیہ ہوا کرتی تھی اوسکی طبیعت کو بھی اسطرف میلان ہوا اور اوس نے منسٹرلسی آف دی اسکاٹش بورڈر کو تصنیف کیا - اوس کے بعد "لے آف دی لاسٹ منسٹرل" "لیڈی آف دی لیک" "مارمین" اور "راکبی" اوسکی مصنفات سے شائع ہوئیں لیکن اوسکی شاعری کو ابھی پورا عروج نہیں ہونے پایا تھا کہ لارڈ بیرن کی شہرت نے اوسپر پردہ ڈالدیا - مگر جب سے اوس نے ناول نگاری کے میدان میں قدم رکھا پھر کوئی اوسکے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکا...

انگریزی اردو دنیا میں کون ایسا ہے جس نے اوس کے ناولوں کو نہ پڑھا ہوگا

یا اونکے پڑھنے کا اشتیاق نرکھتا ہوگا۔ سامیول ہانٹر لکھتے ہین کہ "اسکاٹ کے ناولون مین اسکی گنجایش ہی نہین ہے کہ اون پر نکتہ چینی کیجائے" ڈیڑھ سو برس کے قریب ہونے کو آئے ہین لیکن ابتک لوگ اوسکی عبارتون کو زبانی یاد کیا کرتے ہین۔ ذرہ ذرہ سی چیز کو اہمیت کی نگاہ سے دیکھنا۔ چھوٹی چھوٹی باتون پر غایر نظر ڈالنا۔ تحریر کو تصویر بنا دینا اور دماغ سے کیمرا کا کام لینا اسی جادو نگار کا حصہ تھا۔ افسوس ہے کہ اوسکے ناولون کو اردو مین ترجمہ کرنے کی طرف بہت یا شاید مطلق توجہ نہین کی گئی ہے ورنہ ادب کے خزانہ مین ایک قابل قدر سرمایہ مہیا ہوجاتا۔ البتہ ایک لائق معاصر نے لیڈی آف دی لیک کا نثر ترجمہ ناول کے پیرایہ مین "سیلا جھیل کی شاہزادی" کے نام سے کیا ہے۔ ذیل کے اشعار اوسی کے افکار آبدار کا نمونہ ہین۔

بچہ کی پیدایش کا گیت

اے محنت و راحت و بیم و رجا اے شادی و عیش و رنج و عنا	اے عمر انسان کے رشتو سب ملکر بل پہ بل کھاؤ
بچہ کوئی پیدا ہوتا ہے جب شادی کی شفق کو دھندلکی دیتا تب	اور ستارے طلسم بنتا جاتا آتی ہین نظر شکلین کیا کیا
یعنی وہ ترنگ و امنگ و حمق ہین ناچتے تب بالاے افق	عشرت کا قرب ہے جو پہلے سو رنگ کے وسواس اور شبہے
نزول سے نظر کو بھی حیرانی	وہ چکر ہے اس چرخے کو

اے یاس و امید و پشیمانی
ہان ہل کھا کر ہل جاؤ

روح کی رخصت کا گیت

کیون ہو کر خستہ و ناکارہ
ہے جھگڑتی تو آب و گل سے
ہو قالب سے اب جلد جدا
تلقین اعزہ ہین پڑھتے

گلزار تجھ رو کے گل چننا
دامن خار و نسے جلد چھڑا
ہے نخل عمل بے برگ و ثمن
زیر دامان شفاعت آ

ملتا ہے مرگ سا حصن امان
طوفان و تلاطم کا کیا ڈر
آیا ہے تجھے خواب گران
تا حشر اب چین سے سویا کر

جلدی یا کر چلنے کی جلدی
یہ وقت گذر جائے نہ کہین
اب ہائے اور وائے نہ کرا تنی
شب آخر ہے اور صبح قرین

شکسپیر

سلطان الشعرا ولیم شکسپیر قدیم قصبہ وار وک شیر مین سنہ ۱۵۶۴ء مین پیدا ہوا۔ جہان اوسکا باپ پادری اور زمیندار تھا۔

جہان تک سنی سنائی باتون سے معلوم ہوتا ہے اوسکی ولادت گرین ہل اسٹریٹ مین ہوئی تھی چنانچہ اوسکی پیدائش کا خاص کمرہ بھی ابتک محفوظ اور غالباً اسٹراٹ فورڈ مین سب سے زیادہ قدیم مکان ہے جسکے دیکھنے کے لئے شکسپیر

کے نام کے جاننے والے ہر زمانہ مین دور دور سے آتے رہتے ہین -

سنہ ۱۵۷۱ء مین ولیم شکسپیر گرامر اسکول مین داخل ہوا - اسوقت اوس کا باپ جان شکسپیر میر شہر تہا اور لوگ اوسکی عزت کرتے تہے - اوس کے ابتدائی حالات کی نسبت کوئی بات یقین کے ساتہہ نہین کہی جا سکتی لیکن یہ امر یقینی ہے کہ باپ کے گہر مین اوسکو اتنا اطمینان ضرور حاصل تہا کہ وہ اپنی علمی قابلیتون کی تکمیل کرسکتا - ورنہ بیس برس کی عمر کے بعد جن علایق مین اوسکو پہنسنا پڑا اون مین اسکا موقعہ ہرگز نہین مل سکتا تہا کہ وہ کتب بینی کی جانب اپنی توجہ کو مبذول کرے - کیونکہ اٹہارہ برس کی عمر مین اوسکی شادی ہوگئی اور خانہ داری کا بار گران اوسکی گردن پر پڑ گیا - اگرچہ جان شکسپیر بیٹے کی شادی کے وقت اپنے گہر سے خوش و خورم تہا تاہم اوسکی حالت ایسی نہ تہی کہ وہ بیٹے کے ساتہہ بہو اور پوتا پوتی کا بار بہی اوٹہا سکے - غرضکہ صاحب اولاد ہو جانے کے بعد شکسپیر اسپر مجبور ہوا کہ دار السلطنتہ یعنی لندن مین جاکر کچہہ کمانے کی فکر کرے -

اوسکے لندن جانے کے متعلق ایک اور نقل مشہور ہے کہ وہ بدبختی سے چند بدمعاشون کی صحبت مین پڑکر مختلف نظر ستون مین چوری سے ہرن کا شکار کہیلنے لگا تہا چنانچہ اسی الزام مین سر تہامس لوسی آف چارل کوٹ نے اوسپر دعوی کیا جسکے غصہ مین شکسپیر نے اوسکی ہجو لکہی جو اوسکی شاعری کا نقش اول کہی جاتی ہے - مگر اس ہجو نے اوسپر ایک جرم ازالہ حیثیت کا اور عاید کر دیا اور سر تہامس نے سختی کے ساتہہ اوسکی مخالفت شروع کی جسکی وجہ سے مجبوراً اوسکو بہاگ کر لندن مین پناہ لینا پڑا -

پہر کینڈ مسٹر کولیر کے بیان سے یہ پایا جاتا ہے کہ سنہ ۱۵۸۹ء مین جب شکسپیر کی عمر ۲۵ برس کی تہی وہ لندن کے بلاک فریز تہیٹر اور اوسکے بعد گلوب تہیٹر مین حصہ دار کے طور پر شریک تہا۔ اور اب سوسیٹی مین اوس کا ایک درجہ قایم ہو گیا تہا اور آمدنی بہی معقول ہو چلی تہی۔

سولہوین صدی کے اخیر مین جب ہم پہر شکسپیر کو دیکہتے ہین تو اوسکو دولتمند آدمی اور اسٹراٹ فورڈ کے سب سے عالیشان محل کا مالک پاتے ہین۔ اب اوسنے ایکٹری کے پیشہ کو ترک کر دیا تہا لیکن اوسکے حصے ان دونون تہیٹرون مین بدستور قایم تہے۔

شکسپیر کی شاعری کی نسبت راے قایم کرنا ہمارا کام نہین ہے۔ اوسکو اگر انگلستان کا فردوسی کہا جاے تو ایک حد تک یہ مثال ناموزون نہوگی۔ انسانی فطرت کے ہر پہلو پر جس خوبی کے ساتہ اس شخص نے نظر ڈالی ہے شاید کوئی دوسری نظیر اوسکی ہمدست ہو سکے۔ وہ شاعری جسکو فلسفہ کہا گیا ہے اوسکی ٹہیک ٹہیک مثال اگر دیکہنی ہو تو شکسپیر کے کلام مین مل سکتی ہے۔ زمانہ نے اوسکو اقلیم سخن کا شاہنشاہ تسلیم کیا ہے۔ اوسنے سنہ ۱۶۱۶ء مین اس دنیا سے سفر آخرت اختیار کیا اور اس عرصہ مدت مین زمانہ نے کیا کچہہ پلٹے نہین کہاے۔ انگریزی زبان کا پایہ زمین سے آسمان تک پہونچ گیا۔ مگر دوسرا شکسپیر نہ پیدا ہوتا تہا نہ پیدا ہوا۔ ہندوستان بہی اوسکے نام سے ناآشنا نہین ہے اسلئے مجہے شرم آتی ہے کہ اوس کے اشعار کے ترجمہ کے نام سے اس ہفوات کو منسوب کرون جسمین اون تمام خوبیون کا جنکا ... بہی نہین پائی جاتی جنکے

اِس شاعر کا اصل کلام بہار اثر ہے۔ لیکن چونکہ میرا مقصد صرف اردو خوان پبلک کو مغربی خیالات اور طرز بیان سے آگاہ کرنا ہے اسلئے مجھے اپنے معزز ناظرین سے معافی کی پوری پوری امید ہے۔

نغمہ کی تاثیر

یہ فرش چادر مہتاب کا لب دریا
ہے کیسا روح فزا واہ واہ صل علیٰ

یہیں پہ بیٹھیں سرک آؤ جگہ بہار کی ہے
صدائے نغمہ بہت دلکش آبشار کی ہے

یہ عافیت کا محل اور یہ سہانی رات
یہی تو نغمہ شیرین کے خاص ہین اوقات

جسیکا پیاری جسیکا یہیں ٹھہرو دم بھر
کرو تو سقف زبرجد پہ آسمان کی نظر

انجم یہ دیکھو کیسے طلائی بنے ہین نقش و نگار
نگاہ حسن پہ جسکی ٹھہرنی ہے دشوار

مگر ہے انمین سے چھوٹے سے چھوٹا بھی جو کرہ
زبان حال سے اپنی ہے وہ بھی نغمہ سرا

بندھا نظام فلک سے ہے کشش کے تارونسے
نکلتی ہے دم گردش صدا ستارونسے

فرشتے اونکی خوش الحانیون کو سنتے ہین
ہین عین روح گل نغمہ جبھی تو چنتے ہین

غذائے روح ہے نغمہ جو وا ہو مسمع دل
مگر یہ جامۂ خاکی ہے پردہ حائل

جو ہم ترانۂ دلکش سے خوش نہین ہوتے
تو گوش دل ہین لگے اور ہی کہین ہوتے

وگر نہ غور سے دیکھو وہ دشت کے وحشی
ملی ہے جنکو خدا کی طرف سے آزادی

بچھیرے وہ نہین عادی ابھی جو خدمت کے
طرارے بھرتے ہوئے ہنہناتے ہین پھرتے

عیاں ہے چہرونسے آزادیون کی کیفیت
ہے جوش خون کی ابھی اونکی فطرتی حالت

مگر ہے ایسی موثر صدائے نغمہ و ساز
کہین سے کان مین آجائے اونکے گر آواز

تو بہولکر وہ کلیلین بہ ٹھہری جائینگے
بغور کان اوس آواز پر لگائینگے

تہا وحشیانہ جو پیدا جنون لگا ہونسے
اب اوسکے بدلے عیان ہی سکون لگا ہونسے

مبالغہ شعرا نے جبھی تو ہے یہ کیا
کہ عرفیوس* کو یہ اختیار حاصل تہا

کہ اوسکے تابع فرمان تہے سنگ اور شجر
وہ اپنی سمت اونہین کھینچ لیتا تہا گاکر

غرض جہان ہین جاندار کون ایسا ہے
نہ جسپہ اپنا اثر ڈالتی ہو راگ کے لئے

ہو لاکہہ تند مزاج اور ہزار سنگین دل
محال ہے کہ نہو نغمہ سے خوشی حاصل

مگر وہ شخص جسے موسیقی سے ہو نفرت
صدا سے خوب پہ دل کو نہ جسکے ہو رغبت

ہے ایک تیرہ درون جسکے دلمین نور نہین
دغا و مکر و فریب اوس سے کوئی دور نہین

دل اوسکا قعر عربس** سے کم نہین ہے سیاہ
کہ اوسکی طبع کی ملنی بہت محال ہے تہاہ

ظاہرداری

دوست کی ہو دوستی یا یار کی ہون یاریان
ٹٹیان دہوکے کی ہین دنیا کی ظاہرداریان

ہے اگر قانون گو کیسا ہی اوسمین عیب ہو
ڈہانپ لیتی ہین منقن کی اوسے طراریان

ہے جو مذہب گو ریاکے لاکہہ پہلو اوسمین ہون
پردہ دار اوسکی ہین بیرزاہد کی خوش کرداریان

ملکے غازہ یہ حدیث و آیت و تفسیر کا
سب چہپا دیتا ہے اوسکے چہرہ کی بیماریان

عیب اس دنیا مین کوئی بیحجاب ایسا نہین

* عرفیوس - یونان کا ایک فرضی شاعر تہا جس کا کمال یہ بیان کیا جاتا ہے کہ سنگ و شجر کو اپنے راگ اور اشعار سے کہینچ لیتا تہا اور بہتے پانی کو روک دیتا تہا ۱۲

** یونانی میتہولوجی مین اوس عالم تاریک سے مراد ہے جہان مرنیکے بعد روحین رہتی ہین ۱۲

جسکی شکل ظاہری سے نیکیان پیدا نہین

سیکڑون دنیا مین ایسے ہین جو نامرد ہین
پست ہو جاتے ہین انپر گر کوئی ڈالے دباؤ
چیر کر دل اور جگر انکے اگر دیکھے کوئی
پر ہین بل ابرو پہ جیسے شکل ہو پیچ کی

آتش غیرت سے جنکو بس نہین دل سرد ہین
پھیپھسے اور بودے مثل تودہ ہاے گرد ہین
جاے خون سے ہے بلغم و صفرا سفید و زرد ہین
داڑہیون سے ہی عیان رستم کے ہم نبرد ہین

عورتون سے بھی بہت بدتر تمام ایسے یہ سوروان
بنتے ہین روباہ ضیغم اژدہا کر ہر بیان

حسن ہی کو غور سے دیکھو تو کھل جائیگا حال
حسن جو کرتا ہے جادو آدمی کے قلب پر
کرتے رہتے ہین ہوا کے ساتھ جو بازیگری
آج جتنا چاہو انکو تم سنوار اور بناؤ

اسکے بازار مین تل تل کر بکتا ہے جمال
کیجئے جتنا تصنع اوسکا ہے نقص کمال
ہین یہان جان دہ لمبے لمبے گھونگر والے بال
خاک مین ملجائینگے اکدن ! یہ ہونا ہے مآل

سچ ہے حسن ظاہری دنیا کا عبرتناک ہے
چاردن کی چاندنی ہے پھر اندھیرا پاک ہے

چاہے ضد کیجئے اور چاہے ہٹ کیجئے
ہے تصنع وہ سمندر جسمین پنہان ہین پہاڑ
ہے گمان حور جسپر آپ کو زیبا سب
کوئی مانے یا نہ مانے پرکھے جائینگے ہم

عیب بڑھ جائیگا جتنی بناوٹ کیجئے
اپنی گت و ڈالکر کیون اسمین تلپٹ کیجئے
دیو آئیگا نظر گردور گھونگھٹ کیجئے
بات کو ہر ایک کی یاور نہ چٹپٹ کیجئے

جو تصنع وہ ہیچ آبو کرتے ہین دکھانیکے لئے
بس ہے ہرجا قول کو دہرانہ بتانے کے لئے

زندگی کا تھیٹر

دنیا تماشہ گاہ ہے انسان تماشہ گر
کرتا ہے سات کھیل یہاں آ کے ہر بشر

اوٹھتا ہے پہلا پردہ تو دایہ کی گود مین
اک طفل شیر خوار ہے آتا ہمین نظر

روتا ہے جو کبھی کبھی ہنستا ہے خود بخود
ہے رنگ فطرت اوسکی اداؤنسے جلوہ گر

آتا ہے پھر کے طفل دبستان کا روپ پھر
بستہ بغل مین رخ پہ چمک اور دل مین شر

جاتا ہے مدرسہ کو مگر رینگتا ہوا
مصداق ہے جو قول "پرندش" کا سربسر

پھر دیکھئے تو آئیگا عاشق کے بھیس مین
آہین لبون پہ ہاتھونسے تھامے ہوئے جگر

دلمین کوئی خیال نہین جز خیال یار
اشعار سوز و درد کے ہر دم زبان پر

پھر اوپچی بنا ہوا ڈاڑھی چڑھی ہوئی
لڑنے کو شیر سے ہے مہیا کسے کمر

ابرو پہ بل نظر غضب آلود دلمین جوش
آمادہ چھیڑ کرنے کو ہے بات بات پر

سر مین ہوا بھری ہوئی نام و نمود کی
تیار منہ مین توپ کے گھسنے کو بیخطر

پھر اسکے بعد آپ عدالت پناہ ہین
وہ توند اور وہ جبہ و عمامہ و کمر

ڈاڑھی نکیلی اور ہین مونچھین جھکی ہوئی
آنکھو نمین نور معدلت و عقل جلوہ گر

پردہ چھٹا جب اوٹھتا ہی ہوئی ہے تپ یہ شان
ڈھیلا لباس آنکھون پہ عینک جھکی کمر

جرابین نہ جرانی کی ان سوکھی ٹانگون کو
ہین وسعت جہان سے بھی گویا فراخ تر

مردانہ وہ صدا جو ہلاتی تہی دل کبھی
رکھتی ہے آج گریۂ اطفال کا اثر

وہ کھیل جسکے بعد گرے گا ڈراپ سین
آخری پردہ
وہ کھیل ختم ہوتا ہے پھر قصہ مختصر

عہد طفولیت کا وہ ہوتا ہے یادگار
جسمین دوبارہ ہوتا ہے بے بال و پر بشر

تصویر بے ثباتی دنیا کی ہے وہ کھیل ــ بے اختیار رہو تا ہے دل جسکو دیکھہ کر

دندان و گوش و چشم ہی جب ساتھہ چھوڑ دین
پھر خاک غیر مرگ تمنا کرے بشر

ذیل کے اشعار ایک جرمنی نظم کے انگریزی ترجمہ کا ترجمہ ہین مگر افسوس ہے کہ مترجم اور مصنف دونون کا حال معلوم نہو سکا۔

صلای عام

کرورون بندۂ محنت جہان مین کرتے ہین کام ــ محال ہے کوئی دے انکو واجبی انعام
جہاز ران ہے کوئی اور کوئی ہے غواص ــ کوئی ہے کان مین کہولے کی سورد آلام
پسینہ ایک بہاتا ہے کشت زار مین ــ شکار کے لئے کہو یا ہے ایکنے آرام

معاوضہ انہین دے بہی تو کوئی کیا دیگا
کرے گا زر نہ مگر روح کو غذا دیگا

ہین سامنے جو تمہارے یہ قصر ہا بلند ــ ہے مشکلون سے پہونچتی جہان نظر کی کمند
کرو جو غور سے بنیادون پہ تم انکی خیال ــ زمین کے پردۂ تاریک کے تلے جو ہین بند
نہ لیتین کام جو یہ مستقل مزاجی سے ــ اور اسطرح سے نہوتین جو خاک کی پیوند

تو کب یہ اوج تمہارے مکان دکہلاتے
کہانسے تم یہ امارت کی شان دکہلاتے

نہ کارخانون مین محنت کرین اگر مزدور ــ کہان سے پائین گے سامان زیب قصور
نہ ہل چلائے اگر کاشتکار کہیتون مین ــ قلم یہ معنی رنگین نہ کر سکے مسطور

معاون ایک کا جیسے ضروریات مین ایک
اسیطرح کی ہر محنت ہی عزت اوسکی ضرور

ہر ایک پیشہ کی وقعت کی چاہیئے حد ایک
کہ گو ہون کام جدا پر ہے سب کا مقصد ایک

فلک سے گرتی ہے جسدم شعاع مہر مبین
سحر کے نور سے سب فائدہ اوٹھاتی ہین
اسیطرح سے ہی لازم کہ نشر علم ہو تمام

اوسی کو کرتی ہے روشن وہ ملکی جو زمین
کچھ اسکے واسطے نیک اور بد کی قید نہین
ہون فیضیاب برابر دلِ کمین و مہین

خرد کے نور سے یون بہر دو قلب انسان کو
کہ آب صاف بہرے جسطرح سے عمان کو

وہ شخص کام ہے مٹی کا کہودنا جسکا
اندہیری کان مین کوئلے کا کام کرتا ہی جو
کیا گیا ہے دیانت کے ساتھہ گر کوئی کام

ضرور کب ہے کہ دل بہی ہو اوسکا آلودہ
نہین یہ شرط کہ باطن کا بہی ہو وہ اندہا
تو نور عقل کا اوسمین ضرور ہے جلوہ

بہت سی چیزین ہین ایسی جو ہین حقیر ضرور
پہ نور مہر سے ہوتی ہین مستنیر ضرور

زمانہ وہ ہے کہ خیاط و کفش دوز اگر
کہین کہ تجہسے سوا مستحق قدر ہین ہم
زمین پہ تو نے بہائے ہین خون کے دریا

اوٹھا مین فخر د... پایا ... سے اب اپنا سر
حیات پائے دوبارہ اگرچہ اسکندر
نتیجہ جسکا نہ تہا کچہ سوائے فتنہ و شر

کسیکو بہی تری تیغ دو دم نے بخشا
وہ فائدہ جو مری ایک کفش نے بخشا

جو لوگ کرتے ہین یا عمر مین گنوا کے کسب کمال
ہے اونکے دل کا مسکن اگر تو اک یہ خیال

ہمارے بعد کرینگے ہماری جو تقلید
بنینگے بدر وہ اگر ذرہون اگرچہ ہلال

یہی خیال ہے محنت کا جو محرک ہے
اسی خیال سے جاتا ہے دل کا اضمحلال

خدا کرے کہ ہر انسان کو یہ خیال ملے
ہر ایک قلب کو نور مہ کمال ملے

وہ لوگ خامہ گوہر فشان ہے جنکے پاس
وہ لوگ کرتے ہین محکم جو عقل و دین کا اساس

وہ لوگ بحر معانی کے جو شناور ہین
وہ لوگ جنکی زبانین ہین کشت جہل کو داس

پھٹکنے دیتے نہ کبھی دل مین نا امیدی کو
جو کام کرتے ہین کرتے رہین وہ بے وسواس

رہے نہ فرق من و تو وہ دن بھی آئے گا
کبھی تو نور خرد جہل کو مٹائے گا

حامداً و مصلیاً

گو یہ نہیں معلوم کہ تو کون ہے کیا ہے
پر دل کے نگینہ پہ ترا نام کھدا ہے

تو وہ ہے کہ خالق نہیں جز تیرے کوئی اور
تو وہ ہے کہ رازق کوئی کب تیرے سوا ہے

تو سلسلۂ علت و معلول کی جڑ ہے
تو رابطۂ جسم و ہیولا کی بنا ہے

کچھ غم نہیں مانتے کہ نہ مانے تجھے کوئی
سب نے تیری قدرت کو مگر مان لیا ہے

اللہ جو رکھا ہے الٰہی نے ترا نام
دہری نے تجھے دہر سے تعبیر کیا ہے

تھوڑا سا مگر فرق ہے پر اک کی سمجھ میں
یاں جہل پر اصرار او وہاں اقرار خطا ہے

اسلام نے اوہام پرستی کو مٹایا
بے شبہ شرف تو نے ہی یہ اسکو دیا ہے

تو نے ہی بنایا ہمیں اسلام کا پیرو
پھر رتبۂ بخشش ہمیں تو نے ہی دیا ہے

گر سقم خیالات میں ہو گر کوئی لغزش
ضامن ہی تو اک بندۂ ناچیز ترا ہے

گلاب کا پھول

خزاں کے جور سے گلشن پڑا تھا بیاباں
فراق گل سے بہت عندلیب تھی بے حال

بہار آئی ہوا فضل ایزد متعال
صبا نے لا کے دیا مژدۂ پیام وصال

ہر ایک سمت ہوا عطر بار آنے لگی
پڑی تھی خشک جو کھیتی وہ لہلہانے لگی

زمین باغ نئے پھول پھر کھلانے لگی
عروس دہر کا چہرہ ہے پھر خوشی سے لال

ادہر کو خواب مین سبزہ ہے سب سے بیگانہ
ادہر کو سرو کھڑا جھومتا ہے مستانہ

ادہر ہے ہاتھ مین لالے کے گل کا پیمانہ
ادہر ہے شاہد گل کا وہ دلفریب جمال

وہ پھول جس سے چمن رشک باغ جنت ہے
وہ پھول عارض خوباں سے جسکو نسبت ہے

وہ پھول عاشقوں کو جسپہ خاص رغبت ہے
وہ پھول دلسے مٹاتا ہے ہجر کا جو ملال

مشام جان کو بناتی ہے تازہ اسکی بو
جدائی اسکی رلاتی ہے بلبلوں کو لہو

نہ کیوں ہو سرد کہ معشوق تو نکلے ہے اسمین خو
انہیں کیطرح سے نازک مزاج ہے یہ کمال

عبث ہے زخم جگر کی کہیں جو اسکو شبیہ
غلط ہے ساغر صہبا سے دیں اگر تشبیہ

ذرا بھی غور کریں گر تو امر ہے یہ بدیہہ
کہ سیر باغ کو آیا ہے نو بہار کا لال

خدا کی شان ہے یا یہ گلاب ہے پھولا
بنا ہے معدن یاقوت یاں ہی جو تختہ

ہر ایک خار و شجر عنادل کا ہے چہچہے کرنا

یہ کہہ رہا ہے کہ برپا ہے کوئی مجلس قال

ہوا سے ہلتی ہے ایک اک ہری ہری ڈالی | کہ جیسے سبز پری جھومتی ہو متوالی

وہ سبز پتون پہ شبنم وہ پھولون کی لالی
زمرد گہر و لال ہین یہان کیا مال

وہ بلبلون کی ہر اک شاخ پر نوا سنجی | کہ جسکے آگے بد آہنگ ساز افرنجی

نہ کیون کدیو رد گلچین مین ہو شکر رنجی
غضب ہے لوٹ مین جای اگر کسیکا مال

تھا محو سیر چمن دیکھتا مین یہ حالت | ترانہ سنجی بلبل گلون کی کیفیت

ہر ایک چیز نظر مین تھی مظہر قدرت
دل اس نظارہ جان بخش سے بہت تھا بحال

کہ ناگہان کسی شاعر کا وان گذار ہوا | وہ گل کے حسن دل افروز سے دوچار ہوا

جگر مین تیر الم جیسے کہ دل کے پار ہوا
کسیکے چہرہ رنگین کا آگیا جو خیال

کمال شوق سے اوسنے یہ پھول توڑ لیا | کبھی تو آنکھون پہ رکھا اوسے کبھی سونگھا

لگایا سینہ سے پھر سونگھا اور مل ڈالا
پھٹک کے خاک پہ آخر کو کر دیا پامال

یہ دیکھکر مجھے پیدا ہوا اک استعجاب | ٹہر ہا مین اوسکی طرف لا سکا نہ ضبط کی تاب

سبب جو پوچھا دیا مسکرا کے اوسنے جواب
کہ آپکو نہین معلوم ابھی زمانہ کا حال

زمانہ ہوتا ہے ظاہر پرست و ظاہر بین | ہر ایک مرتا ہے اوس پہ جہان ہو کوئی حسین

بلائے جان ہے مگر یہ مہربان یہ حسین نہین
بغور دیکھے اگر کوئی عاشقون کا مآل

سدا گذرتی ہے یان بلبلونکو سر دھنتے | یہ گوش گل ہین کہ مطلق بھی کچھ نہین سنتے

سدا وہ آتش فرقت سے رہتے ہین جلتے
یہ کیا مجال کہ انکو ہو اک ذرا بھی خیال

خبر نہین مگر اسکی کہ چار دن ہے بہار | خزان گل آکے مٹا دیگی سبکو گل ہون کہ خار

سوا خدا کے کسیکو نہین ثبات و قرار
ہر اک روش پہ ہے پھیلا ہوا قضا کا جال

عبث ہی بار الم سر پہ کیون اوٹھائے کوئی | نہ اچھی شکل پہ ہرگز کسیکی جائے کوئی

ضرور ہے جو حسینون سے دل لگائے کوئی
تو حسن طبع کو لے پہلے جانچ اور پرتال

یہ جیسے کہکے وہ کچھ سوچتا روانہ ہوا | پر اوسکا قول مرے حق مین تازیانہ ہوا

کہ ترک حسن پرستی کو اک بہانہ ہوا
نہ اب فراق کا غم دل کو ہے نہ ذوق وصال

خدا جو گوش نصیحت نیوش دے ضامن | تو راہ راست سے انسان کیون پہرے فی الحال

یہ انقلاب طبیعت بھی ہر زمانے کے ضامن
[illegible]

باغ آرزو

خواب تھا یا خیال کیا جانے ۔ کیسے میں واں گیا خدا جانے
باغ تھا ایک رشک باغ جنان ۔ دل کو دیتا تھا جو سراغ جنان
نزہت انگیں تھا کچھ عجب وہ باغ ۔ گل نہیں جس میں جا کے دیکھے داغ
سنگ مرمر کی چار دیواری ۔ تھی جواہر کی جس پہ گلکاری
ایک پھاٹک بڑا سا تھا سر راہ ۔ سب کے اوپر لکھی تھی بسم اللہ
اوسکے نیچے طلائی حرفوں میں تھے ۔ خیر مقدم کے جا بجا طغرے
در تھا وا چشم منتظر کی طرح ۔ تھی سڑک رہنما خضر کی طرح
بیدھڑک میں چلا گیا اندر ۔ مظہر شان حق تھا وہ منظر
دل کو فرحت نسیم نے بخشی ۔ جان گل کی شمیم نے بخشی
ٹھنڈے پانی کی ہر طرف نہریں ۔ موج انفاس حور تھیں لہریں
حسن و خوبی میں فرد سارے نہال ۔ قامت حور سے جنہیں تھی مثال
اونسے طوبیٰ کو کیوں سوا جانیں ۔ جو نہ دیکھا ہو اوسکو کیسے جانیں
نخلبند ازل کی تھی صنعت ۔ پتا پتا تھا نسخہ قدرت
جنکے ہلنے سے آتی تھی یہ صدا ۔ ثمر آرزو ہے یاں ملتا
یہ سماں دیکھتا ہوا میں بڑھا ۔ سامنے اک چمن نظر آیا
اس چمن کا تھا ڈھنگ ہی کچھ اور ۔ یاں کے پھولوں کا رنگ تھا کچھ اور
گل یہ دیکھے کسی نے تھے اور نہ سنے ۔ بلبل جان کیوں نہ سر اپنا دھنے

اونمین تھی کچھ عجب دلچسپی
دیکھکر جنکو جی بھرے نہ کبھی

اونکا رنگ اونکا روپ سب سے جدا
جنپہ جنت کے پھول سبھی ہون فدا

کوئی شے ذہن مین نہین آتی
جسنے تشبیہ اونکو دیجاتی

بے مثالی کی ہے مثال کہان
اس قدر وسعت خیال کہان

تھین رنگین یا کہ اون مین تھی تسخیر
سحر قدرت کی سب مین تھی تاثیر

ہر اک اپنی طرف بلاتا تھا
جلوہ دکھلا کے ہوش اوڑاتا تھا

توڑئیے کسکو سب ہین لاثانی
تھی یہی سیر دلکو حیرانی

جی مین تھا اب کہ شوق گلچینی
تھی کہان فکر عاقبت بینی

الغرض مجھسے جب رہا نہ گیا
اپنا دست ہوس دراز کیا

تا بدامان گل نہ پہونچا تھا
خار حسرت نے ہاتھ چھید دیا

بلبل عقل کی صدا آئی
ہم نہ کہتے تھے کیون سزا پائی

دیکھ لے باغ آرزو ہے یہی
تجھکو تھی جسکی جستجو ہے یہی

خوشنما ہین اگرچہ یہ گل تر
ہاتھ آتے نہین کسیکو مگر

انکے پیچھے نہ وقت کھو اپنا
دشمن مدعا نہ ہو اپنا

مثل عنقا ہے طائر امید
ہے مقدر رسا نہ بر امید

موج بحر ہوس ہے موج سراب
عالم آرزو ہے عالم خواب

ٹکنکل ایجوکیشن یعنی تعلیم صنعت و حرفت
پر ایک نظم لکچر

شب نظر آیا مجھے خواب مین اک مہر جمال — تھا عیان چہرۂ روشن سے مگر اضمحلال

گل سے رخسار تھے آلودۂ خاک حسرت — چاند سے چہرہ پہ بکھرے ہوئے تھے سر کے بال

رشک تھا سرو کو جس قد پہ وہ بالا سے سہی — بار سے رنج و الم کے تھا جھکا مثل ہلال

بادۂ ناز سے جو مست سدا رہتی تھی — تھی وہی نرگس مخمور پر از اشک ملال

ہو رہے تھے وہی لب آج چبانے سے سفید — برگ گل کے لئے تھا خار الم جنکا خیال

آکے بیٹھا مرے بالین پہ بصد رنج و تعب — مینے یہ حال جو دیکھا تو ہوا سخت ملال

دیکھکر اوسکو لگا بیٹھنے دل آپ ہی آپ — چھا گیا قلب حزین پر مرے اک ابر ملال

کف افسوس کو ملتا رہا مین پہلے تو — بعد کچھ دیر کے اوس ماہ سے کی پرسش حال

آپکا نام ہے کیا لائے کہانسے تشریف — اور یہ کیا حال ہے فرمائیے ای نیک خصال

دیکھکر منہ کو مرے اوسنے بصد حسرت و یاس — یون کہا آہ نہین تجھکو اب میرا خیال

مین ہون امید تری بھول گیا کیا مجکو — دہیان رکھتا تھا مرا کیسے ہی ہوتے اشغال

نہین لازم تھی تجھے زود فراموشی یہ — کچھ بھی بس آتا مگر چاہئے تھی شرکت حال

نام پر سنکے لگا دل پہ مرے تیر الم — بھر کے اشک آنکھو نمین پوچھا کہ ہوا کیا ترا حال

بول ہان درد برا ہوتا ہے محرومی کا — کر دیا دیکھ اسی درد نے میرا یہ حال

نام سے جسکے فدا ہوتی تھی روح حسرت — ہوگئی ہے اوسی امید کو اب زیست وبال

حیف صد حیف نہین کوئی بہی پرسان ہنر
وای افسوس کہ دنیا مین نہین قدر کمال

کیا اگر تو نے ریاضی مین ریاضت بہی کی
کیا اگر ہندسہ مین کوئی نہین تیری مثال

کیا جو اشکال کو سمجہا بہی تو اقلیدس کی
اکل کی شکل کے دعوی مین ہو جب سخت اشکال

بات بہی پوچہنے والا نہین جب کوئی ترا
پڑہ کے منطق کو تو بیہودہ سمجہے نہ نکال

فائدہ اِس تری جغرافیہ دانی سے جب
بیٹہنے کے لیے اک گوشہ کا ملنا ہی محال

تو تو گمنام ہے کیا تجکو ملا یہ بستلا
پڑہ کے تاریخ پڑہایا بہی اگر علم رجال

سمجہے مانا کہ نہین نثر مین تیرا مانند
سمجہے مانا کہ فن نظم ہے تجکو کمال

یہ بہی مانا کہ یہ ہین قدر کے لائق باتین
قدردان کا ہے زمانہ مین پر ان روزون کال

جب یہ حالت ہو زمانہ کی تو پہر تو ہی بتا
کسطرح سے نہو انسان کے لئے زیست وبال

سنکے یہ مینے کہا اوس سے کہ ای نیک شعور
کبہی ممکن ہی نہین اس درد کا درمان کہ محال

یہی باتین نہین کہ دی پیر خرد نے آواز
وہ یہان ہے تیر اکدہر اور ہی کہان تیرا خیال

اسکی باتین نہ جا یہ ہی امید موہوم
ایکدن فقر و ذلت مین یہ دیگی تجہے ڈال

نام کو تہوڑی سی شہرت ہے تجہے گر ابہی نئی
ارے غافل اسی عاقل نہین کسی مین کمال

یہ تو کیا ہی آئی و آئم آئی بہی اگر تو ہوتا
یونیورسٹی سی ملتا تجہے اک گولڈ میڈال (تمغہ طلائی)

یا کہ ہوتا کوئی بیرسٹر و آیل ایل بی تو
غیر کا دست نگر ہوتا نہی پڑتا ہر حال

گو کہ ہوتا ہے یہان ایسا کا ایکدست نگر
زندگی بے مدد غیر ہے دنیا مین محال

ہندستان دست نگر جیسے مسلمان ہین مگر
شاید ایسی کہین ڈہونڈہے سے ہی ملیگی نہ مثال

اور قومین ہے بازار ہنر گرم - مگر
انکو جب آیا ہے آیا ہے غلامی کا خیال

انکا پڑہنا ہے نہ پڑہنے سے زیادہ بیہودہ
سچ کہ انگلنڈ بہی جاتے ہین بہت سے ہر سال

علم کوئی بہی ہوا چہا ہے مگر سوچو تو
نہ ہے ہسٹری کی تمہین چندان حاجت
میرا مطلب نہین یہ سیکہو نہ قانون کو تم
میرا مطلب نہین یہ تم نہ کرو نوکریان
مگر اتنا تو کرو غور کہ اک قوم کی قوم
اس کو سوچو کہ گورنمنٹ کی امداد بغیر
اس تمنا سے غلامی سے مجسم ضامن
تمہیں کیا عام مسلمانوں کی حالت ہی یہی
کچہہ حکومت ہی پہ دولت کا نہین دارومدار
جنہین ہندو بہی یہودی بہی ہین زردشتی بہی
انہین یا یک اک ہی کرور لکا دہنی آ جکے دن
سے کہلا سکے لئے پیشہ وری کا میدان
قوم سے دور نہوگا کبہی ہرگز افلاس
ہے ترقی یہ صناعت کی بدولت ساری
ہے کرشمہ یہ صناعت ہی کا جو چار طرف
ہے صناعت ہی کی قوت جو ہوا ہین انسان
اہل یورپ کو ہے صنعت کی بدولت یہ عروج
کیا عجب ہمکو پہنچے کو نہ کپڑا ہاتہہ آئے
اور کپڑا بہی میسر اگر آجائے کہین

تمکو کس علم کی دنیا مین ہے حاجت فی الحال
نہ ضرورت تمہین اسکی کہ نہو پولیٹیکال
میرا مطلب نہین یہ اسمین نہو تمکو کمال
مین تو خوش ہون جو مسلمان ہون گورنر جنرل
ایک ہے بہلا پیشہ مین کسطرح کرے کسب حلال
کوئی فکر بنا سکتی ہے تمکو خوشحال
کسمین بہتر ہے کہ پیدا کرو تم آٹا دال
گہر مین کہانیکو نہین سر مین حکومت کا خیال
اور قومین بہی ہین محکوم مگر ہین خوشحال
انسے مضبوط ہے دولت نے کیا عہد وصال
سا کہہ ایک ایک کی انگلنڈ سے ہے تا بنگال
جاؤ یورپ صناعت مین کرو کسب کمال
علم جبتک کہ نہ حاصل کرین ہم ٹہیک نکال
دامن دولت یورپ ہے جو یون مالا مال
صفحہ ارض پہ پہیلا ہوا ہے ریل کا جال
اڑتا پہرتا ہے پرندون کی طرح بے پروبال
اور ہے بے ہنری سے ہمین ہر روز زوال
سیا تجہہ کا نہ اک سال اگر آئے مال
سینے کیواسطے سوزن کی عوض ہوگی کدال

کیا عجب گھر میں ہمارے نہ ہو روشن چولہا
ڈاسن و ویٹ نہ بھیجیں جو یہ شوز اور یہ ٹونس
سقے آرام طلب ہو گئے ہم جاہل ہیں
گر چلانا بھی مشینوں کا ہمیں آجائے
"یا بدست دگرے دست بدست دگری"

ہند میں دیوا سلائی کا جو پڑ جائے کال
پہ چلیں ویسی ہی سینکر ہمیں چلنا ہو محال
بند ہو جائیں جو نل پانی کا پڑ جائے کال
محض بیہودہ ہے جبتک کہ لیں ہم نہیں ٹال
کسقدر قابل عبرت ہے ہمارا یہ حال

روک دیں ریل کو انگریز اگر اے ضامن
حیدرآباد سے کنتور کو جانا ہو محال

حسرت

دور ہو سامنے سے اے غم دلدوز کہیں
تجھسے بڑھکر کوئی نکلیگا نہ سفاک و لعین

روز منحوس و شب تار کے فرزند ہیں
سچ ہی دنیا میں کسیکا بھی تجھسے ورد نہیں

کون ہے وہ جسے تو نے نہ پریشان کیا
کتنے گھر ہو گئے وہ تو نے جنہیں ویران کیا

قعر تنہائی و عزلت کہیں ڈھونڈھ اب جاکر
چھوڑ للہ مجھے دیکھہ کوئی اور ہی گھر

جس سے بڑھکر نہو منظر کوئی پر ہول و خطر
ساتھ تیرے نہیں ممکن کہ ہو انساں کی بسر

ایسے خونخوار سے دشمن کو بھی اللہ بچائے
کسی بدبخت کی محفل میں بھی تو راہ نہ پائے

تو وہ اژدر ہے خدا خلق کو دے جس سے پناہ
دیکھہ گوشہ وہ تری دل کی طرح ہو جو سیاہ

تو ہے وہ دیو کہ دنیا کو کرے دم میں تباہ
شب تاریک کو ڈھونڈھ ہے نہ ملے جسکی راہ

مجھسے کیا کام تجھے دور ہو مردود کہین
بزم ہستی سے تری شکل ہو نابود کہین

جانکے اب تو بھی اٹھین گھاٹیو نہین ہو پنہان — جو ہون تیرے دل تاریک کی صورت ویران
کون ہی جو تری ہاتھ سے نہین ہی نالان — کانپ اوٹھتا ہی تری نام سے ہر پیر و جوان

پھر نچھوڑا اوسے ہرگز جسے تاکا تھنے
دل جو آباد تھے ڈالا وہین ڈاکا تونے

دیکھ سکتا نہین جسطرح سے تو خوش حال — یوہین تجکو نہین بہاتی تری صورت کال
شادمانی کے لئے دلمین جگہہ کر خال — کوئی ساعت مین مسرت ہے اب آنیوالی

راحت روح روان فیض کرم اوسکا ہے
مشتری اور عطارد سے جنم اوس کا ہے

یہ مسرت وہ ہی بیکس[۱] نے ہے جسکو پالا — یہ مسرت وہ ہے جم جسکا تھا دل سے شیدا
بزم عشرت مین اسی شمع کا ہے اُجیالا[۲] — خیر مقدم مین اسی شعلہ کے تھا جشن سدہ[۳]

بادہ ساغر جم نشہ مل ہے تو یہ ہے
رونق باغ جہان نکہت گل ہے تو یہ ہے

حاصل کشت مراد و ثمر نخل امل — گل گلزار جوانی شجر عمر کا پھل

[۱] بیکس بکسر موحدہ و فتح کاف عربی - یونانی میتھالوجی یا دیو افسانون مین شراب اور عیش و عشرت کے دیوتا کا نام ہے ۱۲ [۲] اجیالا اگرچہ لکھنو کی زبان حال مین اب متروک ہے اور اُس کی جگہ اُجالا بولا جاتا ہی مگر چونکہ یہ زبان ہندی مین یوہین صحیح ہے اسلئے مینے اسکا استعمال کی جسارت کی۔ [۳] جشن سدہ۔ دنیا کا سب سے بڑا پہلا جشن جو جمشید نے پتھر سے آگ نکلنے پر کیا تہا ۱۲

یہ جو غمخوار ہو بیکل کو بھی آجائے کل | یہ جو دلدار ہو جنگل مین منا او منگل

اسکے باعث سے ہر اک دل کا چمن تازہ ہے
چہرہ شاہد عشرت کا یہی غازہ ہے

یہ پری وہ ہے کہ سب حسن پہ جسکے ہین نثار | دلربا اسکی ادائین ہین تو دلکش اطوار
آدمی وہ نہین آتا ہو نہ اسیر جسے پیار | سارے عالم کی ہے معشوق یہ شوخ طرار

یہ اگر آنکھ پھرا لے تو قیامت ہو جائے
بزم ماتم ابھی ہر محفل عشرت ہو جائے

یہ نہو پاس تو رہتی ہے طبیعت بیکل | یہ نہو ساتھ تو آجائے حواسون مین خلل
یہ نہو گر تو چلے پھر کبھی دنیا کی نہ کل | یہ نہو گر تو کرین لوگ تمنائے اجل

یہ نہو گر تو رہائی کو اسیری سمجھو
یہ نہو گر تو امیری کو فقیری سمجھو

ہے مسرت ہی اولوالعزمی و ہمت کی دلیل | ہے مسرت ہی کرم اور سخاوت کی دلیل
ہے مسرت ہی مواخاۃ و مروت کی دلیل | ہے مسرت ہی ہر اک روح کو راحت کی دلیل

گر مسرت نہو حاصل تو ہے دولت کیا چیز
یہ نہین گر تو ہے دنیا کی حکومت نا چیز

اے مسرت ادھر آ مین تری صورت کے نثار | پھینک دے سر سے اوٹھا کر کہین افکار کا بار
جلد دھو دے دل غم دیدہ سے کلفت کا غبار | ساغر بادۂ عشرت کو بنا دے سرشار

تیرا عاشق ہون مجھے تیری محبت سے کام
نہ فقیری سے غرض ہے نہ امارت سے ہے کام

تیرے ساتھہ آئی اگر دلمین جوانی کی امنگ
خوش کرون تجھکو دکھا کر حمین نظم کا رنگ
وہ ہنسی کھیل وہ چہلین وہ بشاشت وہ ترنگ
ٹہنکے ہوجا مجھے بلبل خوش لہجہ بہی تنگ
پر یہ خدمت تری جسوقت براے مجھے
کہین پہر تو نہ کبہی آنکہہ چراے مجھے

کر یہ اقرار کرے گی نہ کبہی کیا دی
ایک پہلو مین ہو تو ایک طرف آزادی
تاکہ ہو خلق مین حاصل مجھے سچی شادی
انہین پر پولنے رہی گھر کی سدا آبادی
عمر بہر مین نچہوڑون کبہی ہرگز تجھکو
چہوڑ دے تو نہ کہین سے تو یہی ڈر ہے مجکو

مینے دیکھے ہین بہت عیش و مسرت والی
مینے دیکھے ہین بہت دولت و ثروت والے
مینے دیکھے ہین بہت محفل عشرت والے
مینے دیکھے ہین بہت شوکت و حشمت والے
تجکو ان سب سے ہی اخلاص بڑہاتے دیکھا
وقت پر ایک کو بہی کام نہ آتے دیکھا

دیکھہ یہ کوئی بڑا سننے کی بات نہین
کونسا شہر ہے وہ جسمین خرابات نہین
کونسی مے سبب تلخی اوقات نہین
کون کردار ہے وہ جس کی مکافات نہین
جو مقدر ہی مین لکھا ہو مٹائی اوسے کون
ہین ہاتہوسی بگاڑین تو بنائی اوسے کون

ساتھہ تو دیگی جبہی جبکہ نہ ہم جلد ہی بڑہین
ٹھنڈا لوہا کبہی بڑہتا نہین کتنا ہی گڑہین
پاسکے تہوڑا سا سہارا نہ بہت سر پہ چڑہین
بردباری کا سبق چاہئی ہم غم سے پڑہین
تجھپہ اترائین نہ اوسکو بگڑا ہستے دیکھین

رنج ایک آنکھ سے ایک آنکھ سے راحت دیکھنا

باران رحمت

حمد شایان ہے اوس اگانے کو — جسنے پیدا کیا زمانے کو

ارض و افلاک اور جبال و بحار — روز و ماہ و سنین و لیل و نہار

کہین سختی ہے اور کہین نرمی — کبھی جاڑا ہے اور کبھی گرمی

انمین ایک ایک کی فضا ہے الگ — انمین ایک ایک کی ہوا ہے الگ

گذرا جاڑون کا خوشگوار سمان — لگے گرمی سے مانگنے سب امان

گرمی اور وہ بہی ہند کی گرمی — اہل یورپ چلے ہین نیلگری !

بادہ خوارون نے چھوڑدی ہے شراب — چاے کو اب ہے خواہش شربت آب

پنکھا قلیونکی بڑھ گئی تنخواہ — ہر طرف ہے مچی تراہ تراہ

رند باران کی مانگتے ہین دعا — آنکھین ہر دم لڑی ہین سوی سما

شاق بنت عنب کی ہے دوری — روز افزون ہے درد مہجوری

کس قیامت کی ابکی گرمی ہے — جسم کی ہڈیا پگہلی جاتی ہے

روز نگرا جلیبہ کا پڑے یارب
اس مصیبت سے جی بچے یارب

لو لگا مرگ آگئی برسات — جان مین جان آئی پائی نجات

چرخ نیلی نے پھر قبا بدلی — مہر نے پھر محل سرا بدلی

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلی بارے — دل کی کھلنے لگی کلی بارے

جھوم کر کیسا اوٹھا وہ ابر بہار | ڈہمی ڈہمی وہ پڑ رہی ہے پہوار

دہو گیا دل سے کلفتوں کا غبار | سب کے سب آج رند ہیں سرشار

غول کے غول پھر وہ آنے لگے | دہوم میخانہ مین مچانے لگے

دخت رز کے یہ چاہنے والے | سب مین الفت نباہنے والے

جان جائے جگر جلے تو جلے | آبرو خاک مین ملے تو ملے

مئے و معشوق و جام و مینا ہو | انکا ساقی ہو اور دنیا ہو

اب تو قسمت سے آگئی برسات | زندگی موت ہے خدا کے ہات

ہان کوئی جام تو پلا ساقی
عینک اچھی سے اک چڑہا ساقی

آج کرنی ہے چلکے باغ کی سیر | اور ہے منظور دشت و راغ کی سیر

تو بھی کھڑکی سے سر نکال ذرا | دیکھ چھائی ہے کیسی کالی گھٹا

دیکھ بارش کا معجزہ ساقی | ایک ہین ارض اور سما ساقی

سد اب کشش کا صاف ہوا | ابر رحمت نے تار باندہ دیا

قحط نے ابکی مار رکہا تہا | بارے خالق نے اپنا فضل کیا

یہ جو بادل بہت گرجتے ہین | قدرتی شادیانے بجتے ہین

کہین جھینگر ہی راگ گاتے ہین | کہین مینڈک ہی غل مچاتے ہین

یہ پہوار اور یہ گھٹا گھنگھور | کوک کوئل کی اور مور کا شور

عیش و عشرت کا ہے یہی ہنگام | شاد و فرحان ہین سب خواص و عوام

باغبان آج ہو رہے ہین نہال | کاشتکارونکا موہنہ خوشی سے ہے لال

کوئی پودے کہین بٹھاتا ہے | کوئی شاخین کہین لگاتا ہے
کوئی ہل لیکے گھر سے آتا ہے | بیٹھے پانی مین کھیت جاتا ہے
سردی کھانے کا غم نہین اسکو | عید سے دن یہ کم نہین اسکو

الغرض اک عجب بہار ہے آج
جسکو دیکھو وہ محو کار ہے آج

چارون بعد آکے دیکھئے گا | یان کا کچھ رنگ اور ہی ہوگا
ہر طرف کھیت لہلہائین گے | دشت کو آپ باغ پائینگے

باغ کا کچھ نپوچھئے احوال
زیر گل سے ہین شاخین مالا مال

ہین عروس چمن نہائے ہوئے | تن پہ خلعت نئے سجائے ہوئے
دیکھکر اسکو وہ اکڑتا ہے | حسن سے اپنے آپ لڑتا ہے
شاخین مستانہ وار جھومتی ہین | کلیان پھولونکی منہ کو چومتی ہین
آب رحمت سے آنکھ دہلوائی | آج نرگس نے بھی شفا پائی
پر ہے تالابون کی خوشی وہ چند | شور لبیک ہر طرف ہے بلند
قطرہ جو آسمان سے گرتا ہے | آب تالاب گرد پھرتا ہے
آبشارونکی ہے بہار الگ | انکا طنبورا الگ ہے تار الگ
اسکے نغمون کا ہے نرا ڈول | دن کو پر لطف رات کو پر ہول
کوہ جو تھے درشت نا سادہ مزاج | دہان پوشاک وہ بھی پہنے ہین آج
ابکی بارش مین لہر آہی گئی | رنگ اپنا یہ کچھ جما ہی گئی

الغرض یہ عجیب موسم ہے
یہی وجہ بقاے عالم ہے

اس کو کہتے ہین رحمت یزدان — بالیقین ہے تو یہ ہے جانجہان
اس سے عالم کی کہیتیان ہین ہری — سو تیون سے جہان کی گود بہری
اس سے سرسبز دشت و باغ و چمن — اس سے سرشار نہر و چشمہ و دن
اس سے لبریز جام عشرت خلق — دور اس سے غبار کلفت خلق
تاجر اس کے سبب سے مالا مال — کشتکار اسکی وجہ سے خوشحال
گلستان پر بہار اس سے ہے — باغ پُر برگ و بار اس سے ہے
ندیان سب اسی سے جاری ہین — چشمے دوکان آبکاری ہین
اسکے الطاف بے نہایت ہین — اسکے اوصاف بے بدایت ہین
فیض جاری رہیگا اسکا مدام — ضامن اب بس نہین یہ تیرا کام

ہستی بے ثبات سے انسان
رحمت کردگار بے پایان

راستبازی

اے خضر طریق راستبازی — گمگشتہ ہون راہ پر لگادے
ہمت کوتاہ دور منزل — پر ہول و خطر ہین سارے جادے
دشت پر خار راہ بین سے — کیونکر طے ہوگا یہ بتادے
کس سمت سے کوئے نیکنامی — تو دور سے سمت مجھے دکھادے

شاید فیض قدم سے تیرے — پاؤں میں مرے خدا سکت دے

نیکی

عقل سے اپنی کیا میں نے سوال — کام کیا کیجیے بڑے جس سے وقار
بولی الله یحب المحسنین — حسن نیت پر ہے عزت کا مدار
کیجیے نیکی اپنے اور بیگانہ سے — اس سے بڑھکر کیا ہے وجہ افتخار

عیب جوئی اور گناہ میں فرق

کہا واعظ نے کل یہ ضامن سے — ہے جو انسان گناہگار خدا
اپنے مالک کا ڈر نہیں جسکو — نہیں خلقت سے جسکو شرم و حیا
عیب کرنے میں جسکو باک نہیں — نہیں غیرت سے مس جسے اصلا
آگ لگتی ہے تن بدن میں مرے — ہو نہیں ایسا کسی کو گر پاتا
کہا ضامن نے ہے بجا ارشاد — پر ہے حضرت میں اس میں فرق اتنا
آپ ہیں نیک کو بھی بد کہتے — وہ برے کو بھی جانتا ہے بھلا
اپنی نیکی پہ فخر آپ کو ہے — اور اوس کو ہے اعتراف خطا

آپ ہی اس میں اب کریں انصاف
میں تو کچھ عرض کر نہیں سکتا

مذہب کی پابندی کو اتفاق مین کیا دخل ہے

ایک صحاف جو بازار مین کل — باندھتا جلد مجھے آیا نظر
ساتھ ضامن ہی تھا میرے اوسوقت — کیونکہ ہمدم ہے مرا اور یاور
مینے ازراہ تفنن پوچھا — اہل مذہب کو ہے کیا فوق باسیر
پہلے کچھ دیر تو ساکت وہ رہا — پھر جواب اوسنے دیا یون ہنسکر
یہ ہے گر جامع اوراق کتب — تو ہین وہ جامع افراد بشر

عصمت بی بی از بے چادری

ضامن نے اک گداسے کل راہ مین یہ پوچھا — اہل دول کی اکثر کرتا ہے جو مذمت
دولت کہین سے تجکو مل جاے گر تو کیسا؟ — بولا کہ بھائی اسکو کیا جانئے کیا ہو حالت

نیکنامی

نیکنامی عجیب دولت ہے — اس سے بڑھکر جہان مین ہی کیا چیز
جان دیکر یہ ہاتھ آے اگر — تو اسے جان سے جان عزیز

سخت کلامی

لگائی تیر جو بند آنکھ کرکے تیر انداز — پڑے نشان پہ کرے یا ہدف کسیکا جگر
اسیطرح سے جو بے سوچے بات کی ضامن — نہ جانے کیسا ہو سامع کے دلپہ اسکا اثر

اشرف المخلوقات

ہاتھ میں معمار کے پتھر ہے جو چاہے کرے — اوسکو مسجد میں لگا دے یا بنا دے بتکدہ
طبع انسانی یوہین محکوم ہے انسان کی — اوس کے بس میں ہے کہ چاہے اسکو دے جیسا بنا
اشرف المخلوق وہی کام لے جو عقل سے — بدترین خلق ہے جو جہل کا پیرو ہوا

تہذیب اخلاق

لوہے سے سخت چیز بھی دنیا میں ہے کوئی — جو شکل چاہیے اوس کی بنا لے گر لوہار
عادت درست کر نہ سکے اپنی آدمی — حسرت ہے جائے حیف ولیکن یہ بھی اختیار

ایک گداے بے شرم کی سچی حکایت

سنئے کل کا واقعہ ایک شاہ صاحب جو مسلمان تھے — صدا دیتے ہوئے در پہ ہمارے بھی چلے آئے
ہوئے یوں نعرہ زن آکر کہ مائی کل سے بھوکا ہوں — ادا کر دی اجر مولا راہ پر اوس کی جو کہلوائے
پہ سنکر ایک ماما لیکے کچھ چانول گئی باہر — کیا اوس بھیک کو رد اور سنائیں خوب برا
کہا کیا راہ مولا کا بھی سودا ہو نہیں سکتا — کریں کیا لیکے یہ کچھ پیسے ہوں تو ہمکو دلوائے
سنا یہ جب شہرت کا مجکو شعر یاد آیا — کہا سنتے تو سب ہی المدد رحمت اوسے فرمائے

گدائی را بہ نخوت میکنند امروز درویشان
چہ میکردند اگر میداشتند این قوم دنیا را

وقت [1]

دریاؤں اور وقت کی ہے چال ایک سی
بہتے ہیں دونوں ایک ہی رفتار سے سدا

روکے انہیں کسی کی بھلا کیا مجال ہے
سلطان کی فوج ہو کہ ہو عباد کی دعا

گرتا ہے بحر میں وہ تو بحر ابد میں یہ
حالت میں انکی فرق نہیں کوئی ظاہرا

لیکن خدا نے چشم بصیرت ہے جنکو دی
ہے فرق ایک انکی نظر میں بہت بڑا

یعنے کہ بے نتیجہ نہیں آب کی روش
دریا جہاں سے گذرے مقرر ہو فائدہ

شاداب ہوں درخت تو سرسبز مرغزار
کھیتی ہری ہو اور مقامات سیر ہوا

لیکن جو وقت کو یوں ہیں بیکار چھوڑ دیتے
الٹا ضرر ہو نفع کہاں شاید و کجا

زمانہ کی رفتار

وہ سبک رو ہوں میں کہ مثل نسیم
ایک[illegible] ہیں مجکو وادی و کہسار

قید بھی گر رہوں تو سر صحرا سے
اک[illegible] حالت پہ کب مجھے ہے قرار

ہواں وہ وحشی کہ جیسے سنکتے ہیں
[illegible]ش کے روز لیل و نہار

مہر جلتا ہے دیکھکر مری چال
ماہ ہے میرا اک جلو بردار

کوہ و صحرا کو ساتھ لیکے پہ[illegible]
[illegible] ثابت کو کر دیا سیار

[1] دراصل یہ مضمون ایک انگریزی نظم کے بعض اشعار کا ہے لیکن چونکہ لکھتے وقت نہ تو وہ اصل نظم پیش نظر تھی اور نہ مصنف ہی کا نام یاد ہے اسلیے اسکو ترجمونکے شمار سے الگ کرلیا گیا۔

گنبد تیز گرد گردون بھی — تھم گیا خستہ ہو کے آخر کار
قصر سب حکمت فلاطون کے — میری چل پھر مین ہو گئے مسمار
پھری گردش کا کیا ہو اندازہ — کس نے دیکھی خیال کی رفتار

مگر اس دوڑ دھوپ پر بھی رہا
بہت آگے زمانہ غدار

قناعت

ہے سلطنت مجھے اک عزامن قنع کا خیال — سکون قلب ہی کو جانتا ہون مین راحت
ہمیشہ رہتا ہی دل میرا اپنے حال مین مست — ہے میرے سینہ مین پنہان جہان کی نعمت
یہ ہی وہ چیز کہ جسمین نہین زوال کو دخل — بغیر منت غیری ملی ہے یہ دولت
ہین خواہشین مری تھوڑی سی تا ہی سب ایسی — کہ پورے ہونے مین جنکے ذرا نہو دقت
سبب یہ ہے کہ ہمیشہ سے میرا یا ہی طلب — ہو نہین کبھی بیرون حیطہ قدرت
مجھے امید کسی سے نہین سواے خدا — اوسی سے رنج بھی ہی اور اوسی سے ہی راحت
اوسی کا قہر وعنایت ہے وجہ بیم ورجا — اوسکے ہاتھ سے ملتی ہے ذلت وعزت
اوس کی ذات ہی دنیا مین قاضی الحاجات — کسیکے سامنے کیون لیکے جائین ہم حاجت
ہوس رہے نہ کسی چیز کی جہان مین پھر — عطا کرے وہ اگر عقل وجسم کو صحت

زندہ دلی

جو پوچھیے کسی صوفی سے زندگی کیا ہے — تو سر ہلا کے عجب تمکنت سے کہتا ہے

پل شکستہ ہے اک اپنی ہستی فانی — حوادثات زمانہ ہیں بحر طوفانی
جہان شور و شغب ہے یہ ولولے ہی نہیں — مکان عیش و طرب ہے یہ راستہ ہی نہیں
عجیب منظر پر لطف و پر فضا ہے مگر — کھلیں جو خواب سے آنکھیں تو ہے اندھیرا گھر
غنی ہیں شال میں مست اور گدا ہیں کمبل میں مست — بجا ہے خود ہے ہر اک اپنے اپنے حال میں مست
سرور بادۂ عشرت سے کوئی ہے بیحس — وفور رنج و مصیبات سے کوئی ہے بیحس
ہے بادشاہ جہان میں کوئی گدا کوئی — کوئی ہے صاحب ثروت تو بینوا کوئی
یہ سچ مثل ہے کہ دولت ہے چلتی پھرتی چھاؤں — نہ ٹھہرے ناچنے والے کے اک جگہ پر پاؤں
حماقتوں سے کوئی اور کوئی مقدر سے — بنا گدا ہے تونگر گدا تونگر سے
غرض عجیب ہے قانون ایزدی سرکار — ہے کاروبار کا جس پر بشر کے دار و مدار
بدلتا رہتا ہے ہر آن میں زمانہ کا رنگ — ہیں آج خاک نشین کل تھے صاحب اورنگ
نتیجہ کلفت و زحمت ہے عیش بیجا کا — خمار بادۂ تند اور تہی ہے جا نفسہا
تباہ ہوتے ہیں آوارگی کے ہاتھوں ہم — اخیر عمر میں کھاتے ہیں پھر شباب کا غم
پھر ایسے رونے سے بے وقت کا نتیجہ کیا — کبھی کسی کو گیا وقت ہاتھ آ سکا
اگرچہ کم تھا نہ کچھ اپنی زیست کا حصہ — یہ ہمکو ہوش میں لانیکو کافی نہ ہوا
کیے وہ کام کہ گویا نہ تھا ہمیں کچھ کام — وہ شرط دوڑی کہ جسکا نہیں کوئی انعام
جو یاد کرتے ہیں وہ دن ملال ہوتا ہے — خود اپنے فعلوں سے اب انفعال ہوتا ہے
بہ غور کیجیے تو اقوال منطقی ہیں غلط — جو سوچیے تو یہ اوہام فلسفی ہیں غلط
غلط ہے وعدۂ کفر و فکر دین ہی غلط — تمام وسوسۂ ابدا و طین ہے غلط
غلط ہے سب وہ جو کچھ ہم خیال کرتے ہیں — کہ عمر رفتہ کی خاطر ملال کرتے ہیں

غلط تھا وہ بھی جو کہتے تھے آس ہی ہمکو
ہے گرچہ سچ کہ یہ دنیا خیال و خواب ہی صرف
نہ چاہیئے کہ مسرت ہو دل میں پوشیدہ
اٹھاؤ آنکھ ذرا سے نہ رکھو بار الم
وضائے دہر کی کچھ خوش ادائیاں دیکھو
عروس دہر ہے فرخندہ حال ویسی ہی
اسی طرح سے لبھاتی ہے دل ادا اوسکی
سحر کو دیتی ہے ہر روز اب بھی خلعت نور
ہے رنگ روح فزا صبح کو چمن کا وہی
اوسیطرح سے دمن میں ہے فرش زنگاری
ہیں بلبلوں کے وہی نغمے شاخساروں پر
وہی پرانی خزان و بہار مین ہے لاگ
اسیطرح کی روانی ہے آبشاروں میں
غرضکہ دشت و جبل بحر و کان و ارض و سما
ہیں ذرہ ذرہ میں دلچسپیاں قیامت کی
ہزار طرح کے سامان عیش ہیں پیراستہ
خدا جو گوش نصیحت نیوش دے تمکو
نہ چاہیئے غم ماضی و فکر مستقبل
کہ نام زندہ دلی کا ہے زندگی ضامن

غلط ہے یہ بھی جو کہتے ہیں یاس ہی ہمکو
ہے گرچہ سچ کہ محیط جہان سراب ہی صرف
وہی ہلال ہے نظارہ سب کریں جسکا
گذر گیا جو زمانہ عبث ہے اسکا غم
خدا کی غور سے قدرت نمائیاں دیکھو
کہ جیسی روز ازل شادمان و فرحان تھی
ہے ساری نوع بشر اب بھی مبتلا اوسکی
ہے بھرتی موتیوں سے دامن شب دیجور
ہے ڈھنگ رات کو انجم کی انجمن کا وہی
اوسی روش سے چمن میں ہوئی ہے گلکاری
گلوں کا جور و ستم ہے وہی ہزاروں پر
وہی قدیم کی گل اور خار میں ہے لاگ
ہے نزہت آب ہی سی اب بھی مرغزاروں میں
ہے ایک رنگ یہ روز ازل سی سبکی فضا
نظر نہ آئیں تو سمجھو کمی بصارت کی
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست
ہنسی خوشی سے بسر یہ دو روزہ عمر کرو
رضائے دوست پہ راضی رہی ہمیشہ دل
یہی ہے بندہ کی مقبول بندگی ضامن

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
غزل ۱	۸	انکا	ان کا	۴۶	۹	نورتہ	نورستہ
۱۴	۱۰	سلطان	سلطان و	۴۷	۷	رسے	سے
"	"	بہوتنا	بہوان تنہا	"	۹	اک	تاک
"	"	اعتقاد	اعتقاد و	"	۱۲	جیکا	جبکا
۱۱	۷	کا نور	کا نور	۵۵	۱۱	کیک	کیک لو
"	۱۳	وہ لو سے زہرہ	اوسے یوں کہو	۶۴	۹	اوسکو بٹھا کر	بٹھلا کر
۱۳	۱۶	حادی	عادی	۶۶	۱۳	تب	جو
۱۴	۱۷	جہلک	چمک	۸۳	۷	اوس کا چپانہ	سکا پیانہ
۱۵	۱	منڈلاتا	منڈلاتا	۸۴	۴	گہروالی	گہروالی
"	۷	آتشیاز	آتشیار	۸۴	۱۴	نگرہ	نگر
۱۹	۶	گاہ سے	گا سے	۹۸	۱	تدا سکنا	سکتے تہ دا
"	۱۳	بازیگر	انگیز	۱۰۴	۲	دروزہ	دور وزہ
۳۹	۱۷	کچھ ماہیت انسان کی	ماہیت پانسانی کی				
۴۵	۱۳	مہالوت	مہاوت				

نوٹ- کتاب ہذا کی بابت رجسٹری ہو چکی ہے کوئی صاحب بقصد طبع نفرمائیں -

اشتہار

مندرجہ ذیل کتابیں ہمارے پاس سے بذریعہ ویلیو پے ایبل یا نقد قیمت بھیجنے پر مل سکتی ہیں۔ زیادہ جلد والے خریداروں کو معقول کمیشن دیجائے گی۔

ارمغان فرنگ .... قیمت ۱۲ ار

دیوان حبیب کنتوری .... عکا ؍ ۹ ر

مخمس حبیب .... ۲ ر

مدح محبوب مصنفہ حضرت حبیب کنتوری .... ۴ ر

دیوان عالم موسوم بہ مذاق عشق .... عہ ر

" " مع تصویر عکسی .... ۱۲ ر

نوٹ ۔ ہر حالت میں محصول ڈاک ذمہ خریدار ہے ۔

المشتہر

سید محمد ظفر کنتوری کمشنگ گوشہ محل حیدرآباد دکن

جشن مبارک چہل سالہ

آقائے ولی نعمت اعلیٰحضرت قدر قدرت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

یادگار

مفتاح الالسنہ

نسخہ ہذا

حسب ارشاد و اعانت عالیجناب معلی القاب مہاراجہ یمین السلطنت بہادر

دام اقبالہ امیر اعظم ریاست حیدرآباد دکن۔ تالیف ہوا

اس نسخہ کو

حقیر مرزا عارف علی بیگ ابن حکیم علی مرزا صاحب مرحوم تنخواہ دار موروثی

سرکار آصفیہ نے تالیف کیا حق تالیف محفوظ ہے کوئی صاحب

قصد طبع نفرمائیں

مطبوعہ مطبع صاحب دکن واقع بازار [illegible]

قیمت مجلد ... ۵ بلا جلد

۱۰۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالق اکبر کی بیحساب عطا کی ہوئی نعمتوں مین سے یہہ بھی ایک نعمت عظمی ہے کہ انسان کو نطق کا مادہ بخشا اور اظہار مدعا کیلئے گویائی اور دوسرونکے خیال کو سمجھنے کیواسطے قوت سخن فہمی عطا کی جسکے شکریہ کی کوئی حد نہین ہوسکتی اور درود بیحد و اسکے حبیب پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جنکے وسیلہ ہی سے ہمین اپنے اللہ جل شانہٗ کی شناسائی حاصل ہوسکتی ہے مختصراً یہہ کہ درحقیقت حق تقدس وتعالی کو سوای آنحضرت کے کسی نے نہین پہچانا اور آنحضرت کو سوای خداوند عالم کے کسی نے نہین پہچانا شعر غالب ثنای خواجہ بیزدان گذاشتیم ؎ کان ذات پاک مرتبہ دان محمد است ۔ مولفین کتب کا طریقہ ہمیشہ یہہ ہے کہ اللہ تعالی اور اُسکے حبیب کی حمد وثنا کے بعد خدائی مجازی ظل اللہ یعنی سلطان زمان کی بھی کچھہ تعریف کی جائے چنانچہ بلحاظ

ایک موروثی نمک خوار ہونے کے ہمارا فرض نہایت اہم ہے کہ اپنے آقائے ولی نعمت اعلیحضرت قدر قدرت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نواب میر محبوب علیخان فتح جنگ نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی مدح سے اپنے ہر کام کا عنوان کریں لیکن محامد و فضائل خسروی وسیع سے وسیع تر ہیں اور ہمارا حوصلہ فہم و بیان ضیق سے ضیق ترین ہے اسلئے صرف اسی پر اکتفا کرنا پڑا کہ اس خداوند نعمت کی رعایا پروری اور احسانات کی شکریہ کے امکان سے اپنی کوتاہی کا اعتراف کریں ہمارے خداوند نعمت کی اعلی وہ بہتر فرمانروائی اور رعایا پروری کا کافی ثبوت یہہ ہے کہ دنیوالا آپکے عقیدت مند رعایا ہمیشہ آزادا آپکے پرامن سایۂ حکومت کی خوشی میں ایک یادگار مثال قایم کرنے پر مصروف ہے در یہہ رسلو جو اللہ جل شانہ سے ہماری یہہ دعا ہے کہ ابدالاباد آپکو قایم رکھے اور ایسی ہی

ہزارون جشن جوبلی رعایا کو دیکھنا نصیب کرے آمین ثم آمین۔

ہمارے ہردلعزیز مدارالمہام ریاست سر مہاراجہ کشن پرشاد یمین السلطنت جی سی آئی ای کے نے دورۂ ضلع اندور (نظام آباد) کے زمانہ مین عام ملازمین ریاست کیلئے زبان ملکی سے واقفیت پیدا کرنیکی ہدایت صادر فرمائی ہی یہہ امر ملازمین کی حق شناسی اور اُنکی آیندہ ترقی کا خیال مرکوز خاطر رہنیکی بین دلیل ہی لیکن کمترین المسمی مرزا عارف علی بیگ ولد حکیم علی مرزا صاحب قبلہ مرحوم مغفور کہ حد علم تک تابحال کوئی کتاب جو مختلف زبانونکی الفاظ کا مختصر سا مجموعہ ہو مرتب شایع نہین پائی گئی جس سی ملازمین وغیرہم کو کچھہ مدد ملسکے اور وہ بسہولت فرایض خدمت کیساتھہ ساتھہ دوسری زبان سی بھی واقفیت حاصل کرلین اسی لئے مکرمی جناب راجہ جیونت راو صاحب بہادر نبیرۂ راجہ راو رنبھا جیونت والی نے مجھہ ناچیز کو اس طرف شوق دلایا اور مخدومی جناب سید حسین علیخان صاحب خلف نواب حیدر نواز جنگ بہادر مرحوم مغفور مہتمم صفائی بلدہ نے مجھسے ایسی کتاب کی ترتیب کی فرمائش کی اور ساتھہ ہی میرے ابن الاعم

قدردان علم وہنر عالیجناب راجہ راؤ رنبہا جونت بہادر امیر اعظم ریاست حیدرآباد دکن نے
ارشاد فرمایا کہ تو چند بالاختصار کچھہ الفاظ اردو و فارسی تلنگی مرہٹی انگریزی جو معمولی ضروریات
روزمرہ کیلئے بکار آمد ہون ایک جا کر کے ہماری جانب سے طبع کرادے جس سے عام رعایا سرکار عالی
کچھہ فایدہ حاصل کرسکی لہذا بنظر تعمیل ارشاد عالیجناب راجہ صاحب ممدوح یہہ حقیر اس جانب
متوجہ ہوا جسکا نتیجہ ناظرین کے روبرو پیش ہے لیکن باعتبار ذاتی مین خود مطمئن نہین ہون کہ
یہہ کتاب نقائص و اغلاط سے پاک ہوگی اسلئے اندیشہ ہے اس مشتاقان زبان ملکی وغیرہ کو
کافی مدد نہ ملے تاہم بخیال اسکے کہ "بالکل نہونیسے کچھہ ہونا ہی بہتر ہے" یہہ ضرور ہے کہ یہہ
کتاب (معرفۃ الالسنہ) غیر مفید بھی ثابت نہوگی لہذا اسیقدر عام فایدہ سے مجھے
میری محنت کا کافی صلہ ملجائیگا اور مین مشکور ہونگا بلحاظ "الانسان مرکب من الخطاء
والنسیان" مجھے ناظرین کتاب سے عفو مندانہ امید بہروسہ ہے کہ شعر
بپوش گر بخطائی رسی و طعنہ مزن ۔ کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

آسمانی چیزوں کے نام (۱)

انگریزی	مرہٹی	تلنگی
گاڈ	ایشور	دیوڈو
God	ईश्वर	దేవుడు
ہیون	ویکنٹ	ویکنٹھم
Heaven	वैकुंठ	వైకుంఠము
ہل	نرک	نرکم
Hell	नर्क	నరకము
اسکائی	آکاشش	آکاشم
Sky	आकाश	ఆకాశము
آرتھ	بھومی	بھومی
Earth	भूमि	భూమి

ورلڈ	پرتھوی	پرپنچم	گیتی - دنیا
World	पृथ्वी	ప్రపంచము	جہان
سن	سوریَ	سوریوڑو	آفتاب
Sun	सूर्य	సూర్యుడు	خورشید سورج
مون	چندر	چندروڑو	قمر
Moon	चंद्र	చంద్రుడు	چاند - مہ - بدر
کلوڈ	ابھال	میگھمو	ابر - بادل
Cloud	अभाळ	మేఘము	سحاب
رین	پاؤس	ورشمو	باران = برسات
Rain	पाऊस	వర్షము	مینہ = بارش
ایر	وارا	گالی	باد
Air	वारा	గాలి	ہوا

لائٹننگ	ویز	پڑوگو	برق
Lightning	वीज.	పిడుగు	بجلی
سن شائن	اون	ینڈا	دھوپ
Sunshine	ऊन.	ఎండ	تاب آفتاب
شیڈ	ساولی	نیڑا	چھاؤں = سایہ = پرتو
Shade	सावली.	నీడ	ظل عکس
اسٹار	نکشتر	چکلو = نکشترملو	اختر = تارا
Stars	नक्षत्र	చుక్కలు. నక్షత్రములు.	سیارگان
ڈے لائٹ	اوجیڑ	پگٹی ویلگو	روز روشن
Daylight	उजेड	పగటి వెలుగు	اجالا
مون لائٹ	چاندنے	وینِل	چاندنی
Moonlight	चांदणे.	వెన్నెల	شب مہتاب

ڈارک	اندہار	چیکٹی	انڈھیرا = تاریکی
Durk	अंधार	చీకటి	ظلمت
تھنڈر	میگھ گرجنے	اورمو	گرجنا
Thunder	मेघगर्जने	ఉరుము	غریدن
اوشن	سمدر	سمدرم	بحر
Ocean	समुद्र	సముద్రము.	سمندر
ریور	ندی	ندی - ایرو	ندی
River	नदी.	నది ఏరు	رود = جوی
ول	وہیر	بباوی	باولی
Well	विहीर	బావి	چاہ
ہیل اسٹون	گار	دن گنڈو	ژاله
Hailstone	गार.	వడగండ్లు	تگرگ

کنال	پاٹ - وہرن	کالوہ	نالا
Canal	पाट = वहण	కాలువ	نہر
ٹیانک	تل	چروؤ	تالاب
Tank	तळे	చెరువు	کول
پانڈ	لہان تل	کنٹہ	کنٹہ
Pond	लहान तळे	కుంట	تالاب خورد
واٹر	پانی - جل	نیلو	پانی
Water	पाणी · जळ	నీళ్లు	آب - نار
اسٹون	دگڑ	رائی	سنگ - پتھر
Stone	दगड	రాయి	حجر
بارک	سال	تولو	چھال
Bank	साल	తోలు	پوست

بکٹ	پوہرا	بوکن	ڈول
Bucket	पोहरा	బొక్కెన	ظرف آب کشیدن
روپ	چراٹ = سول	تراڈو	رسن
Rope	नाड़ा - चर्हाट.	త్రాడు	رسی
روٹ	مولیا	ویرو	جڑ
Root	मुळ्या.	వేరు.	بیخ
بیانک	کاٹ	بندو	ساحل
Bank	काठ	బండు	کنارا - حاشیہ پہلو
فارسٹ	ارنی	اڈوی	صحرا - دشت
Forest	अरण्य.	అడవి.	جنگل
ٹری	ژاڑ	چیٹو	درخت شجر
Tree	झाड	చెట్టు	جھاڑ

پلین	میدان	بیلو	میدان
Plain	मैदान	బయలు	فراخ
مونٹ	ڈونگر پروت	گٹّا	کوہ جبل
Mount	डोंगर-पर्वत	గట్టు	پہاڑ
لیف	پان	آکو	پتّہ
Leaf	पान	ఆకు	برگ
فلوَر	پھول	پوؤ	پھول
Flower	फूल	పువ్వు	گل
بڈ	کلی	موگّا	غنچہ
Bud	कली	మొగ్గ	کلی
برانچ	پھانٹا	کوما	ڈالی
Branch	फांटा	కొమ్మ	شاخ

ہے	گوت गवत	گڑی గడ్డి	گیاه
Hay	اسمارشتہ داران		گھانس
فادر	باپ	تنڈری	پدر
Father	बाप	తండ్రి	والد
مدر	آئی	تلی	مادر
Mother	आई	తల్లి	والدہ
برودر	بہاؤ	انا	بہائی
Brother	भाऊ	అన్న	برادر اخ
سن	لگا	کوڈکو	بیٹا
Son	मुलगा	కొడుకు	پسر
ڈاٹر	مولگی	بڈا	بیٹی
Daughter	मुलगी	బిడ్డ	دختر بنت

پیاٹرنل انکل	کاکا	پیڈنایناء پیڈیا	چچا
Paternal uncle	~~काका~~	పెదనాయన. పెద్దయ్య.	عم
میاٹرنل انکل	ماما	مین ماما	ماموں
Maternal uncle	~~मामा.~~	మేనమామ	خال
گرانڈ فادر	اجا	تاتا	دادا
Grandfather	~~आजा~~	తాత	جدّ
گرانڈ مدر	اجی	نایناّ اوا	دادی
Grandmother	~~आजी~~	నాయనమ్మ. అవ్వ.	جدّہ
انیٹ	چلتی	چنما	چچی
Aunt	~~चुलती.~~	చిన్నమ్మ	زوجہ عم
[illegible]	بھاچا	مین الوڑو	بھانجا
Nephew	~~भाचा.~~	మేనఅల్లుడు	ہمشیرہ زادہ

سسٹر	بہن	اکّا	خواہر
Sister	[illegible]	అక్క	ہمشیرہ
ہسبنڈ	نورا۔بھرتار	موگڑو۔ پینمٹی	شوہر
Husband	[illegible]	మొగుడు. పెనిమిటి.	خاوند
وائف	بائیکو	پینڈلامو۔بھاریا	زوجہ
Wife	[illegible]	పెండ్లాము. భార్య.	جورو
فادرانلا	ساسرا	ماما	سسرا
Fatherinlaw	[illegible]	మామ.	خسر
مدرانلا	ساسو	آتّا	خوشدامن
Motherinlaw	[illegible]	అత్త	ساس
سن انلا	زاوائی	آلوڑو	داماد
Soninlaw	[illegible]	అల్లుడు	شوہر دختر

برور انلا	مہونا	مردی
Brother-inlaw	~~मेहुणा~~	మరది
برورانلا	مہونا	بہاوا
"	~~मेहुणा~~.	బావ
سسٹر انلا	مہونی	مردلو
Sisterinlaw	~~मेहुणी~~	మరదలు
میاریج	لگن	پینڈلی - وِواہم
Marriage	~~लग्न~~	పెండ్లి. వివాహము
بای - گرل	لیڑک - لیک	پلگا - پلا
Boy-Girl.	~~लेडक - लेक-~~	పిల్లవాడు, పిల్ల.
برائیڈ گروم	نورا	پینڈلی کوڑکو
Bride-groom.	~~नवरा~~	పెండ్లి కొడుకు

بریڈ	نوری	پینڈلی پلا	دولہن
Bride	नवरी	పెండ్లిపిల్ల	عروس
	اسماء پیشہ وران		
سرجن ڈاکٹر	وید	ویدوڑو	حکیم
Doctor Surgeon	वैद्य	వైద్యుడు	طبیب
سلورسمت	سونار	اوسلواڑو	سنار
Silver-smith	सोनार	అగసాలవాడు	زرگر
بلاک سمت	لوہار	کمری واڑو	لوہار
Black smith	लोहार	కమ్మరవాడు	آہنگر حداد
پاٹر	کمبھار	کمسری واڑو	کمہار
Potter	कुंभार	కుమ్మరవాడు	کلال خزاس
کاپراسمت	کاسار	کنچری واڑو	کسار
Copper-smith	कासार	కంచరవాడు	صفار

کارپنٹر	سوتار	وڈلواڑو	
Carpent	~~सुतार~~	వడ్లవారు	
وِیوَر	کوشٹی	سالی واڑو	
Weaver	~~कोष्टी~~	సాలెవారు	
ٹیلر	سمپی	کٹ پنی واڑو - درزی	
Tailor	~~शिंपी~~	కుట్టువాని దర్జీ	
فارمر	کبنی	کاپوواڑو	
Tormer	~~कुणबी~~	కాపువాడు	ع
سروینٹ	چاکر	کولی واڑو	
Servant	~~चाकर~~	కూలివాడు	
سلیو	گلام	بانسی واڑو	
Slave	~~गुलाम~~	బానిసవాడు	

واشنگٹن	پوربیٹ	چاپکلی واڑو	دہلوی
Washerman	धोबी	చాకలివాడు	گازر
باربر	واریک نہاوی	منگلی واڑو	حجام
Barber	हजाम नाई	మంగలివాడు	اصلاح ساز
رابر	چور	دونگا	سارق
Robber	चोर	దొంగ	چور
بیگر	بھکاری	بکاش کرڑو	درویش
Beggar	भिखारी	బిచ్చగాడు	فقیر
پیاریا	چمار	مالواڑ	دھیڑ
Pariah	चमार	మాలవాడు	قوم رذیل
چکلر	چامبار	مادیگے واڑو	چھمار
Chuckler	चमार	మాదిగవాడు	چرمی دوزند

جانورون کے نام

برڈ	پکشی	پکیشی	طائر
Bird	पक्षी	పక్షి	پرند پکھیرو
اگ	انڈا	گڈ ڈو	بیضہ
Egg	अंडा	గుడ్డు	انڈا
ڈاون	پر	نوگو وینٹ کلو	بال
Down.	पर	నూగు వెంట్రు కలు.	پوست
فیدر	پر	رکّا	پوست
Feather	पर	రెక్క	پر
ہارن	سینگ	کومو جنتو اواری	سنگین
Horn	सींग.	కొం. జంతు ఛ. కొమ్ములు	شاخ۔ ہا۔ قرن

ٹیل	شیپٹ	توکا	دم
Tail	शेपूट.	తోక	ذنب
ہوف	کھور	کھورمو، ڈیکا	سم
Hoof	खूर.	ఖురము. డెక్క	کھر
اِسکین	کاتڑ	تولو = چرمو	چمڑا
Skin	कातड	తోలు. చర్మము	چرم
ایلیفینٹ	ہتی ہستی گج	اینگو	فیل
Elephant	हत्ती - हस्ती. गज.	ఏనుగు.	ہاتھی
کیامل	اونٹھ	ونٹے	جمل شتر
Camel	उंट	ఒంటె	اونٹ
ہارس	گھوڑا	گرّم	فرس اسپ
Horse	घोडा	గుఱ్ఱము	گھوڑا

میول	کهچر	کنچرگاڈیدَ	خچر
Mule	खेचर	కంచరగాడిద	استر بغل
آسس	گاڑہو	گاڈیدی	خر حمار
Ass	गाढव	గాడిద	گدہا
آکس	بیل	یدّو	بیل
Ox	बैल	ఎద్దు	ثور گاو نر
سکَو	گاے	آوُ	گای
Cow	गाय	ఆవు	گاو ماده
ہے بفلو	ہلیا = ہلگٹ	ڈُنّاپوتو	کہگا
He buffalo	हेलगा = हल्या	దున్నపోతు	جاموس = بہینسا
بفلو	مہیس	برّے	بهینس
Buffalo	म्हैस	బఱ్ఱె	گاومیس

چارپاے	پشواولو	زناور	کواڈروپڈ
دواب	పశువులు.	पशु	Quadruped
شیر	پیداپولی	واگھ	ٹائگر
اسد	పెద్దపులి	वाघ	Tiger
چیتا	چتاپولی - چرتاپلی	چیتاواگھ	لیپرڈ
یوز	చిట్టపులి. చిరుతపులి.	चीताबाघ.	Leopard
ریچھ	گڑےلگو	اَسوَل	بیئر
خرس	ఎలుగుబంటు	अस्वल.	Bear
لانڈگا - بھیڑیا	تیڑےلو	لانڈگا	ولف
گرگ	తోడేలు	लांडगा	Wolf
ترس	کنٹھی گاڈو سیدنگی -	ترس	ہائینا -
ضبع	కొండగాడు. సివంగి.	तरस.	Hyana

ڈاگ	کُتّا	کُکّا
Dog	कुत्ता	కుక్క
پگ	ڈوکر	پنڈی
Pig	डुक्कर	పంది
منکی	ماکڑ	کوتی
Monkey	मकड	కోతి
ڈیر	ہرن	لیڈی
Deer	हरण.	లేడి
جاکل	کولہا	نکّی
Jackal	कोल्हा.	నక్క
ریبٹ	سسا	سیم کندیلو
Rabbit	ससा.	సీమకుందేలు

اسٹیاک	بار اسنگی	ڈپّی	بارہ سنگا
Stag	बारासिंगा.	దుప్పి	گوزن
ویزل	مونگوس	مونگوس	راسو
Weasel	मुंगुस.	ముంగిస	نیول
کیاٹ	مانزر	پلّی	گربہ
Cat	मांजर	పిల్లి	بلّی
گوانا	گھورپڑ	اُڑومو	سوسمار
Guana	घोरपड.	ఉడుము	گھوڑپیڑ
بلڈسکر	سرڈو	تونڈا	گرگٹ
Bloodsucker -er	सरडू	తొండ	حربا۔ ورازرم
لزرڈ	پال	بلّی	کرلس
Lizard	पाल.	బల్లి	چھپکلی

بِیانڈیکوٹ	گھوس	پندی کوکّو	خرموش
Bandicote	~~घूस~~	పందికొక్కు	گھونس
ریاٹ	اوندیر	یلکا	موش
Rat	~~उंदीर~~	ఎలుక	چوہا
بلینڈموش	چچھوندری	چِنڈیلکا	کورموش
Blindmouse	~~चिचुंद्री.~~	చుండెలుక	چھچھوندر
ریام	مینڈھا	پوٹیلو	بز
Ram	~~मेंढा~~	పొట్టేలు	گوسفند = پوٹلہ
گوٹ	یلی - بوکوڈ	میکاپوتو	ضبان = غنم
Goat	~~शेळी. बोकड~~	మేకపోతు	چھیلا
فش	ماسا	چیپا	ماہی
Fish	~~मासा.~~	చేప	حوت = مچھلی

فلائی	ماشیا	اِگے	مگس
Fly	~~मश्या~~	ఈగ	مکھی
مسکیٹو	چِرٹ	دوم	پشہ
Mosquito	~~डास~~	దోమ	مچھر = بق
بگ	ڈھیکون	نلّی	کھٹمل
Bug	ढेकण	నల్లి	عک = کتان ناس
فلی	پِسا	مِنّلی	پِسو
Flea	~~पिसा~~	మిన్నల్లి	کیک = برغوث
وہائٹ انٹ	والوے	چیدلو	دیمک
White ant	~~वाळवी~~	చెదలు	ارضہ
انٹ	مُنگی	چیمہ	مور
Ant	~~मुंगी~~	చీమ	چیونٹی

لَس	اُو	پینو	جوں
Louse	ऊ.	పేను	سیپش - قمل
پَران	جھینگہ	رَیّا	جھینگا
Prawn	झींगा.	రొయ్యి	جراد البحر = روبیان
کرکٹ	زہورل	جلاپورگو	جھینگر
Cricket	झुरल	జిల్లపురుగు	جذب = زنجره
سنیک = سرپنٹ	سرپ	پامو = ناگپامو	افعی = مار
Snake. Serpent	सर्प	పాము. నాగుపాము.	سانپ
اِسکارپین	وِنچو	تیلو	عقرب
Scorpion	विंचू	తేలు.	بچھو
ہِن	کومبڑا	پیٹّا	نروس
Hen	कोंबडा	పెట్ట	مرغ

پیکاک	مور	نیلی	طاؤس
Peacock	मोर	నెమలి	مور
پیجن	پارَوا	پاؤرمو	حمام
Pigeon	पारवा.	పావురము.	کبوتر
ڈو	پولا	گوّا	فاختہ
Dove	पेंडुकी	గువ్వ	صلصل
نیٹینگیل	بلبل	مدھور سوَرمگاراتری پاڑیڈووکاپکشی	عندلیب
Nightingal	बुलबुल	మధురస్వరము గారాల పాడెడి ఒక పక్షి	بلبل
پیارٹ	راگھو	رام چلوکا	طوطا
Parrot	तोता.	రామచిలుక	طوطی
میاگپی	مَی نا	گورنّکا	شارک
Mugpie	मैना.	గోరువంక	مَینا

پارٹیج	تیتر	کونجو
Partridge	तीतर	కౌంజు
اسٹارک	بگلا	کونگا
Stork	बगला	కొంగ
کائیٹ	گدھ	گدّا
Kite	गिद	గద్ద
ہن اسپارو	چڑیا	اورپی چکّا
House sparrow	चिड़िया	ఊరపిచ్చుక
آؤل	گھوبڑ	گڈل گدا
Owl	घुग्घू	గుడ్లగూబ
کرو	کلوٹا	کاکی
Crow	कौवा	కాకి

گوز-گیانڈر-ڈک	بدک	باتُلو	قاز-بط
Duck	बतख	[illegible]	قاز-بط
بلڈ	رکت	نیترو	خون
Blood	रक्त	నెత్తురు	لہو
لدر	چرم-کاڑا	بالوچیین تولو	پوست-چرم
Leather	चमड़ा	చర్మము	پوست-چمڑا
ٹیالو	چربی	کوو	چربی
Tallow	चरबी	కొవ్వు	شحم
میٹ	ماںس	ماؤسم	لحم
Flesh	मांस	మాంసము	گوشت
بون	ہاڑ	بوکا	استخوان
Bone	हाड़	బొక్క	ہڈی

	اقسام لباس و فرش وغیرہ		
Coat کوٹ	انگرکھا [illegible]	انگی	جامہ / قبا
ٹرُوزرس پتلون	اِزار	لاگو	پاجامہ
trousers	[illegible]	[illegible]	گڑگی
گون۔ساڑی	لگڑا	چیرا	ساڑی
Gown	[illegible]	[illegible]	سارہ
باڈس	چوڑی	رُویکے	چولی انگیا
Saree	[illegible]	[illegible]	سینہ بند زنان
کلات	کاپڑ	بٹا	پارچہ
Cloth	[illegible]	[illegible]	کپڑا
کاٹن	کاپوس	دودی۔پتی	روئی
Cotton	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سوئیل	سوئی	سوزدی	سوزن
Niddle	[illegible]	[illegible]	سوئی
کارپیٹ	شطرنجی	جمکھانا	شطرنجی
Carpet	[illegible]	[illegible]	دری
پلو	تکیہ	تلیتی	تکیہ
Billow	[illegible]	[illegible]	بالین
کوئلیٹ	گادی	پرپو	توشک
Carpet	[illegible]	[illegible]	قالین
سین کرٹن	پڑدہ	تیرا	پردہ
Blankets	[illegible]	[illegible]	کشادہ
بلانکٹ	گھونگڑی	گونگڑی	گلیم
Blankeo	[illegible]	[illegible]	کمبل

لال سرخ	ایردی	لال رنگ	ریڈ
احمر	ఎఱ్ఱది	लालरंग	Red
سبز ہرا	آکو پچی دی	ہروا	گرین
اخضر	ఆకు పచ్చది	हिरवा रंग	Green
سفید	تیلدی	پانڈہرا	وہیٹ
ابیض	తెల్లది	पांढरा रंग	White
پیلا = زرد	پسوپچی دی	پیلا رنگ	یلو
اصفر	పసుపు పచ్చది	पिवळा रंग	Yellow
سیاہ	نلدی	کالا رنگ	بلیاک
کالا = اسود	నల్లది	काळा रंग	Black
اودا	میگھ ورنمو نیلمو	اودا رنگ	بلیو
عود نیلہ	మేఘవర్ణము. నీలము	निळा रंग	Blue

گولڈ	سونے	بنگارو	طلا
Gold	~~સોનું~~	బంగారు.	سونا
سلور	چاندی	وینڈی	نقرہ
Silver	~~રૂપું~~	వెండి	چاندی
آئرن	لوکھنڈ	اِنمو	آہن
Iron	~~લોખંડ~~	ఇనుము	لوہا
برس	پیتل	اِتّڑی	برنج
Brass	~~પીતળ~~	ఇత్తడి	پیتل
ٹن	کتھیل	تگرم	کتھیل
Tin	~~કથીર~~	తగరము.	قلعی
زنک	جست	سٹو	جسد
Zinc	~~જસત~~	సత్తు	جست

کاپر	تانبہ	راگی	مس
Copper	ताँबा	రాగి	تانبا
لیڈ	سیس	پدّاتمو	شیس
Lern	सीस	పెద్దమనము.	سُرب
مرکیوری	پارا	پادرسم	پارہ
Mercury	पारा.	పాదరసం	سیماب
بل مٹل	کاسین	کنچو	رویّن
Bellmetal	कांसे.	కంచు.	کاسا
رِنگ	مُندری	اونگرمو	انگوٹھی
Ring	मुंदी-	ఉంగరము	انگشتری
اِسٹیل	پولاد	اُکّو	فولاد
Steel	पौलाद.	ఉక్కు	پولاد

گرڈل	کمرپٹہ	وڈ ہانیم	کمرپٹہ
Girdle	कमरपट्टा	వడ్డాణము	منطقہ
پرل	موتی	مُتیم	مروارید
Pearl	मोती	ముత్యము	موتی
کارل	پولو	پگڑم	منگا
Coral	[illegible]	పగడం	گلی مرجان
روبی	لال	مانکم	لعل
Ruby	लाल	మాణిక్యము	جوہر سفید
ڈیمنڈ	ہیرا	وجرم	الماس
Diamond	हीरा	వజ్రము	ہیرا
ایمرلڈ	پاچہ	پچہ رتنم	زمرد
Emerald	पाचू	పచ్చ రత్నము	جوہر سبز

زیور	سونھ	ڈاگینے	بکلری
گہنا	[illegible]	दागिने	Jewelry
صدف	سُرچپا	سیپ	شیل
سیپی	[illegible]	सीप	Shell
مزرع	چینو = پولمو	سیت	فیلڈ
کھیت	[illegible]	शेत	Field
شالی	وڈلو	سال	پاڈی
دہان	[illegible]	[illegible]	Paddy
برنج	بیئم	تانڈول	ریس
چانول	[illegible]	तांदूळ	Rice
جواری	جونلو	زوندلے	میز
ذرت = ذرت	[illegible]	[illegible]	Maize

باجرا	سجلو	باجری	ملیٹ
کاورس	సజ్జలు.	बाजरी.	Millet
مونگ	پیسلو	موگ	گرین گرام
خوباش	పెసలు.	मुग.	Greengram
اڑد	مینملو	آڑید	بلیاک گرام
ماش	మినుములు	उडीद.	Blackgram
نخود	شنگلو	ہربرے	بنگال گرام
چنا	శనగలు	हरबरे	Bengal-gram
گندم	گودھملو	گہو	ویٹ
گیہوں	గోధుమలు	गहू	Wheat
کلتھی	اُلولو	ہدرسگے	ہارس گرام
ماش شبدی	ఉలవలు.	हुलगे.	Horse-gram

جغرات	پیرگو	دہی	کرڈ
دہی	పెరుగు	~~दही~~	Curd
شیر	پالو	دودھ	مِلک
دودھ	పాలు	~~दूध.~~	Milk
بالائی	میگڑا	سائی	کریم
ملائی	మీగడ	~~साय.~~	Cream
است دوغ	چلّا	تاک	بٹرمِلک
چھاچھ	చల్ల	~~ताक~~	Butter-Milk
زبدہ	وینا	لونی	بٹر
مکھن مسکا	వెన్న	~~लोणी.~~	Butter
عسل	تینے	مدھ	ہنی
شہد	తేనె.	~~मध.~~	Honey

شوگر	ساکھر	چکری	شکر
Sugar	साखर	చక్కెర	شکر یا قند
پکل	لونچے	ترکو	اچار
Pickle	लोणचे	ఊరగాయ	آچار
فروٹ	پھل پھلاول	پنڈو	میوہ
Fruit	फळफळावळ	పండ్లు	میوا
ٹیمارنڈ	چنچ	چنتا پنڈو	تمر ہندی
Tamarind	चिंच	చింతపండు	املی
ٹرمرک	ہلد	پسپو	زردچوب
Tarmaric	हळद	పసుపు	ہلدی
آنین	کاندا	اولی گڈا	بصل
Onion	कांदा	ఉల్లిగడ్డ	پیاز

گارلک	لسن	اسماء مصالح و میوجات وغیرہ		بیلی گڈا	لہسن
Garlic		[illegible]	వెల్లుల్లి		سیر خشک
سالٹ		میٹھو	اُپّو		نمک
Salt		मीठ	ఉప్పు		لحے
جنجر		آل	الّمّو		ادرک
Ginger		आले	అల్లము		زنجبیل
گرین		بھاجی پالا	سکورا		بھاجی
Green		भाजीपाला	కూరాకు		ساگ
آئیل		تیل	نُونے		روغن
Oil		तेल	నూనె		تیل
سیافرن		کیشر	کیسری		زعفران
Saffron		केशर	కేసరి		زعفران

چلی	مرچیاں	مرپاکائے	مرچ
Chilli	~~मरच्या~~	మిరపకాయ	فلفل
سینمن	دال چینی	داچینی چکا	دارچینی
Cinnamon	~~दालचीनी~~	దాచినిచెక్క	چوپ چینی
پاپی	کہس کہس	گسالو	خشخاش
Poppy.	~~[illegible]~~	గసాలు	خشخش
کوریانڈر سیڈ	دھنے	دھنیالو	کشنیز
Coriander-seed	~~[illegible]~~	ధనియాలు.	دھنیان
فگ	انجیر	اتی پنڈو = انجیر	انجیر
Fig	~~[illegible]~~	అత్తిపండు. అంజూరు.	تین
گریپ	دراکش	دراکش پنڈو	تاک
Grape.	द्राक्ष	(ద్రా)క్షపండు.	انگور

پلپیائٹن	کیبل	ارٹی پنڈو	موز
Plantain	~~केळ~~	అరటిపండు	کیلا
لیم	لنبو	نماکاے	لیموں
Lime	~~लिंबू~~	నిమ్మకాయ	لیموں
میانگو	آنبا	مامڑی پنڈو	انبہ
Mango.	~~आंबा.~~	మామిడిపండు.	آم
ڈیٹ	کھارک	کہجورپو پنڈو	خرما
Date	~~खारीक.~~	ఖర్జూరపుపండు.	کھجور
پمگرانٹ	دالیمب	دانیم پنڈو	رمان
Pomegranate	~~डाळिंब~~	దానిమ్మపండు.	انار
کوکنٹ	نارول	کوبری کاے	نارجیل
Coconut	~~नारळ~~	కొబ్బరికాయ	ناریل

شوگرکین	اوس	چیرکو	نیشکر
Sugarcane	ऊस	చెరుకు.	قصب الشکر
پلم	بور	ریگو پنڈو	کنار
Plum	बोर	రేగుపండు.	بیر
کیوکمبر	کاکڑی	دوساکائے	خیار
Cucumber	काकडी	దోసకాయ.	ککڑی
پمپکن	بھوپڑا	نارکائے	آج فرع
Pumpkin	भोपळा	సొరకాయ	کدو
یام	رتاڑے	رتناپوری گڈا	آلوچہ
Yam	रताळ	రత్నపురిగడ్డ	رتالو
پٹیٹو	بٹاٹے	آلوگڈہ	آلو
Potato	बटाटे	ఆలుగడ్డ.	آلو

ٹنگ	جیب	نالگے	لِسان
Tongue	[illegible]	[illegible]	زبان
پیوپل	بہاولی ڈولیاچی	پاپلو	مردمک
Pupil	[illegible]	[illegible]	پتلی چشم
ٹمپل	کانسولا	کنت	کنپٹی کنپٹیاں
Temple	[illegible]	క ణ త	صدغین
نیک	مان	میڑا	گردن
Neck	[illegible]	[illegible]	رقبہ عنق
چیسٹ	چھاتی	رومو	سینہ
Chest	[illegible]	[illegible]	چھاتی
گم	پیڑو	چگورو	مسوڑہ
Gum	[illegible]	[illegible]	ریشہ ہائے دندان

چیک	گال	چیپلو	گال
Cheek	गाल	చెంపలు	رخسار
تھروٹ	گہبا	کنٹھمو	حلق
Throat	घाटा	కంఠము.	حلقوم
ریب	برگڑی	پکّا ییموکا	پسلی = قبرغہ
Rib	बरगडी	ప్రక్క యెముక	ضلع = استخوان پہلو
ہیانڈ	ہات	چیئی	ید
Hand	हात	చెయ్యి.	ہاتھ
پام	تل ہات	ارچیئی	کف دست
Palm	तलहात	అరచెయ్యి	ہتیلی
فنگر	بوٹ	وریلو	انامل انگشت
Finger	बोट.	వ్రేలు.	انگشتان

نیل	نکھ	گورو	ناخن
Nail	~~नख~~	గోరు	نکھ
شولڈر	کھاندا	بجمبو	دوش
Shoulder	~~कंधा~~	భుజము	شانہ کاندھا
ایلبو	کوپر	موچیتیلو	آرنج
Elbows	~~कोपर~~	మోచేతులు	کہنی
رسٹ	منگٹے	منجیا	پونہچا
Wriot	~~मनगट~~	ముంజేయి	قبضہ
نیول	بونبی	بوڈو	ناف
Nuvel	~~बेंबी~~	బొడ్డు	نابی
گرائین	ژانگہ	گاجلو	چڈا
Groin	~~जांघ~~	గజ్జలు	

لگ	پائی	کالو	پیئر
Leg	पाय	కాలు	پا
ویسٹ	کمبر	نڈمو	میان
Waist	कमर	నడుము	کمر
تھی	مانڈیا	توڈلو	فخذ
Thigh	मांड्या	తొడలు	رانیں
نی	گوڈگا	موکالو	رکبہ
Knee	गुडगा	మోకాలు	گھٹنا
کاف	پنڈھریا	پِکّا	ساق
Calf	पींढऱ्या	పిక్క	پنڈلی
ہیل	ٹاچ	میڈیمے	پاشنہ
Heel	टाच	మడెమ	ایڑی

سول	تل پائے	ارکالو	کف پا
Sole	पादतल.	అరకాలు.	تلوا
ہارٹ	ہردے من	گنڈیکاے	قلب
Heart	हृदय	హృదయము	دل
لیور	کالیج	کالیجم	جگر
Liver	कालीज	కాలేజము.	کلیجہ
لنگ	سواس کوش	ویپری تی تی	شش
Lung	श्वासकोश.	ఊపిరితిత్తి	پھیپھڑا
میاٹر	پو	چیم	ریم
Matter	पू	చీము.	پیپ
یورین	مکھوتی	اوچا موتر مو	بول
Urine	मूत्र.	మూత్రము. ఉచ్చ.	پیشاب

بخار	جَرَمو	تاپ = جْوَر	فیور
تپ	జ్వరము.	ताप = ज्वर	Fever
جنون	ویری = پچی	دیوان	لونسی
سودا - دیوانگی	వెఱ్ఱి. పిచ్చి.	दीवान	Lunacy
خارش	گجی	کہجونا	اِچ
کہجلی	గజ్జి	खुजली	Itch
درد	نوپی	دُکھ	پین
ازار	నొప్పి.	दुख	Pain
رگ	نرامو	سیر	وین
عروق = شرائن	నరము	सिरा	Vein
سردی	چل = شیتم	ٹھنڈی	چل = کولڈ
سرد = برودت	చలి. శైత్యము.	ठंढ	Cold. Chill

بیٹ	اوسشتا	اوشنو	صوت
Heat	उष्णता.	ఉష్ణము.	گرمی
چیلڈ	مُلگا	بِیڈا	طفل
Child	मुलगा.	బిడ్డ.	کودک = بچہ
ینگ	تروُن	چِنّ وانڈر	برنا
Young	तरुण	చిన్నవాండ్డు	جوان
اولڈ = ویک	مہاتارا	مسلی وارڑو	ضعیف
Old - -Weak.	म्हातारा.	ముసలివాడు.	بوڑھا
بلینڈ	اندھلا	گُڈّی	نابینا
Blind	आंधळा.	గుడ్డి	اندھا
لیم	لنگڑا	کنٹی	لنگ
Lame.	लंगडा.	కుంటి.	لنگڑا

ٹریٹ	بہرا	چیونٹی	اسم
Deaf	बहरा	చెవుడు	بہرا
کراس	بھیڑا	بھینگو	احول
Cross	तिरछा	[illegible]	ترچھا
ڈمب	مکا	مکوا لڑ	گونگا
Dumb.	[illegible]	[illegible]	موکا
نیچ	کونارا	گوڑلوئی گوڑ	محراب
Niche	[illegible]	[illegible]	طاقچہ
بیم	کہن	دولم	شاہ تیر
Beam	[illegible]	[illegible]	نات
ٹیل	کویلو	گونا = پنکو	سفال
Tile	[illegible]	[illegible]	کویلو

ہوز	واڑا=گھر	ایلّو	بیت
House	वाडा = घर	ఇల్లు	دار=خانہ مکان=گھر
روڈ	واٹ	تروا	راہ راستہ
Road	वाट	త్రోవ	راستہ
ڈور	دار=دروازہ کواڑ	تلپو	باب=در
Door	दार = दरवाजा = कवाड	తలుపు	دروازہ
روم	کھولی	گدی	حجرہ
Room	खोली	గది	کوٹھڑی
فلور	آنگن	واکلی	صحن
Floor	अंगण	వాకిలి	انگنائی
وال	بھینت	گوڑا	دیوار
Wall	भींत	గోడ	جدار

بیان	زراٹھائی	اوڑیہ	فائدہ
gaum	गांव	ఆవరణము	جمالی
بلچ	ڈونگر	سئیپو	اروخ
Belch	डोंगर	కొండ	ڈنگار
الیسٹ	پوروَ	تورپو	مشرق
East	पूर्व	తూర్పు	مشرق پورب
ویسٹ	پچھم	پڑمرا	غرب
West	पश्चिम	పడమర	مغرب پچھم
نارتھ	اوتّر	اوتّرمو	شمال قطب
North	उत्तर	ఉత్తరము	شمال۔ اوتر
ساوتھ	دکشن	دکشنمو	جنوب
South	दक्षिण	దక్షిణ	جنوب دکھن

ویلیج	گانو	اردو = بستی	ده = قریہ = گانون
Village	~~गाय~~	ఊరు పల్లి	گانون
سیٹی	شاہار شہر	پٹنم	بلد
City	~~शहर~~	పట్నం	شہر
کارٹ = کاریج	گاڑی = رتھ	بنڈی = رتھمو	گاڑی
Cart Carriage	~~गाडी = रथ~~	బండి రథము	
پگوڈا	دیول	گوڈی	معبد
Pagoda	~~देवळ~~	గుడి	دیول
اسٹریٹ	گلی = بول	سندو	کوی
Street	~~[illegible] = गल्ली~~	సందు	کوچہ = گلی
فامن	ووشکال	وکروی	[illegible]
Famine	~~दुष्काळ~~	కరువు	
میٹ	بوریا	چاپا	حصیر
Mat	~~[illegible]~~	చాప	بوریا

کاٹ	سینڈناسن پلنگ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
Cot	पाळणा-पलंग	మంచము	[illegible]	
اسپیڈ	پھاوڑا	پارا	[illegible]	
Spad	फावडा	పార	[illegible]	
آکس	کوراڈھ	گوڈلی	[illegible]	
Axe	कुऱ्हाड	గొడ్డలి	[illegible]	
کروبار	پہار	گڈپارا	[illegible]	
Crowbar	पहार	గడ్డపార	[illegible]	
مڈ	چکیل	بورد	[illegible]	
Mud	चिखल	బురద		
اسکیل	تاکڑی	تکڑی	[illegible]	
Scale	तागडी	తక్కెడ	[illegible]	

پان	تمل پاکو	وڑیاچے پان	بٹل لیف
برگ تنبول	తమలపాకు	~~विड्याचे पान~~	Betelleaf
گرد چوب	پوکلو	سوپاری	نٹ
سپیاری	పోకు. వక్క	~~सुपारी~~	Nut
جوزہ	زاجی کائے	جائفل	نٹ میگ
جائفل	జాజికాయ	जायफळ	Nutmeg
قاقلہ	یالکی	ویلدوڑا	کارڈمم
الائچی	ఏలకులు	~~वेलदोडा~~	Cardamum
اہک	سنّمو	چونا	لیم
چونا	సున్నము	~~चुना~~	Lime
رنگ	کاچو	کات	کیٹاچو
کتھہ	కాచు	~~कात~~	Catechu

ہبل ببل	حکا	چونگ	قلیان
Hubble-bubble.	হুক্কা	[illegible]	حقہ
ٹباکو	تنباکو	پگاکو	تتن
Tobacco	তামাক	పొగాకు	تماکو
وین	دارو	سارای	مَی
Wine	দারু	సారాయి	شراب
ٹاڑی	سینڈی	کلّو	سیندی
Toddy	তাড়ি	కల్లు	عرقِ نشہ آور درخت
بریڈ	بہاکر	روٹے	نان
Bread	ভাকর	రొట్టె	روٹی
ریس	بہات	انّم	طعام
Rice	ভাত	అన్నము	کہانا

ہنگر	بہوک	آکلی	بہوک = گرسنگی
Hunger	भूख.	ఆకలి	جوع = اشتہا
تہرسٹ	تہان	دپّی = دوپ	تشنگی = پیاس
Thirst	प्यास.	దప్పి. దాహము.	عطش
ہیڈ	ڈوک	تلی = تل	راس
Head	शिर	నెత్తి. తల.	سر
اسکل	کہوپڑی	تلی پورا	قحف = کاسری
Skull	खोपड़ी.	కపాలము	کہوپڑی
ایرز	کان	چےوی	گوش
Ear	कान.	చెవి.	کان
فورہیڈ	کپال	نوشٹی	ناصیہ = جبین
Forehead	माथा.	నొసలు. నుదురు.	

لیپ	ہونٹ	پیدوی	لب
Lip	ओंठ	పెదవి	ہونٹ
نوس	ناک	مکّو	بینی
Nose	नाक	ముక్కు	ناک
ای	ڈولے	کنّو	عین
Eye.	डोले	కన్ను	چشم = آنکھ
ای برو	بھواین	کنوبوما	ابرو
Eyebrow	भवाँ	కనుబొమలు	بھواں
ٹوتھ	دانت	پنڈلو	دندان
Tooths	दांत	పండ్లు	دانت
گرینڈر	داڑھ	دوڑہ	داڑھ
Grinder	दाढ़	దౌడ	ضرس

سینگنگ	گانے گا	پاٹ پاڑوٹ	گانا گاؤ
Singing	~~गाणेगा~~	పాటపాడుట.	سندرے
ڈروَن	بوڈا	منگو	ڈوبنا
Drown	~~बुडा~~	మునుగు	غرق شو
سوم	پہوا	ایدو	پیرنا = تیرنا
Swim	~~पोहा~~	ఈదు	شناوری
جمپ	اوڑی مارا	دومکو	کودنا
Jump	~~उडी मारा.~~	దుముకు.	جست
واش	دہوا	کڑگو	دھو
Wash	~~धुवा~~	కడుగు	ښو
بیتھ	اشنان	سنانم	نہانا
Bath	~~स्नान~~	స్నానం	غسل

نیوز پیپر	ورتمان پتر	ورتمان پترک	اخبار
Newspaper	वर्तमानपत्र	వర్తమాన పత్రిక	خبر
مسکٹ گن	بندوک	تپاکی	بندوق
Musket	बंदूक	తుపాకి	
سورڈ	تلوار	کتی	تلوار
Sword	तलवार	కత్తి	شمشیر - سیف - ذوالفقار
آرمی	سینیں	دنڈو - دلمو	سپاہ - لشکر
Army	सैन्य	దండు దళము	فوج جمعیت
کنگ	راجا	راجو	شاہ - بادشاہ
King	राजा	రాజు	ملک - سلطان
کوئین	رانی	رانی	رانی
Queen	रानी	రాణి	رانی

ہیئر	انگیا	وینوٹ	سُن
Hear	[illegible]	వినుట	بشنو
گِوِ	دیا	اِمّو	دے
Give	[illegible]	ఇమ్ము	بده
ٹُک	گے	تِسکو	لے
Took	[illegible]	తీసుకో	بگیر
ڈرنگ	پ - پیا	تراگو	پی - پینا
Drink	[illegible]	త్రాగు	بیاشام
ایٹ	کھا	تِنو	کھا
Eat	[illegible]	తిను	بخور
سی	پہا	چوڑو	دیکھ
See	[illegible]	చూడు	ببین

لافٹ	ہنسے	ہپوٹ	ہنس
Laughed	हँसे	నవ్వెను	بخند
سٹ	بَیٹ	کورچونڑو	بیٹھ
Sit	बैठ	కూర్చుండుము	بنشین
سٹوڈ - اووک	اوٹھا	لےاو - نیلواو	اوٹھو
Stood Awoke	उठा	లేవు. నిలువు	برخیز
سیڈ - اسپیک	سانگا - بولا	چپّو	بول
Said	सांगा - बोला	చెప్పు	بگو
رن	پڑا	اُرُکو	بہاگ
Run	पळा	ఉరుకు	فرارشو
پلے	کھیل	آڑو	کھیل
Play.	खेल	ఆడు	بباز

ڈے	ڈیوس	دِنمو	دِن
Day	दिवस	దినము.	روز
ٹوڈے	آز	نیٹی دنمو	آج کے روز
To Day.	आज	నేటి దినము.	امروز
ٹومارو	ادویا	ریپو	فردا
Tomorrow	उद्या	రేపు.	کل
یسٹرڈے	کال	نِنّا	روز گذشتہ دی روز
yesterday	काल	నిన్న	گزشتہ کل
ڈے آفٹر ٹومارو	پروان	ایلنڈی	پرسوں
Day after tomorrow	परवा	ఎల్లుండి	
منتھ	مہینہ	نیلا	مہینہ
Month	महिना.	నెల.	ماہ

ایر	ورش	سنوچھرمو	سال
year	वर्ष	సంవత్సరం	برس
آئی	می	نینو	میں
I	मी.	నేను	من
ادی	آمہی	میمو	ہم
We	आम्ही.	మేము.	ما
داو	تو = تمہی	تمرو - میرو	تو = تم = آپ
Thou	तुम्ही.	తమరు. మీరు.	تو
یو	تو = تومہی	نیو	تو
you	तु-तुम्ही-तुम्हा	నీవు.	تو

ہے	اونادی	آہے	اِز
ہست	ఉన్నది	आहे	Is
مجھکو۔میرےکو	ننّو	ملا	می
مرا	నన్ను	मला	Me
تجھکو	نِنّی	تُلا	دی
ترا	నిన్ను	तुला	Thee
آنا	رمّو	ایئنے	کم
آمدن	రమ్ము	येणे	Come
جانا	پوسو	زانے	گو
رفتن	పొమ్ము	जाणे	Go
نہیں	لیدو	ناہی	ناٹ
نیست	లేదు	नाही	Not

ہیئر	اِیتھے	اِکڑا	یہاں
Here	ਏਥੇ	ఇక్కడ	اینجا - دریجا
دیئر	اُتھے	اَکڑا	وہاں
There	ਓਥੇ	అక్కడ	در آنجا
آبو - اوور	ووڑلے - وور	میدا	اوپر
Above. Over.	ਉਤੇ - ਪਰ	మీద.	بالا
اپ - انڈر - آن	کھالے	کرِندا	نیچا
under. up. on.	ਥੱਲੇ	క్రింద	زیر
بٹ	پرنتو	کانیمو	مگر
But	ਪਰੰਤੂ	[illegible]	لیکن مگر
واٹ	کی	ایمی	کیا
What	ਕੀ	ఏమి	چہ

لیٹر	اکشر	اکشرو	حروف
Letter	वरन	అక్షరం	حروف
Word.		పదము	
پوئٹری - پوئٹک	کویتا	پدیم	نظم
Poetry Distich	कविता	పద్యము	شعر
کونٹ	گوزنے	لیکّاپٹّوٹ	شمروم
Count.	गिणणे	లెక్కపెట్టుము	گن
	یہاں سے بیان رشتہ داری کا شروع ہوا		
سانڑڈے	شنی وار	شنی وارمو	شنبہ
Saturday	शनिवार	శనివారము	ہفتہ

سنڈے	روی وار	آدیوارم	یکشنبہ
Sunday	रविवार	ఆదివారం	اتوار
منڈے	سوموار	سوموارم	دوشنبہ
Monday	सोमवार	సోమవారం	پیر
ٹیوزڈے	منگلوار	منگل وارم	سہ شنبہ
Tuesday	मंगलवार	మంగళవా రము.	منگل
وڈنزڈے	بدھوار	بدھوارم	چہارشنبہ
Wednes-day.	बुधवार	బుధవారం	بدھ
تھرسڈے	گروار - برہسپتی وار	گروارمو برہسپتوارم	پنجشنبہ
Thurs-day.	गुरुवार - बृहस्पतीवार	గురువారం బేస్తవారం	جمعرات
فرائڈے	شکروار	شکروارم	جمعہ
Friday.	शुक्रवार	శుక్రవార ము.	جمعہ

ٹیچر - ما	پنتوجی	پنتلو یا اوپادھیایڈو	اوستاد
Teacher. Master	पंतोजी	పంతులు. ఉపాధ్యాయుడు	معلم
بک	پستک	پستکم	رسالہ نسخہ
Book	पुस्तक	పుస్తకం	کتاب
پیپر	کاگد	کاگیدم	قرطاس
Paper	कागद	కాగితం	کاغذ
پن	لیکھنی	کلمو	خامہ
Pen	लेखनी	కలము	قلم
انک سٹانڈ	دوت	سیرا بوڈی	محبرہ
Inkstand	दवात	సిరాబుడ్డి	دوات
انک	شائی	سیرا	روشنائی
Ink	शाई	సిర	سیاہی

لیٹر	پتر	اُتّرم، جابو	خط مکتوب
Letter	पत्र	జాబు. ఉత్తరము.	نامہ، خط
اسکول	شاڑا	بڑی	مدرسہ
School	शाळा	బడి	مکتب، دبستان
لین	اوڑ، وڑی	پنگتی	صف
Line	ओळ - वळी	పంక్తి.	قطار
لرن	سیکھنے	نیرچُٹم	آموختن، تعلیم
Learn	शिकणे.	నేర్చుట	سیکھنا
رائٹ	لیہنے	راسُٹ	نوشتن، تحریر
Write	लिहिणे.	వ్రాయుట	لکھنا
ریڈ	واچنے	چدواڑٹ	خواندن
Read	वाचणे -	చదువుట	پڑھنا

میان	تفوسش	تلوشوگرہ	بشر
Man	মানুষ	మనుష్యుడు	انسان
سویٹ	گھام	چیمٹو	پسینہ
Sweat	ঘাম	చెమట	عرق
فلیم	سیمبوڑ	تیموڑا	بلغم
Phlegm	শেম্বুড়	తెమడ	کف
سالیوا	تھوکا	آمو	آب دہن
Saliva	থুথু	ఉమ్ము.	تھوک
ڈرگ	آوکشدہ	مندو	دوا
Drug.	ঔষধ	మందు.	دوا
گریو	سمادھ = قبرکہ	سمادی = بوندا	قبر
Grave	সমাধি - কবর	సమాధి బొంద.	گور

کارنر	کوپرا	مولا	گوشہ
Cornel	कोपरा.	మూల.	کونہ
چین	ساکھلی	گولوسو گولوسو	زنجیر
Chain	साखळी.	గొలుసు. గొలుసు.	سنکری
پیگ	کھونٹی	چلک کویا = کویا	میخ
Peg	खुंटी.	చిలుకకొయ్య. కొయ్య	کھونٹی
ڈرین	موہری	جالداری = کالوا	میزاب = بدرو
Drain	मोरी.	జలదారి. కాలువ	موری
مارٹر	اوکھل	رولو	ہاون
Mortar	उखळ	రోలు.	اوکھلی
پیسٹل	موسل	روکلی	موسلہ
Pestle	मुसळ.	రోకలి	موسل

رل	زات	اسٹرائے
Mill	~~[illegible]~~	ఇసుకరా యి.
بیاسکٹ	ٹوپل	گنپا
Basket.	~~[illegible]~~	గంప.
سیو	چالنی	جلٹری
Sieve	~~[illegible]~~	జల్లెడ.
فیرپلیس	چول	پولی
Fireplace.	~~[illegible]~~	పొయ్యి
پیان	اتی چی والی	چپی = چپا = موگڈو
Pan	~~[illegible]~~	చట్టి. చిప్ప. మూకుడు.
پاٹ	بہانڈا	گنڈا
Pot.	~~[illegible]~~	కుండ

فیئر اوڈ	سسکرت	وشا چرکر	[illegible]
Firewood	[illegible]	[illegible]	گوئیاں جلانا
فلیم	جوالا = جال	منٹا	شعلہ
Flame	ज्वाला = ज्वाल	మంట	آتش
کول	کوئلہ	بوگو	زغال
Coal	[illegible]	బొగ్గు	کوئلا
آشیز	راکھ	بوڈیدی	خاکستر
Ashes	राख	బూడిద	راکھ
سموک	دھوم	پوگا	دود دخان
Smoke	धुआँ	పొగ	دھواں
لیامپ	دیوا	دیپم	چراغ
Lamp	दीप	దీపము	شمع
لائف لیس کارپس	میلا	پینگ	نعش
Lifeless. Corpse.	[illegible]	పీనుగ	مردہ

22

امپیرر	ساروبھوم	چکرورتی	شہنشاہ
Emperor	সার্বভৌম	చక్రవర్తి	شہنشاہ
منسٹر	پردہان	پردہانی	وزیر
Minister	প্রধান	ప్రధాని	دیوان
کوری	کوڑی	گوّ	کوڑیان
Cowry	কড়ি	గవ్వ	خرمہرہ
منی	پیسہ	پیکمو	پیسہ
Money	পয়সা	పైకము	فلوس
چنج	کہرہ	پاکانڈلو	خوردہ
Change	খুচরা	[illegible]	مرادی

روپی	روپیہ	روپائی	روپیہ
Rupee.	रुपाया.	రూపాయి	روپیہ
گوڈ مارنیگ ۔ گوڈ ڈے	سکارچا منسکا	پراتہ کال وندنمو	صبح کا سلام
Goodmorning Goodday	सकाळचा नमस्कार	ప్రాతఃకాల వందనము	
گوڈ ایوننگ	سایںکال چانمسکار	سایںکال وندنمو	شام کا سلام
Good- Evening	सायंकाळचा नमस्कार	సాయంకా ల వందనము	
گوڈ نائیٹ	راتری چا نمسکار	راتری وندنمو	رات کا سلام
Good- night	रात्रीचा नमस्कार	రాత్రి వం దనము.	
ہو آر یو	تمہی کسے آہا	اے لاگوناتا او	تم کیسے ہو
How are you	तुम्ही कसे आहा	ఏలా ఉన్నా రు.	

کوائٹ ویل تھینک یو	می آپلیا کرپنے کشیم آہے	نیکو منسکارہو کشیمو	میں آپ کی مہربانی
Quite well thank you	मी आपल्या कृपेने क्षेम आहे	నీకు నమస్కారము క్షేమము	سے خیریت سے ہون
ای-ایم ویری ویل سیٹڈ	می چانگلا بسلا آہے	نینو اکڈ ابا گا کورچو نٹانو	مین اچھا بیٹھا
I am very well seated	मी चांगला बसलो आहे	నేను ఇక్కడ బాగా కూర్చున్నాను	ہون
پلیز سیٹ ڈاؤن سر	مہاراج کرپا کرن خالی بسا	ایاوبا چیسی کرندہ کورچونڈمو	جناب براہ مہربانی
Please sit down, Sir	महाराज कृपा करून खाली बसा	అయ్యా దయచేసి క్రిందకు కూర్చుండుము.	آپ تشریف رکھیے
ای اریوڈ ہیئر لاسٹ ایوننگ	می کال راتری یتھے پہوچلو	نینو نیننا ٹی سانتم اکڈا چیرتی نی	مین کل رات کو
I arrived here last evening.	मी काल रात्री येथे पोहोचलो	నేను నిన్నటి సాయంత్రం ఇక్కడ చేరితిని.	یہان پہنچا
وٹ برنگس یو ہیر	تمہی کسیا کرتا اکڑے آلا	نیو اندکنی اکڈا وچی یونا ؤ	تم کس غرض سے
What brings you here?	तुम्ही कशाकरिता इकडे आला	నీవు ఎందుకని ఇక్కడికి వచ్చినావు	یہان تشریف لائے
ای ایم لرننگ مائی لیسن	می آپلا دھڑا سکت آہے	نینو نا پاٹھونو نیرچوکو ثوچو نزا نو	مین اپنا سبق
I am listening my lesson	मी आपला धडा शिकत आहे	నేను నా పాఠమును నేర్చుకొనుచున్నాను.	یاد کر رہا ہون

دی ٹائم از اپ	وہیڑ جہالا	ویڑ آیتو	وقت ہو گیا
The time is up.	वेळ झाला	[illegible]	
ہی از ویری انٹلی جینٹ	تو پھار بودہی وان آہے	واڈو مکلی بدھی گا ینا وڈو	وہ بہت عقل مند
He is very intelligent	तो फार बुद्धिवान आहे.	[illegible]	[illegible]
وہاٹ ہیز ہیپنڈ دیر	تکیے کا ی کھڑے	اکڈا ایمی جروگنندی	وہاں کیا ہوا
What has happened there	तिथे काय झाले	[illegible]	
وہاٹ آر یو ڈوئنگ دیر	تمہی تیتھے کاے کرتا	نیو اکڈا ایمی چیچھاوو	تم وہاں کیا [illegible]
What are you doing there	तुम्ही तिथे काय करता	[illegible]	[illegible]
ہو روٹ دی بک	تے پستک کون لیہی	آپستکم اورو وراسینارو	وہ کتاب کون
Who wrote the book	हे पुस्तक कोणी लिहिले	[illegible]	[illegible]
گیو می دی بک	ملا تے بک دیا	ناکو آپستکم اِمو	[illegible]
Give me the book	मला पुस्तक द्या.	[illegible]	

تلنگی بھاشا اکشرملو ۵۶							
తెనుగుభాష అక్షరములు ౫౬							
۱۶ اچّولو							
అచ్చులు ౧౬							
ا	آ	اِ	اِی	اُ	اُو	رو	
అ	ఆ	ఇ	ఈ	ఉ	ఊ	ఋ	
	رُو	لی	لی	اے	اَی	اَی	او
ౠ		ఌ	ౡ	ఎ	ఏ	ఐ	ఒ
او	اوَ	ا	ام	اہا			
ఓ	ఔ	అ	అం	అః			
ک	کھ	گ	گھ	ایں	چَ	جَ	چھ
క	ఖ	గ	ఘ	ఙ	చ	ౘ	ఛ

جَ	جَ	جھ	اینَ	ٹَ	ٹھ	ڈَ	ڈھ
జ	జ	ఝ	ఞ	ట	ఠ	డ	ఢ
نَ	تَ	تھ	دَ	دھ	نَ	پَ	پھ
ణ	త	థ	ద	ధ	న	ప	ఫ
بَ	بھ	مَ			یَ	رَ	رو
బ	భ	మ			య	ర	ఱ
لَ	وَ	سَ	شَ	صَ	ہَ	ڑَ	کش
ల	వ	శ	ష	స	హ	ళ	క్ష

ہلّو ۳۶

హల్లులు 36

کر کر		تَ	تر	نَ	ر	مَ	مَ
[illegible]		త	[illegible]	న	[illegible]	మ	[illegible]

یا	ی	را	ر	لَ	آ	وَ	رَ
ఱ	ఽ	ర	[illegible]	ల	[illegible]	వ	ఽ
				گنیتم			
		గుణింతము.					
ک کَ		کا	کی	کِی	کو	کُو	کرو
క	క్	కా	కి	కీ	కు	కూ	కృ
کرُ	کے	کیے	کَی	کو	کو	کَو	کم
కౄ	కె	కే	కై	కొ	కో	కౌ	కం
کہ	کس						
కం	కః						
کک	ککھ	کگ	کگھ	کن	کچ	کچھ	کج
క్క	క్ఖ	క్గ	క్ఘ	క్ఙ	క్చ	క్ఛ	క్జ

بھ	کین	کٹ	کٹھ	سرٹ	سکد	کن	کث
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کتھ	کد	کدہ	کن	سپ	کپو	کب	بھ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کم	کی	کر	کل	کو	کس	کش	ست
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کہ	کڑ	کلش	کرو				
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]				
دکٹی	رونڈو	موڈو	ناگو	اسید	آرو	ایڈو	اشمیدکا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کھمیدی	پدی	لوٹا		وتیلو		پدی بیلو	
[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]		[illegible]	

	स्वर. حروف علت				
		بالیووه			
اَ	آ	اِ	ای	اُ	
अ.	आ.	इ.	ई.	उ.	
اوُ	رُ	رُو	لُ	لو	
ऊ.	ऋ.	ॠ.	ऌ.	ॡ.	
اے	اَی	او	اَوٗ	اَم	اہا
ए.	ऐ.	ओ.	औ.	अं.	अः
	व्यंजने حروف صحیح				
ک	کھ	گ	گھ	ن	
क	ख	ग.	घ	ङ	

چ	چھ	ز	زه	یں	
च	छ	ज	झ	ञ	
ٹ	ٹھ	ڈ	ڈه	ن	
ट	ठ	ड	ढ	ण	
ت	تھ	د	ده	ن	
त	थ	द	ध	न	
پ	پھ	ب	بھ	م	
प	फ	ब	भ	म	
ی	ر	ل	و	س	
य	र	ल	व	श	
ش	ص	ہ	ڑ	اکش	ادین
ष	स	ह	ळ	क्ष	ज्ञ

𑘭𑘿𑘪𑘨 حرف علت

موڈی

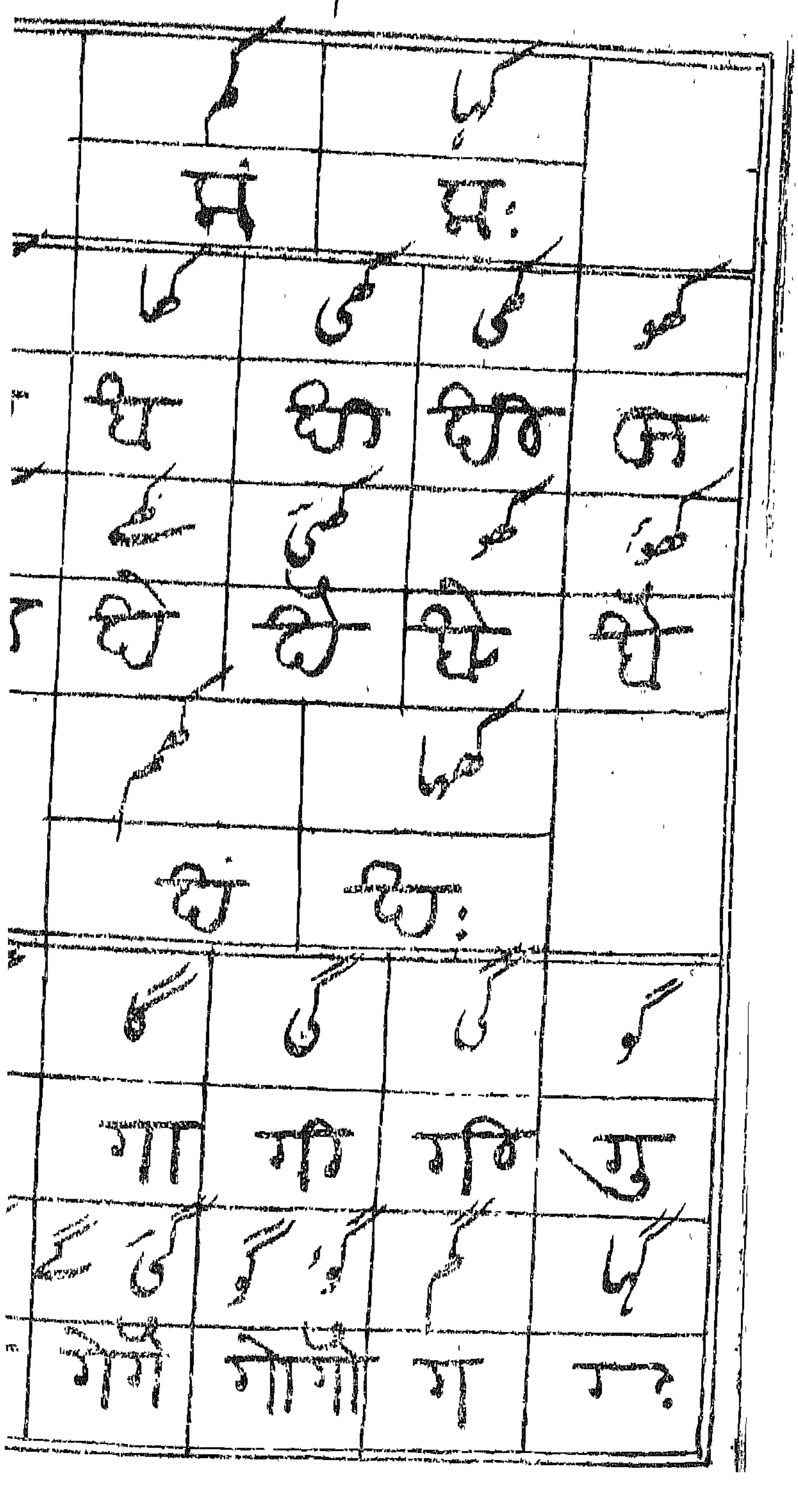
اَ	آ	اِ	اِی	اُ	
𑘀	𑘁	𑘂	𑘃	𑘄	
اُو	رِ	رِو	لِ	لو	
𑘅	𑘆	𑘇	𑘈	𑘉	
اے	اَی	اَو	آو	اَم	اَہا
𑘊	𑘋	𑘌	𑘍	𑘀𑘽	𑘀𑘾

نوٹ - حروف ذیل دفتری کارروائیوں میں رائج ہیں۔

𑘪𑘿𑘧𑘽𑘖𑘡𑘹 حروف صحیح

کھ	گ	گھ	نہ
ख	ग	घ	ङ
چھ	ز	زھ	یں
छ	ज	झ	ञ
ٹھ	ڈ	ڈھ	ن
ठ	ड	ढ	ण
تھ	د	دھ	ن
थ	द	ध	न
پھ	ب	بھ	م
फ	ब	भ	म
ر	ل	و	س
र	ल	व	श

ش	ص	ہ	ڑ	کش	یوں
ष	[illegible]	[illegible]	ळ	क्ष	[illegible]
	अंक शब्द		ہندسہ		
ایک	دون	تین	چار	پانچ	
१	२	३	४	५	
سہا	سات	آٹھ	نو	دہا	
६	७	८	९	१०	
کھڑیا	बाराखडया. [illegible]			بارہ	
ک	کا	کی	کی	کو	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
کو	کے	کے	کو	کو	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	


सं
सः
गा

لکھنے کے بڑے حروف

اے	بی	سی	ڈی	ای	
A	B	C	D	E	
ایف	جی	ایچ	ائی	جے	
F	G	H	I	J	
کے	ایل	ایم	این	او	
K	L	M	N	O	
پی	کیو	آر	ایس	ٹی	
P	Q	R	S	T	
یو	وی	ڈبلیو	اکس	وای	زیڈ
U	V	W	X	Y	Z

لکھنے کے چھوٹے حروف

اے	بی	سی	ڈی	ای	
a	b	c	d	e	
ایف	جی	ایچ	آئی	جے	
f	g	h	i	j	
کے	ایل	ایم	این	او	
k	l	m	n	o	
پی	کیو	آر	ایس	ٹی	
p	q	r	s	t	
یو	وی	ڈبلیو	ایکس	وائے	زیڈ
u	v	w	x	y	z

محنت کروگے تو فضیلت حاصل ہوگی - بی ڈیلی جینٹ ڈیٹ یو می بی کم لرنیڈ

Be diligent that you maybe come learned

ادیوگ کرال تر تیاچے پھل پاوال

उद्योग कराल तर त्याचे फळ पावाल.

کشٹ پڈی نوانکی سکھمو کدو

కష్టపడినవానికి సుఖము కలదు.

دوست وہ ہے جو وقت پر کام آوے - اے فرینڈ ان نیڈ از اے فرینڈ ان ڈیڈ

A friend in need is a friend in deed.

مِتر تو آہے جو ویڑے ور اوپیوگی پڑلو

मित्र तो आहे जो वेळे वर उपयोगी पडतो.

سمیمندو اکرکو وچی ناواڈے اسنیہی تڈو

సమయమునందు అక్కరకు వచ్చినవాడె స్నేహితుడు

ہمت مرداں مدد خدا - گاڈ ہلپس دوز ہو ہلپ دیم سیلوز

God helps those who help themselves.

منشیانے دھیریہ کیلیاس پرمیشور ساہیہ ہوتو

मनुष्याने धैर्य केल्यास परमेश्वर साह्य होतो।

دھیریہ گلوانکی بھگونتڈو سہایکوڈ ونچاڈو -

ధైర్యము గలవానికి భగవంతుడు సహాయుడగును
సుమా [illegible]

تندرستی ہزار نعمت ہے - ہلتھ از بیٹر دن دی ویلتھ

Health is better than the wealth.

سمپتی پیکشا شریر سمپتی چانگلی آہے -

संपती पेक्षा शरिर संपत्ति चांगली आहे

شریر آروگیمو سکل ایشوریمولکنٹے پردھانمو

శరీర ఆరోగ్యము ఐశ్వర్యముకన్నా ప్రధానము.

سانس لینی بھی ہوا نہین × دیر از ناٹ اے بریداف ایر

There is not a breath of air.

شواس گھینے جھالے ناہی

श्वास घेणे झाले नाहीं -

اوپیری تیسوکونٹ کی اوکاشمو کا لیدو

ఊపిరితీసుకొనుటకై అవకాశము కాలేదు.

عشق اور کھانسی چھپتی نہین- × لو اینڈ کاف کیان ناٹ بی ہڈ

Love and cough can not be hid.

پریم آنی کھوکلا لپت ناہین-

प्रेम आणि खोकला लपत नाहीं.

دگو پریمو داگدو

దగ్గు ప్రేమము దాగదు.

جو لوگ خدا پر بھروسہ کرتے ہیں اُنکی وہ مدد کرتا ہے × گاڈ از اے بکلر ٹو آل دیٹ ٹرسٹ ہم

God is a buckler to all that trust him

پرمیشوراور وشواس ٹھیولا تر تو ساہی کری تو۔

परमेश्वरावर विश्वास ठेविलातर तो साह्य करितो

దెవమును నంమునవారికి దెవుడు సహాయము చేయును.

دیوموں نمینا واری کی دیوڈو سہایو چے سونو۔

قلم تلوار سے زیادہ زبردست ہے۔ × دی پین از مائٹیر دیان دی سورڈ

The pen is mightier than the sword

لیکھنی تروار اپیکشا بلونت آہے۔

लेखणी तरवारा पेक्षा बळवंत आहे.

کلموشستر مو کنٹے مہا بلونت مینی ندی۔

కలముశ(స్త్ర)ముకంటే మహాబలవంతమైనది

کم ظرف آدمی ذرا میں آپے سے باہر ہو جاتے ہیں × اے لٹل پاٹ از سون ہاٹ

A little pot is soon hot.

ہلکٹ منش آپلیا ذاتی ورزاتو ۔

हलकट मनुष्य आपल्या जाती वर जातो.

ہینوڈو کوچمولو ولتی پڈولو ۔

హీనుడు తొంచములొనె తొ్రపడును.

دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے × اے اسکالڈڈ کیاٹ ڈریڈس کولڈ واٹر

A scalded cat dreads cold water.

دودہانے تونڈ پوڑے لا تاک پھونکون پی تو

दुधाने तोंड पोळलेला ताक फुंकून पीतो.

پالو چرو کو تگین چلّا اودوا اودو کا تا گو نو

పాలు చురుకు తగిలితే చల్ల వూదు వూదుకు తాగును.

جسکا دوست سچا وہ سب طرح پکا ہے - اے فیتھفل فرینڈ از اے اسٹرانگ ڈیفنس

A faithful friend is a strong defence.

جیاچا میتر کھرا تو سرو ریتی نے مضبوط - مزبوت

ज्याचा मित्र खरा तो सर्व रीतीने मजबुत.

విశ్వాసముగల స్నేహితుడు అన్నివిధముల మేలు.
وسواسمو گل سنیہتڈو انی ودھمولو میلو

صورت کا اچھا سیرت کا برا - ہے اے فیر فیس می بی ہیڈ فول ہارٹ

A fair face may be hideful heart.

وان گائی چا پرجاپتی گاڈھواچا -

वाण गाईचा प्रजापती गाढवाचा.

روپمو منچیدی - سوبھاومو چیڈدی

రూపము మంచిది - స్వభావము చెడ్డది.

زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں چاہیئے کہ اوسکو خوبی کیساتھ گزارین ×
یور لائف وِل سون بی پاسٹ دیر فور اسپنڈ اِٹ ول

Your life will soon be past therefore spend it well.

جیواچا بھروسہ ناہیں کریتا یوگ ریتی سنے ویئ کرنے۔

जिवाचा भरंवसा नाही करिता योग्यरीतीने व्यय करणे

جیو مو نمک سی ندی کا ون سو کھرو گا گذوپ وسے نو

జీవనమునకు నిత్యత్వమైనది కావున సుఖముగా
గడుపవలెను.

انسان صحبت سے پہچانا جاتا ہے × اے مین اِز نون بائی دی کمپنی ہی کیپس

A man is known by the company.

منوش سنگتی ورون اوڈکھلا جاتو

मनुष्य संगती वरून ओळखला जातो.

منشی یو کا سو بھاو سہ ساگتی موولنا تیلو سونو

మనిషియొక్క స్వభావము సాంగత్యము వల్లనె తెలి
యును.

عاقل کو اشارہ بے وقوف کو پھٹکارہ + اے ناڈ فار اے وائز اے راڈ فار اے فول
A nod for a wise and a rod for a fool.
شہانیالا بولنے مورکھالا مارنے
शहाण्याला बोलणे मूर्खाला मारणे-
బుద్ధివంతునికి సజ్ఞ - బుద్ధిహీనునికి దెబ్బ
بدھی ونتونیکی سنو دنیان بودھی ہینونیکی دبہ
ہمیشہ کا مہمان وبال میزبان ہے۔ اے کانسٹنٹ گسٹ از نیور ویلکم
A constant guest is never welcome
سدودیت چا پاہونا کوڑی برو بر آہے -
सदोदितचा पाहुणा कवडी बरोबर आहे.
یلپٹی چٹو نیتی کشٹم
ఎల్లప్పటి చుట్టము నిత్యకష్టము.

نام نیک بہ از دولت دنیا ۔ اے گڈ نیم از بیٹر دین اے گولڈن گرڈل

A good name is better than a golden girdle.

ابرو پیشا پیکشا ادھیک آہے ۔

अब्रु पैशा पेक्षा अधिक आहे

منچی پیرو پنچ دھنمو کنٹے نو

మంచి పేరు పంచధనము కంటె మేలు.

قطرہ قطرہ بہمے گردد ۔ اے پن اے ڈے از گروٹ اے ایئر

A pen a day is groat a year.

تھیمب تھیمب مڑون تڑے ساچتے ۔

थेंब थेंब मीळून तळे साचते

کونچمو کونچمو ادھیک موو نو

కొంచము కొంచము అధికమౌను

اے لٹل وِد دی کوئیٹ از دی بیٹر آف آل

آرام کی سوکھی روٹی ہزار نعمت ہے

A little with the quiet is better ale diee.

نشکاڑجی چی واڈ کیلی بھاکر پکوانا پیکشا ادھیک آہے -

निष्काळजीची वाढलेली भाकर पक्वान्नापेक्षा अधिक आहे

سوکھیمنہ دورکین بنڈو ... پکوان مو کنٹے ... یک وا -

[illegible]

بیکار مباش کچھ کیا کر + اینی تھنگ فار اے کوئیٹ لائف

Any Thing for a quiet life.

...تھے بسنیا پیکشا او دو گ کرنے چانگلے

...थे बसण्या पेक्षा उद्योग करणे चांगले

... ڈنڈ کا سیلے سی نا ... ہو -

[illegible]

حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را ۔ گڈ فیس نیڈس نو پینٹ
A good face needs no paint. Beauty.
روپ ونتی لا نٹا پٹا کرنیاچی ضرورت ناہی
रुपवंतीला नट्टा पट्टा करण्याची जरुरत नाहीं
منچی مکھمو کو شرونگارمو اکر لیدو
మంచి ముఖమునకు శృంగారము అక్కర లేదు.
جیسا کروگے ویسا بھروگے ۔ آز یو سو یو شال ریپ
As you sow so you shall reap.
جسے کرال تسے پاوال
जसें कराल तसें पावाल
ئیٹلا پرورتیچتے اٹلا انو بھوینتو
ఎట్లా ప్రవర్తించితే అట్లు అనుభవింతువు.

امید ہے کہ آپ ہمکو مایوس نہ کرینگے ۔ ہوپنگ دیٹ یو ویل ناٹ ڈسپائیرز

Hoping that you will not dispair us.

اشا آہے کیں آپن امہالا نراش کرنار ناہی

आशा आहे कीं आपण आम्हाला निराश करणार नाही

میرو ممّنو نراشش چے یرنی کوروتانو ۔

మీరు మమ్ములను నిరాశ చెయరని తలంచుతాను.

ہم اپنا تمام وقت پڑھنے پر صرف کرتے ہیں ۔ وی سپینڈ اور ٹائم اِن ریڈنگ

We spend our time in reading.

آمہی آپلا سرو ویڑ واچنیات گھالوتو ۔

आम्हीं आपला सर्व वेळ वाचण्यांत घालवितो

میمو یاوتّو کالمو چدواوٹ لو گڈپوتامو ۔

మేము యావత్తుకాలము చదువుటలో గడుపుతాము.

بزدل لوگ دشمن کو دیکھتے ہی دم دبا کر بھاگتے ہیں ۔ کاورڈس ٹرن ٹیل وہین دی سی
انیمی

Cowards turn tail when they see enemy

بھیڑے لوک شترولا پاٹھ داکھویتات

भित्रे लोक शत्रूला पाठ दाखवितात.

پرکی منوشلو شتروواڈو تو چوسٹے نے کمو داچی پرگے تڑیو

పిరికి మనుష్యులు శ(త్రు)వును చూసినంతనే ముడుచుకొని పరుగెత్తుదురు

ہم اوس کام میں جو کہ تم شروع کروگے خدا سے کامیابی کی دعا کرتے ہیں ۔
وی پرے گاڈ اسپیڈ ٹو واٹ یو آر گوئنگ ٹو انڈر ٹیک سکسس

We pray god speed to what you are going to under take success.

مرٹھی	جے کام تمہی سرو کرال تیا مدھے یش ملنیا کریتا ایشوراچی پرارتھنا کرت آہو
تلنگی	میمو نیوو پرارمبھی چبو پنی لو دیوونی تو جی پرارتھنا چیستامو

जे काम तुम्ही सुरु करालं त्यामध्ये यश मिळण्या करिता ईश्वराची प्रार्थना करित आहो

మేము నీవు ప్రారంభించబోవు పనిలో దేవుని జయము
ఇవ్వ ప్రార్థన చేస్తాము.

جواب خطا معاف ہو × نو آفنس سر

No Offence Sir.

مہاراج اپرادھاچی کشما کرا

महाराज, अपराधाची क्षमा करा

تپو کشمینچو

తప్పు క్షమించు.

کام کرنے سے پہلے سوچ لیا کرو × لک بی فور یو لیپ

Look before you leap.

ویچارا انتی کام کرنے

विचारा अंती काम करणे.

پنی چے یکا مندو الوچینچو۔

పనిచేయుటకుముందు ఆలోచించు.

تمہاری زبان ایک نہیں ہے - یور ٹنگ از ڈبل اڈجیڈ سوارڈ

Your tongue is double edged sword.

تمچے بولنے ایک ناہی۔

तुमचे बोलणे एक नाही.

نی ماٹاوکٹی نسچیمو لے دو

నీ మాటలకొకటే నిశ్చయము లేదు

جناب ہیں کوئی بیہودہ بات نہیں کرتا - سر اے ڈونٹ ٹاک نانسینس

Sir, I do not talk nonsense.

مہاراج می کانہیں وائیٹ بولت ناہیں

महाराज मी कांहीं वाईट बोलत नाहीं.

ایا سنے نو آویوے کموگا ماٹلاڈ نو

అయ్యా నేను అవివేకముగా మాట్లాడను.

میں آپ کی ملاقات سے بہت خوش ہوا - آئی ایم اکسیڈنگلی ڈلیٹڈ ٹو

I am exceedingly pleased to have met you.

تمچیا بھیٹی نے ملا پھار سنتوش زالا

तुमच्या भेटीने मला फार संतोष झाला.

نے نو تم درشنمو ولا بہو گا سنتوشنچی نا نو

నేను తమ దర్శనము వల్ల బహు గా సంతోషించినాను.

تم باتیں زیادہ کرتے ہو اور پڑھتے کم ہو - یو ٹاک مور دیان یو ریڈ

You talk more than you read.

ابھیاس کرنیا پیکشا بڑبڑ کرنے جیاست

अभ्यास करण्या पेक्षां बडबड करणे जास्त.

نی او چدو وٹ کنٹے چالا ماٹلاڈ وتا وُ

నీవు చదువుట కంటె చాలా మాట్లాడుతావు.

دوستوں میں تکلف نہ چاہیے × دیر شٹپی آوں اسٹرنیٹا شیون ہینڈو

there should no constraint between friends

مترتواشاو راتیہ نکو

मित्रात अदबातिश्य नको.

اسنے ہیتولالوکورو سو کوڈود

స్నేహితులాలొ గౌరవము కూడదు.

خدا اوسکا بھلا کرے - × مے گاڈ بلیس ہم

May God bless him

ایشور تیالا سوکھی ٹھیوو

ईश्वर त्याला सुखी ठेवो.

دیوڈو آتنی سے لچے یوے

దెవుడు అతనిసుఖము ఉంచెయు గాక.

بالکل نہ ہونے سے کچھ ہونا ہی بہتر ہے × سم تھنگ از بیٹر دان نتھنگ

Somthing is better than nothing

کا نہیں نسلیا پیکشاں تھوڑے اسنے ٹھیک آہے

कांहीं नसल्या पेक्षां थोडे असणे ठीक आहे.

اے می لینی کنٹے کو نچمو نڈوٹ مے لو

యేమిలేనికంటె కొంచము వుండుట మేలు.

قبل از مرض علاج کرنا چاہیے × پریوینشن از بیٹر دان کیور

Prevention is better than cure.

دکھنے یے نیا چیا پوروی چ اوپچار کرنے

दुखणे येण्या च्या पूर्वीच उपचार करणे.

چکتسا چے یٹ کنٹے اٹنک پرچوٹا مے لو

చికిత్సచేయుటకంటె అటంకపరచుటమే

قطعۂ تاریخ طبع مصنفہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

سرزبان مرتب و مکمل	[illegible] کو خوب
[illegible] سے با صد فکر	نسخہ لکھا لغات تعین کیا
طبع بھی ہو گیا بحمد اللہ	کیوں نہ مطبوع ہو گیا
ہر طرح سال طبع دانش سے	خوب نسخہ کہو کرو [illegible]
	۳ ۱۳ ۳۳